آئینۂ رسومات شادی

رام رکھّا مل گپتو

ॐ

آئینہ رسومات شادی

مصنفہ

پنڈت بھگت رام جھینگن

جس کو

رام رکھا مل کپور نے کھتری برادران کی

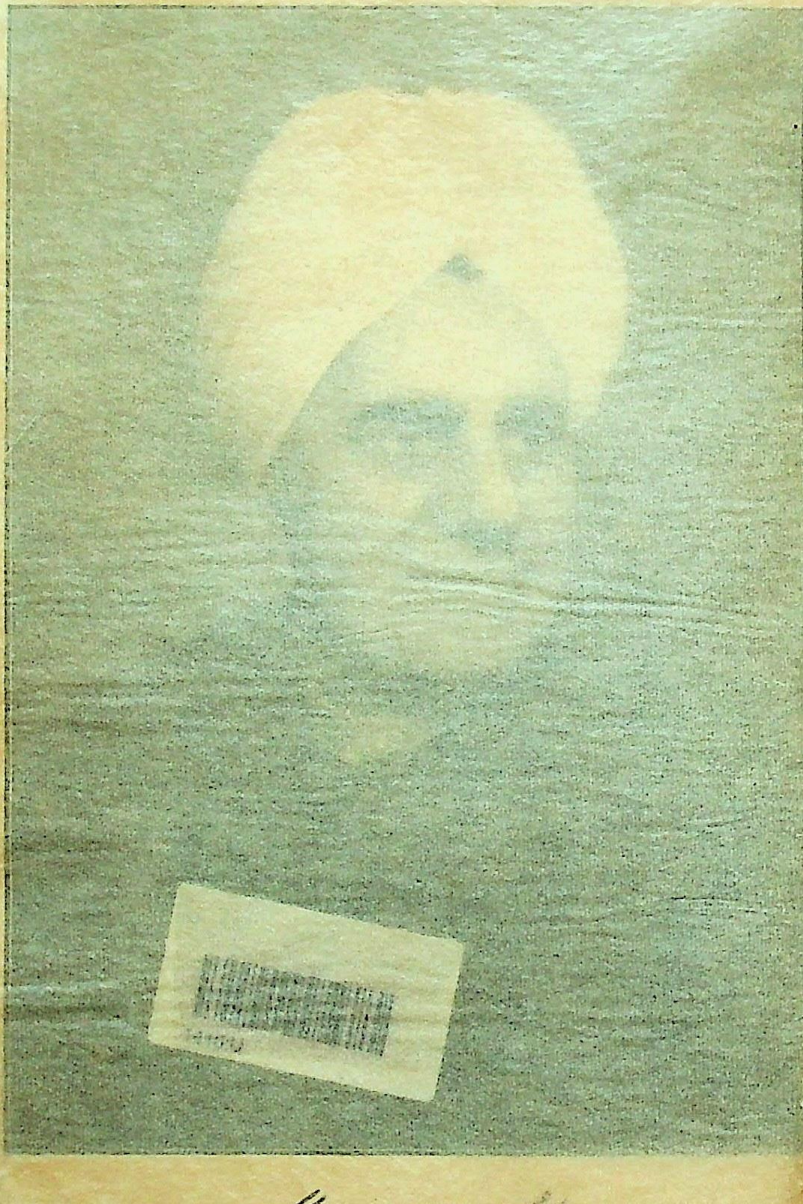
آگاہی کے لئے

دیوان پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر چھپوا کر

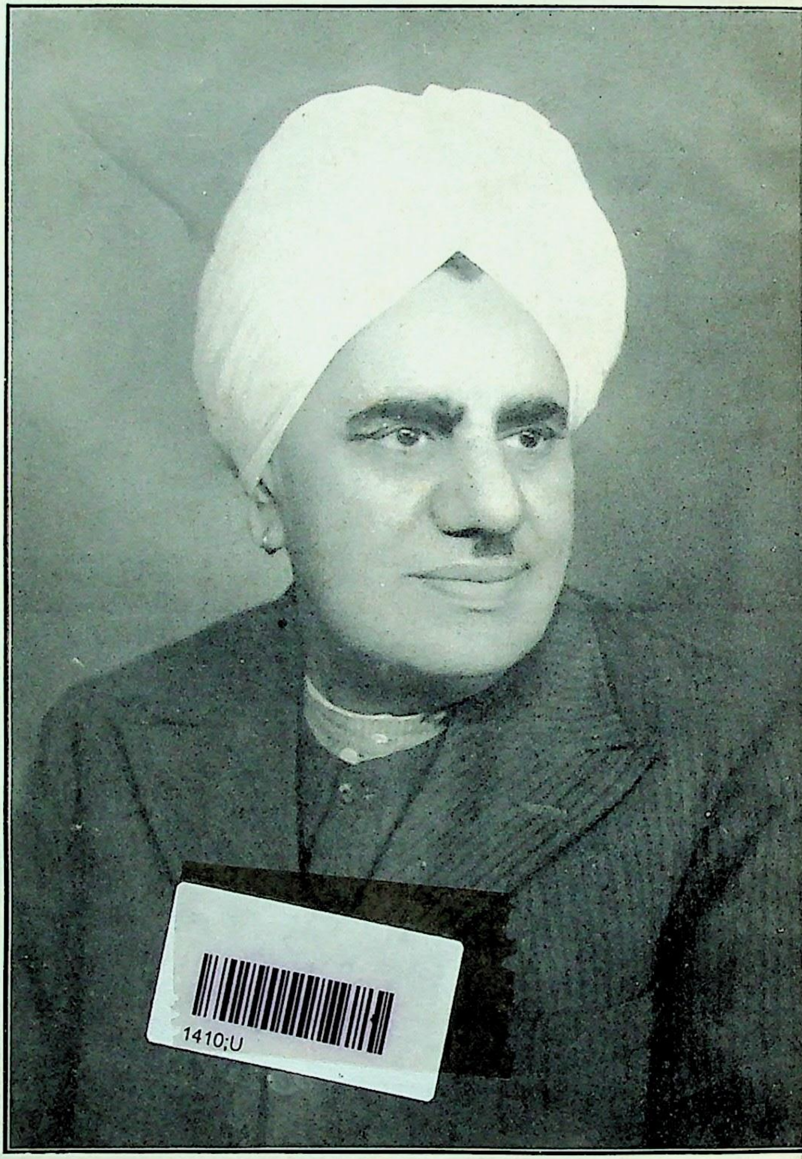
ماہ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ماہ مگھر سمت ۱۹۹۷ میں پرکاشت کیا

بار دوم (۱۰۰۰)

قیمت دھرم سیوا



کمیتی کل بھوشن لالہ بھگوانداس مہرہ



کھشتری کُل بھوشن لالہ بھگوانداس مہرہ

نویدن

داناؤں کا قول ہے کہ جس طرح کوئی مکان بغیر بنیاد کے اور کوئی درخت بغیر جڑ کے قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کوئی جاتی بلا دھرم اور سنسکار کے دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی چنانچہ اسی اصول کی بنا پر مجھے سنہ ۱۹۰۳ء میں جاتی سیوا کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ اور میں اپنے بزرگوں کی آگیا انوسار جاتی کی کوریتیوں کو دور کرنے اور بندھان برادری کو عملی شکل میں لانے کا بہت دیر تک یتن کرتا رہا۔ مگر سپھلتا نہ ہوئی جس سے کہ میں نراش ہو گیا۔ اس کے بعد ایک دن مجھے کسی وواہ سنسکار میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا اور میں نے وواہ کرانے والے پنڈت صاحبان سے بعض بعض وواہ سمبندھی رسومات کا مطلب دریافت کیا۔ اگرچہ ان پنڈتوں نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق مجھے ان کا مطلب تو بتا دیا۔ مگر میری تسلی نہ ہوئی۔ اور اس سے میرے دبے ہوئے جوش کو ازسرِ نو تازہ ہونے کا موقعہ ملا اور ایشور کی کرپا سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وواہ سنسکار جو کہ گرہست آشرم کا

ایک پردھان انگ اور اِستری اور پُرش کا اٹوٹ سمبندھ ہے
کی قدیم پرچلت رسومات کا شاستریہ مطلب دریافت کر کے پُستک
روپ میں شائع کیا جاوے۔ تاکہ اس نئی روشنی کے زمانہ میں
اگیانتا سے اِن کا لوپ نہ ہو جائے۔ اور اسی لگن میں ایک دن
مَیں نے اپنے پُوجیہ پروہت پنڈت کرپا رام جی ممبو سے اس
وِشیہ پر ذکر کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ میری خواہش کے مطابق
تمام رسومات مروّجہ کی ایک مکمل پُستک شاستریہ سِدّھانتوں
کے انوسار تیّار ہو سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی میری پرارتھنا پر پُستک
لکھنا آرمبھ کر دیا۔ اور چند ایک رسومات مثلاً چاگری سے لیکر
ڈھنگوں تک لکھ لئے گئے۔ مگر کسی شاریرک روگ ہو جانے کے
کارن وُہ اس پُستک کو سماپت نہ کر سکے۔

زاں بعد مَیں نے چار جاتی برادری کے پرسِدّھ پروہت
شریمان پنڈت بھگت رام جی جھینگن کی سیوا میں پرارتھنا کی۔ کہ
وُہ کرپا کر کے اس کام کو سمپورن کر کے کرتارتھ کریں۔ پنڈت
صاحب موصُوف نے باوجود سادھارن واقفیّت کے بھی میری
پرارتھنا کو نہایت خوشی سے قبول فرمایا اور اس وِشیہ پر دھرم
شاستروں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے شروع رسم چاگری سے
ہی پُستک لکھنا آرمبھ کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ پنڈت جی مہاراج
کی دیا سے ۱۹۳۹ء میں "وِواہ پرتھا درپن" نامی ایک منوہر پُستک

بزبان ہندی کھشتری کُل بھوشن لالہ بھگوانداس صاحب مہرہ لون
والا مالک فرم میسرز دھنی رام اینڈ سنز ہارڈ ویر مرچنٹس انارکلی لاہور
کی آرتھک سہایتا سے پانصد کاپیاں چھپوا کر مُفت تقسیم کی گئیں
بلکہ یہاں تک کہ بعض بعض حالات میں لالہ صاحب موصوف نے
لاہور سے باہر کی مانگ پر محصول ڈاک کا بوجھ بھی اپنے ذمہ لے لیا۔
چونکہ یہ پُستک کھشتری برادریوں میں نہایت پسندیدہ نگاہوں
سے دیکھی جا رہی ہے اور اس کی مانگ ابھی تک جاری ہے علاوہ
ازیں بہت سے جاتی بھائی اپنی ماتری بھاشا کا بودھ نہ ہونے
کے کارن اس سے پورا لابھ نہیں اُٹھا سکے اس لیے اس کا
اُردو ترجمہ پُستک روپ میں بعنوان "آئینہ رسومات شادی"
پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ اس پُستک میں رسم جاگری سے لیکر
کانڈا تک ہر ایک رسم کی مفصل وِدھی اور اس کا مطلب معہ
وید منتروں کے درج کیا گیا ہے۔ آشا ہے کہ جاتی بھائی پنڈت
جی مہاراج کی محنت اور پُر از معلومات تحقیقات کی داد دیتے
ہوئے اس سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اگر اس میں کوئی تُرٹی رہ
گئی ہو تو کرپا کر کے سیوک کو اطلاع دیکر مشکور فرمائیں گے۔
تاکہ اگلے ایڈیشن میں مناسب دُرستی یا ایزادی کر دی جائے۔

اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا باعث خوشی و موجب اطمینان
ہوگا کہ یہ پُستک بھی شریمان لالہ بھگوانداس جی مہرہ کی آرتھک

یعنی مالی سہایتا سے شائع کی جا رہی ہے جس کے لیئے میں لالہ صاحب موصوف کی جاتی بھگتی اور پریم کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوا پرارتھنا کرتا ہوں کہ جگدیشور پرماتما اُن کو اس کا مشبھ پھل پردان کریں اور اُن کی منگل کامنائیں پورن ہوتی رہیں۔

آخیر میں میں پوجیہ پنڈت بھگت رام جی کے چرنوں میں اپنی شردھا اور بھگتی کے پھول بھینٹ کرتا ہوا چار جاتی برادری کی طرف سے اُن کا ہاردک دھنیاد کرتا ہوں کہ جنہوں نے بلا معاوضہ اپنا قیمتی وقت دیکر ہماری رہنمائی کی اور صحیح معنوں میں پروہت پن کا ثبوت دیکر اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔

رام رکھا مل کپور



رام رکھا مل کپور منتری کھشتری چار جاتی سبھا لاہور

یتی مالی سہایتا سے شائع کی جا رہی ہے جس کے لئے میں لالہ صاحب موصوف کی جاتی بھگتی اور پریم کا دلی شکریہ ادا کرتا ہُوا پرارتھنا کرتا ہوں کہ جگدیشور پرماتما اُن کو اس کا شُبھ پھل پردان کریں اور اُن کی منگل کامنائیں پُورن ہوتی رہیں۔

آخیر میں میں پوجیہ پنڈت بھگت رام جی کے چرنوں میں اپنی شردھا اور بھگتی کے پھُول بھینٹ کرتا ہُوا چار جاتی برادری کی طرف سے اُن کا ہاردک دھنیاد کرتا ہوں کہ جنہوں نے بلا معاوضہ اپنا قیمتی وقت دیکر ہماری رہنمائی کی اور صحیح معنوں میں بہوہت پن کا ثبوت دیکر اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔

رام رکھا مل کپور



رام رکھا مل کپور ۔ منتری کھشتری چار جاتی سبھا لاہور

بھومکا

سنسکار کا ارتھ ہے کہ کسی چیز کو دوشوں سے رہت کر کے گنوں سے یکت کرنا۔ اس ارتھ کے مطابق جب ہم سنسار کی طرف دھیان دیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سنسار میں سنسکار کے بنا کوئی بھی چیز اچھی نہیں لگتی خواہ کتنی بھی قیمتی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ ہیرے کے ٹکڑے کو اگر سان پر چڑھا کر سنسکار دوارا چمک نہ لائی جاوے تو اتنا زیادہ قیمتی نہیں ہوتا جتنا کہ چمک دار ہونے پر۔ سونے کو اگنی میں جتنا سنسکار کیا جاوے۔ اتنا ہی وہ چمکدار ہوتا ہے۔ لکڑی کی بنی ہوئی چیز رنگ روغن دوارا سنسکرت کی ہوئی زیادہ شوبھا پاتی ہے۔ اسی طرح پشو پکشی بھی سنسکار کے پربھاو سے یعنی سدھانے پر۔ گن وان ہونے سے زیادہ مان پاتے ہیں۔ تو بھلا منش میں اگر دھارمک بھاوؤں دوارا اچھے سنسکار کر کے گن ڈالے جاویں تو منش کیوں نہ شریشٹ بن جاوے۔

پیدائش کے وقت سب ہی لوگ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مگر پیدائش کے بعد ماتا پتا۔ کسی محافظ یا سنگتی کے کارن جس طرح کے سنسکار ہوں۔ منش ویسا ہی اچھا یا بُرا بن جاتا ہے۔

اِن دُنیاوی سنسکاروں سے اگر منش پر اتنا اثر پڑتا ہے تو کیا ایشوری شکتیوں سے یکت دیو سمبندھی ۱۶ سنسکار (جن میں وواہ سنسکار بھی ہے) جو رشیوں نے مقرر کئے ہوئے ہیں منش پر اپنا اثر نہیں ڈالیں گے؟

شاستروں میں اس بارہ میں یوں لکھا ہے:-

जन्मना जायते शूद्रः संस्कारैर्द्विज उच्यते।

ارتھات منش جنم سے شودر کے سمان ہوتا ہے اور سنسکاروں سے دوج یعنی براہمن۔ کھشتری اور ویش کہلاتا ہے۔

اِن سنسکاروں کے اثر سے ہی ہندوؤں میں گوتم اور کناد جیسے ودوان اور ارجن۔ بھیم اور بھیشم پتامہ جیسے یودھا اور انیک مہا پُرش ہوئے ہیں۔ ایشور پراپتی جو منش جنم کا اُدیش ہے وُہ ان سنسکاروں سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ جیسا کہ گربھادان آدی سنسکاروں سے گربھ دوش دُور کر کے اُپنین (یگیوپویت) دوارا گنوں سے یکت کرنا اور وواہ آدی سے سنتان دوارا پتری رن سے مکت ہوتے ہوئے ایشور کو پراپت کرنا سنسکاروں سے

ہی سدّھ ہوتا ہے۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ اِن سنسکاروں سے رہت براہمن کھشتری اور ویش اپنے دھرم سے پتت ہو کر شودر بن جاتے ہیں۔ اس لئے سنسکاروں کو ضرور کرنا چاہئے۔

سنسار کی سب ہی جاتیوں اور دھرموں میں سنسکاروں کو مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ منش اُس جاتی یا دھرم سے پریم رکھتا ہے۔ آج کل ودھرمی اپنے سنسکاروں اور دھرموں کو پھیلانے کے لئے ایک ایسی چال چل رہے ہیں کہ ہندو جنتا اپنے سنسکاروں سے ہین اور ودھرمی سنسکاروں کے زیرِ اثر ہو کر پتت ہو رہی ہے۔ ودھرمیوں کی چال دراصل یہ ہے کہ وہ تعلیم اور فیشن کی آڑ میں ہندوؤں کو اپنی تعلیم دوارا اپنے سنسکار ڈالتے ہوئے ویدک سنسکاروں سے بے مُکھ کیا جاوے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہندو اپنے سنسکاروں کو فضول کہتے ہوئے اثر رہا کے کارن ہر ایک بات میں شنکا کیا کرتے ہیں۔ اور فیشن کے زیرِ اثر ہو کر جنیؤ کی بجائے نکٹائی کا ڈالنا بہتر خیال کرتے ہیں۔ بھلا جس بالک کے جنم سے بھی پہلے ارتھات گربھادان سنسکار سے لیکر سناتن ویدک مریادا کے انوسار انیہ سنسکار بھی کئے گئے ہوں تو وہ کبھی دھرم سے پتت ہو سکتا ہے ؟ مگر آج کل تو

جہاں جات کرم سنسکار سے بالک کے کان ہیں اومکار اور وید منتروں کا شبد سنایا جاتا تھا۔ وہاں دوسرے دھرم یعنی دوسرے مذہب کی بجہ جنانے والی ہونے کے کارن خدا اور گاڈ کے شبد سنائے جاتے ہیں۔ جہاں یگیوپویت سنسکار سے وید پڑھایا جاتا تھا وہاں شیکسپیئر کی پریم بھری کوتائیں حفظ کرائی جاتی ہیں۔ اور جہاں وواہ سنسکار میں پتی برت دھرم اور پتنی برت دھرم اُپدیش کے علاوہ دو شریر ہوتے ہوئے بھی آتما تتھا سوکھشم شریر کی ابھنّتا یعنی ایک جسم ہونے کا اُپدیش دیا جاتا تھا۔ وہاں آج سول میرج (مجسٹریٹ کے رو برو وواہ کا اقرار) کے دوارا صرف استری اور پُرش کے سمبندھ (جس میں طلاق بھی ہو سکتا ہے) کا بودھ کرایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ٹنک مرچ کے جھگڑے پر طلاق دیا جاتا ہے۔ ان بُرے سنسکاروں کے زیر اثر ہی جہاں کہیں دھرم کا رہا یا کوئی سنسکار ہو رہا ہو تو کیوں کیسے اور کس لئے وغیرہ سوال کئے جاتے ہیں۔ اگر جواب میں شاستروں کے پرمان دئے جاویں تو کہا جاتا ہے کہ شاستروں کو چھوڑو اور دلیل یا سائنس سے سدّھ کرو۔

اس جگہ یہ بات قابلِ غور ہے کہ آج کل کئی ایک سنسکار کرانے والے تو پہلے ہی اتنے دھرندر ودوان ہوتے ہیں۔ کہ جواب دیتے ہوئے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اگر

کوئی ودوان جواب دے بھی تو موجودہ سائنس کا ودوان نہیں ہوتا اور اگر پڑھا ہوا بھی ہو تو ہمارے ویدک کرم اُس وگیان کے آدھار پر بنے ہیں۔ جہاں تک کہ موجودہ وگیان کی ابھی تک درشٹی بھی نہیں پڑی۔ جیسا کہ پرلوک گیان۔ لوک سادھن اور کایا کلپ وغیرہ۔ بھلا جب ہوائی جہاز اور ریڈیو نہیں بنے تھے تب کیا کوئی راماین میں بیان کئے ہوئے پشپک بمان اور مہابھارت یدھ کے سماچار سُنانا مانتا تھا؟ تب تو انہیں لوگ گپیں کہا کرتے تھے۔ مگر جب یہ دونوں بنے۔ ارتھات یہاں تک وگیان پہنچا۔ تو لوگوں کو اُن کی سچائی کا گیان ہوا۔ اسی طرح اب بھی کرم کانڈ میں شرادھ وغیرہ کئی ایسے وشے ہیں کہ جہاں تک ابھی وگیان نہیں پہنچا۔ کل جگی منشوں کے گیان کو جانتے ہوئے گیتا کے سولھویں ادھیائے میں بھگوان شری کرشن چندر جی نے اسی لئے اپنے شری مکھ سے کہا ہے کہ

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्य व्यवस्थितौ ॥

ارتھ- یہ کام کرنا چاہیئے یا نہیں۔ ایسی اوستھا میں تمہیں شاستر ہی پرمان ہے۔

اسی طرح منو مہاراج نے بھی منوسمرتی کے دوسرے

ادھیائے کے تیرھویں شلوک میں کہا ہے کہ

धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥

ارتھ۔ دھرم کے کاموں میں شنکا ہونے پر شُرتی (وید۔ براہمن۔ سمرتی وغیرہ) پرمان ہوتی ہے۔

ان سدّھانتوں کے انوسار کرم کانڈ میں شنکا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کرم کانڈ شُرتی کے مطابق ہے۔ وید منتروں میں ہی ایسی شکتی ہوتی ہے کہ وہ سنسکاروں کے پھل کو پُورن رُوپ سے دے دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس پستک میں وید۔ براہمن۔ سوتر اور سمرتیوں کے پرمان دئے ہیں کہ جن کو آریہ سماج بھی مانتا ہے۔ ہاں کہیں کہیں شاستریہ مت کو پُشٹ کرنے کے لئے یُکتی اور وگیان کا آدھار بھی لیا ہے۔

کھشتریوں کا پروہت ہونے کے کارن سنسکار کراتے ہوئے جو کئی طرح کے پرشن لوگ مجھ پر کیا کرتے تھے۔ اُن کا جب میں نے انویشن (تحقیقات) کیا تو میرا وچار ہوا کہ اس انویشن کو ہندو جنتا کے لابھ کے لئے پُستک رُوپ میں چھپا دیا جاوے۔ مگر کئی کارنوں سے یہ وچار پُورن نہ ہو سکا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایشور کرپا اور اُس کی پریرنا سے ایک

دن لالہ رام رکھا مل جی کپور نے مجھے بُلایا اور کہا کہ وہ ایک رسُومات کے متعلق ایک پُستک لکھیں۔ مَیں نے اپنی اِچھّیا پوُرن ہوتے ہُوئے جان کر اس پُستک کا لکھنا مان لیا۔ اور اس کا پرارمبھ کر دیا۔

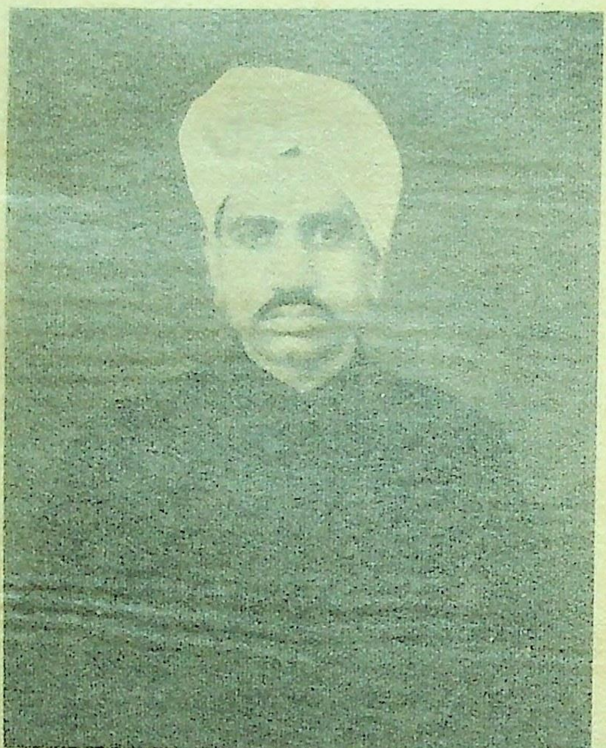
وواہ سنسکار ہیں جن کرموں کو لوگ رسمیں کہتے ہیں وہ حقیقت میں رسمیں نہیں بلکہ شاستریہ کرم ہیں۔

اس پُستک میں ان کرموں کو معہ مُفصّل وِدھی اس لئے لکھ دیا ہے کہ یہ کرم پدھتیوں میں ترتیب وار نہ آنے سے شاستر انوسار کرم ہونے پر بھی تبدیل ہوتے گئے۔ اور اپنے اصلی سروپ کو چھوڑ گئے۔ اس لئے لوگ ان کو کیول رسمیں ہی سمجھنے لگے۔ تبدیلی زمانہ میں بدیشی سبھتا کے کارن لوگ اسے بھُول ہی نہ جائیں۔ اس لئے ان بیان کی گئی رسموں کو پرمان اور وِدھی سہت لکھنا ضروری سمجھ کر پُستک روپ میں لکھا گیا ہے۔ ان کرموں کا اصل روپ لوگ نہ سمجھتے ہُوئے رسمیں ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں نے بھی اس پُستک میں پرتھا یعنی رسم کے نام سے ہی لکھا ہے اور اس پُستک کا نام بھی وواہ پرتھا درپن اسی لئے رکھا ہے۔ یہ رسمیں چار جاتی کھشتریوں کی ہیں۔ اِن کی وِدھی میں کہیں دیش بھید یا جات بھید کے کارن بھُول

ہوگئی ہو۔ تو کرپا کر کے اطلاع دیں تاکہ اگلی ایڈیشن میں مناسب دُرستی کی جاوے۔

یہ رسمیں چار جاتی کھشتریوں کے علاوہ براہمن اور دُوسری کھشتری جاتیوں میں کچھ بھید سے پائی جاتی ہیں۔ اگر وہ بھی اِس پُستک سے لابھ حاصل کریں۔ تو میں اِس پریشرم کو سپھل سمجھونگا۔

بھگت رام جھینگن جوتشی



پنڈت بھگت رام شرما جھینگن

ہو گئی ہو۔ تو کرپا کر کے اطلاع دیں تاکہ اگلی ایڈیشن میں
مناسب درستی کی جاوے۔

یہ رسمیں چار جاتی کھشتریوں کے علاوہ براہمن اور دوسری
کھشتری جاتیوں میں کچھ بھید سے پائی جاتی ہیں۔ اگر وہ بھی
اس پستک سے لابھ حاصل کریں۔ تو میں اس پریشرم کو سپھل سمجھونگا۔

جگت رام بھٹنگن جوشی



پنڈت بھگت رام شرما جھبنگن

فہرست مضامین

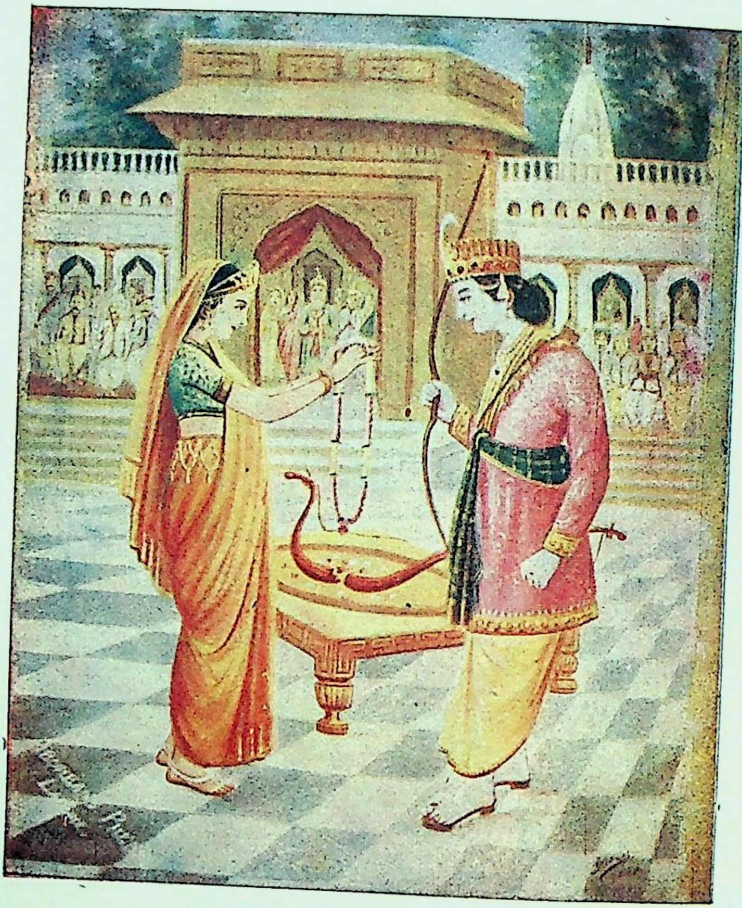
فہرست رسومات
جن کا خاص طور پر شاستریہ انویشن کیا گیا

॥ नमामि रामं रघुवंश नाथम् ॥



कर सरोज जैमाल सुहाई।
विश्वविजय शोभा जनु छाई ॥

॥ नमामि रामं रघुवंश नाथम् ॥



कर सरोज जैमाल सुहाई ।
विश्वविजय शोभा जनु छाई ॥

رسم چاکری

چار جاتی کھشتریوں میں اس رسم کا رواج بہت دیر سے چلا آ رہا ہے اور اس کی ادائیگی استریوں دوارہ کی جاتی ہے۔ اس رسم کا اصل مطلب یہ ہے کہ جب کوئی لڑکا گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو لڑکے کے ماتا پتا اُس کے وواہ سمبندھ کے لئے اپنے وزان کی یوگیہ کنیا کی تلاش کرتے ہیں اور کوئی گھرانہ نشچت ہو جانے پر لڑکے کی ماتا اور دیگر رشتہ دار استریاں لڑکی والوں کے گھر آنا جانا شروع کر دیتی ہیں اور مختصر الفاظ میں لڑکے اور اُس کے خاندان کی بڑائی کرتی ہوئی اپنے لڑکے سے اُن کی کنیا کا وواہ سمبندھ کرنے کی خواہش ظاہر کرتی ہیں اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہتا ہے جس کو چاکری کہتے ہیں۔

چاکری ایک پنجابی شبد ہے جس کے معنی خدمت یا سیوا ہے۔ یہ شبد دراصل ہندی بھاشہ میں "اچھیا کری" یا "چاہ کری" کہلاتا ہے جو بگڑ کر پنجابی زبان میں چاکری کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ اس شبد پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ لڑکے والوں نے بڑی خواہش یعنی چاہ کے ساتھ لڑکی کو حاصل کیا ہے۔ اس لئے اس کا نام "چاہ کری" بالکل درست ہے اور دوسری طرف لڑکی والوں کو یہ پرتیت ہونے لگ جاتا ہے کہ اُنھوں نے بڑے مان سے اپنی کنیا کو دیا ہے۔

اس لیئے لڑکے کے خاندان میں اُس کی قدر ہوگی۔

چار جاتی کھشتریوں میں جاکری دو مرتبہ ہوتی ہے۔ایک شگن سے پہلے اور دُوسری پُوجن سے پہلے۔جو جاکری شگن سے پہلے ہوتی ہے اُسے صرف جاکری کہا جاتا ہے۔اور دُوسری پُوجن کی جاکری کہلاتی ہے۔ان دونوں جاکریوں میں صرف اِستریوں کا ہی کام ہوتا ہے۔پہلی جاکری میں لڑکی والوں سے شگن دینے کی درخواست کی جاتی ہے۔اور اس میں لڑکی والوں کا مان ہوتا ہے کہ ور کے ماتا پتا نے اُن کے گھر آکر کنیا پراپتی کی خواہش ظاہر کی ہے اور اس کے ساتھ ہی لڑکی والوں کی مرضی بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ دُوسرا یہ کہ پُرشوں کو بھی واک دان یعنی شگن کے لیئے جانا پڑتا ہے اس لیئے سب سے پہلے اِستریوں کے ذریعے لڑکی والوں کی مرضی کا پتہ لگایا جاتا ہے۔تاکہ اگر لڑکی والے رضامند نہ ہوں تو واک دان کے لیئے اُن کے گھر پر جانا باعث شرمساری ہوگا۔

جب کنیا کے ماتا پتا باہمی سمبندھ کرنے کے لیئے رضامند ہو جائیں تو جوتش شاستر کے مطابق ور اور کنیا کی جنم کُنڈلیوں کا میلان کسی وِدوان پنڈت سے کرایا جاتا ہے اور کنیا کی کُنڈلی نہ ہونے کی حالت میں ور اور کنیا کے پرسِدھ ناموں سے ہی گرہ نکشتر وغیرہ کا میلان کیا جاتا ہے۔اگر دونوں کُنڈلیوں کا میلان ہو جائے تو کنیا کی ماتا ور کی ماتا کو ایک تھال مٹھائی اور کچھ نقد روپے بھینٹ کر کے رُخصت

کر دیتی ہے۔ جس سے لڑکے کے والدین کو یقین ہو جاتا ہے کہ لڑکی کے والدین اپنی کنیا ہمارے لڑکے کو ہی دیں گے۔

رسم پیر پانا

واک دان (شگن) دو طرح سے دیا جاتا ہے۔ ایک تو پُرشوں میں جس کو شگن کہتے ہیں۔ دوسرا استریوں میں جس کو پیر پانا کہتے ہیں۔ پُرشوں میں دئے جانے والے شگن کی نسبت آگے بتایا جائیگا۔ اس جگہ صرف پیر پانا کا ذکر ہی کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی کنیا کے ماتا پتا نے استریوں میں شگن دینا ہوتا ہے تو شگن سے ایک یا دو دن پہلے لڑکے اور لڑکی والی استریاں اپنی تمام رشتہ دار اور برادری وغیرہ کی استریوں کو خود جا کر یا اپنی قریبی رشتہ دار استریوں کے ذریعہ سدا دے آتی ہیں۔ مقررہ وقت اور دن پر تمام استریاں اپنی حیثیت سے بڑھ کر کپڑے اور زیورات سے آراستہ ہوتی ہوئیں اُن کے گھر پہنچ جاتی ہیں۔ اور پھر سب ایک جلوس کی شکل میں لڑکی والوں کے گھر جاتی ہیں۔ جہاں اُن کو دُودھ پلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد

نوٹ:۔ کپڑے اور زیوروں کا ایک دُوسرے سے بڑھ چڑھ کر پہننا اور جلوس بنا کر لڑکی والوں کے گھر جانا جاتی کے لئے ہانی کارک ہے۔ لہذا جاتی بھائیوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

ور کی ماتا کنیا کو اپنی گود میں بٹھلا کر اُس کی جھولی میں مٹھائی اور پھل ڈالتی ہوئی دیکھنی کرتی ہے۔ یعنی لڑکی کو اچھی طرح سے دیکھ لیتی ہے۔ اور بعد ازاں مُکھ چُلائی اور وارہ پھیرا کرتی ہے۔ یہ دیکھنی پیر پانا کا ایک انگ ہے۔ اس کے بعد کنیا کی ماتا ور کی ماتا کو ایک تھوی مٹھائی۔ کچھ روپے نقد۔ پھلوں کا ایک ٹوکرا۔ کُونڈے اور دو یا تین تھال مٹھائی کے دیتی ہے اور دونوں طرف کی استریاں گیت گاتی ہوئی آپس میں ڈوہے دیتی ہیں۔ اور لڑکے کی ماتا کُل سامان اُٹھوا کر بمعہ شامل شدہ استریوں کے اپنے گھر واپس آجاتی ہے۔ گھر پہنچکر تمام استریوں میں لڈو اور کُونڈے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بس یہی رسم پیر پانا کہلاتی ہے۔ اس کے دُوسرے دن یا اُسی دن کنیا پکش کی استریاں اسی طریقہ سے ور کی دیکھنی کرنے کے لئے ور کے گھر جاتی ہیں اور دیکھنی کر کے ور۔ اُس کے پتا اور قریبی رشتہ داران کو کچھ روپے دے کر واپس آجاتی ہیں۔

شاستر کے مطابق ور پتا کو اپنے چند رشتہ داران کے ہمراہ کنیا پتا کے پاس واک دان یعنی شگن دینے کے لئے پرارتھنا کرنے جانا پڑتا ہے۔ اور دراصل واک دان پرشنوں میں ہی ہونا لکھا ہے۔ لیکن چونکہ استریاں پہلے ہی کنیا گھر میں پیر پا کر یعنی جا کر آجاتی ہیں اور کنیا کو دیکھ آتی ہیں۔ اس لئے اس رسم کا نام پیر پانا رکھا گیا ہے اور اس کا اصل مدعا یہ ہے کہ ایک دوسرے کے گھر آنے جانے سے کُل حالات کا پتہ لگ جاتا ہے اور ساتھ ہی ور اور کنیا کو بھی دیکھ

لیا جاتا ہے۔ تاکہ واک دان سے پیشتر ہر دو طرف سے رشتہ پختہ ہو جائے اور بعد میں کوئی وِگھن نہ پڑے۔

رسم شگن

چار جاتی کھشتریوں میں وواہ سے پیشتر لڑکی والوں کی طرف سے جو شگن دیا جاتا ہے وہ شاستر انکول ہے اور اس کے بعد سگائی پختہ قرار دی جاتی ہے۔ شاستر میں اس رسم کا نام واک دان بتلایا گیا ہے اور اس کی اصلی مریادا یہ ہے کہ ور پتا اپنے قریبی رشتہ داران کو ہمراہ لیکر شبھ مہورت میں کنیا پتا کے گھر جاتا ہے اور کنیا پتا اپنی کنیا دینے کی پرتگیا کرتا ہوا ور پتا کو کچھ بھینٹ دے کر رخصت کر دیتا ہے۔ بزرگان جاتی کا بندھان ہے کہ اس موقعہ پر ور پتا کو ہر دو طرف کے رشتہ داران کے روبرو صرف ایک روپیہ نقد اور ایک بھیلی قند سیاہ یعنی گڑ وزنی سوا پانچ سیر تک ایک رومال یا کسی سرخ کپڑے سے ڈھانپ کر دی جائے۔ لیکن آج کل دیکھا جاتا ہے کہ شاستریہ مریادا اور جاتی بندھان کا اُلنگھن کرتے ہوئے من مانی کارروائیاں کی جا رہی ہیں اور شبھ دن۔ لگن۔ مہورت اور رشتہ داران کی کچھ پرواہ نہ کرکے یاروں دوستوں کی ایک کثیر تعداد کے روبرو یہ رسم ادا کی جاتی ہے اور اس موقعہ پر ور کو بلا کر منہ چلانے اور روپے

وغیرہ دینے کا ایک نیا رواج جاری ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جو کہ شاستروں میں وِرُدھ مانا گیا ہے۔ غرضیکہ اس رسم پر ہزاروں روپے خرچ کر دیئے جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اس آپا دھاپی میں کوئی سگائی پختہ تصور نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس کے بعد فوراً لین دین کے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔

اس رسم کے متعلق اکثر یہ کہتے ہوئے سُنا گیا ہے۔ کہ یہ رسم بناوٹی ہے۔ اس لیئے ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کھشتریوں میں کنیا گھر میں جا کر شگن لانے کی رسم بناوٹی نہیں بلکہ سوتر گرنتھوں سے تعلق رکھتی ہے اور پارسکر گرہیہ سوتر کے پدارتھ کرم کے مطابق ہے۔ مگر طوالت مضمون کی وجہ سے اس کا پاٹھ حرف بحرف درج نہیں کیا گیا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جوتش شاستر کے مطابق شُبھ سمئیہ میں ور کا پتا دو چار یا آٹھ یوگیہ پُرشوں کو ساتھ لیکر کنیا کے گھر جاوے اور کنیا پتا سے پرارتھنا کرے کہ آپ اپنی کنیا میرے پُتر کو دیویں اور کنیا پتا اپنے رشتہ داروں سے مشورہ کر کے کہے کہ ہاں میں اپنی کنیا آپ کے پُتر کو دُوں گا۔ اس کے بعد ور پتا کا یان آدی سے ستکار کر کے مندرجہ ذیل منتر پڑھے:

अव्यङ्गेऽपतितेऽक्लीवे दशदोषविवर्जिते ।
इमाङ्कन्यां प्रदास्यामि देवाग्निद्विजसन्निधौ ॥

ترجمہ :- دیوتا۔ اگنی اور براہمنوں کے روبرو ور کا انگ بھنگ نہ ہونے پر۔ دھرم سے پتت اور نپنسک نہ ہونے پر اور دس دوش رہت کال میں اپنی کنیا کو دُوں گا۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اگر ان دس دوشوں میں سے ور میں کوئی دوش ہوا تو میں اپنی کنیا کسی اور لڑکے کو دے سکتا ہُوں اور دوش نہ ہونے پر کنیا آپ کے ہی پُتر کو دُوں گا (بھاوارتھ یہ ہے کہ کنیا کا دواہ ہو جانے سے پیشتر اگر ور میں اُوپر لکھے ہوئے دوشوں میں سے کوئی دوش نکل آوے تو کنیا کسی اور ور کو دی جا سکتی ہے) اس کے بعد ورپتا یعنی لڑکے کا باپ - دُھوپ - چاول - وستر (کپڑے) - بھوشن (زیور) اور پھُول مالا وغیرہ سے کنیا کا ستکار کرے اور براہمن آشیرباد کے منتروں کا اُچارن کریں۔

چاہے جاتی کھشتریوں میں اُوپر لکھی ہُوئی سب ودھی کی جاتی ہے مگر کنیا پُوجن ڈھنگوں کے بعد رسم "سروڈھا" اور "کوار دھوتی" میں وستر اور بھوشنوں سے کرتے ہیں۔

واک دان کا نام شگن اس لئے رکھا گیا پرتیت ہوتا ہے کہ سمیہ کے پربھاؤ سے شاستر ریتی انوسار منتروں کا اُچارن تو جاتا رہا۔ اور لوکاچار میں پڑ کر صرف شگن کی پردھانتا ہی مانی جانے لگی۔ دراصل اس رسم کا نام واک دان ہے نہ کہ شگن۔ جیسا کہ مشہور ہو رہا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۹۹ میں واک دان کے وشئے میں لکھا ہے۔ منتر

एतत्तु न परे चक्रुर्नापरे जातु साधवः ।
यदन्यस्य प्रतिज्ञाय पुनरन्यस्य दीयते ॥

मनु० ९ अ० ९९ श्लो०

ترجمہ۔ پہلے زمانے کے اور زمانہ حال کے بھلے پُرش ایک کو کنیا دینے کا بچن دیکر ارتھات واک دان کر کے دُوسرے کو نہیں دیتے۔

اس سے یہ سِدھ ہوتا ہے کہ "واک دان" وِواہ کا ایک انگ ہے اور اس کے ہو جانے پر منوجی کی آگیا ہے کہ اُسی کو کنیا دینی چاہیئے جسے واک دان دیا ہو۔ آج کل کی طرح ذرا ذرا سی بات پر اپنے بچن سے پھر کر کسی دُوسرے کو کنیا وواہ کر نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ منوجی نے لکھا ہے۔ منتر

सकृदंशो निपतति सकृत्कन्या प्रदीयते ।
सकृदाह ददानीति त्रीण्येतानि सतां सकृत् ॥

मनु० ९ अ० ४७ श्लो०

ترجمہ۔ ایک بار بھائیوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ ایک ہی بار کنیا دی جاتی ہے اور ایک ہی بار دینے کا بچن دیا جاتا ہے۔ یہ تینوں کام ست پُرشوں کے ایک ہی بار ہوتے ہیں۔

اس سے سِدھ ہوتا ہے کہ ایک بار بچن دیکر پھرنا نہیں چاہیئے۔ یہی شاستروں کی آگیا ہے۔

رسم پوُج کی چاکری

رسم چاکھی میں بتلایا جا چکا ہے کہ چاکری ایک قسم کی پرارتھنا ہے جو شگن دینے کے لئے کی جاتی ہے۔ اسی طرح وِواہ پرارمبھ کرنے کے لئے پُوج جو وِواہ کا سب سے پہلا انگ ہے۔ اُس کے لئے رسم "پُوج کی چاکری" دوارا پرارتھنا کی جاتی ہے اور اُس کی منظوری کے بعد کنیا ماتا۔ ورماتا کو دو روپے نقد اور ایک یا دو تھال مٹھائی دیتی ہے۔ اس موقعہ پر اِستریوں میں سدّا نہیں دیا جاتا۔ صرف قریبی رشتہ دار اِستریاں ہی شامل ہوتی ہیں جنہوں نے پیر پانا کی رسم ادا نہ کی ہو۔ وُہ اس مَوقعہ پر زیادہ اِستریاں بھی بُلا لیتے ہیں اور خاص طور پر اُن کی تواضع کی جاتی ہے۔

رسم پھیرا بھیجنا

پُوج سے پہلے پھیرا بھیجا جاتا ہے جس میں مندرجہ ذیل کھانے کی اشیائے ہوتی ہیں :-

چار صد لوچیاں - دو صد بڑی پوریاں - ایک صد مٹھیاں - پچاس گنّے - پچاس بیسنیاں - پچاس کچوڑیاں - ایک تھال حلوا - اور سبزی وغیرہ - اس کو پورا بھیرا کہتے ہیں - پورا بھیرا کوئی کوئی دیتا ہے - عام بھیرا اس سے نصف ہوتا ہے اور اس کی تعداد درج ذیل ہے دو صد لوچیاں - یکصد بڑی پوریاں - یکصد مٹھیاں پچیس گنّے پچیس بیسنیاں - تیراں کچوڑیاں - ایک تھال حلوا اور سبزی (مٹھیاں آدھے بھیرے میں بھی یکصد ہی ہوتی ہیں) -

بھیرا کیا ہے؟ چونکہ چار جاتی کھشتریوں میں براتیوں کو کھلایا نہیں جاتا - اس لئے اس کے عوض بھیرا کے روپ میں اشیائے خوردنی لڑکے والوں کے گھر بھیج دی جاتی ہیں اور دو بارہ ڈھنگوں میں لڈو اور کچا ان بیچ دیتے ہیں - صوبہ یو - پی میں اس بھیرے کو "منجھانی" کہتے ہیں اور اس صوبہ کے لوگ ہر ایک طرح کے "اچھے اچھے" کھانے کے پدارتھ بھیرے کی طرح لڑکے والوں کے گھر بھیج دیتے ہیں - پوج کی چاکری کرنے کے لئے جب استریاں بھیرا پانے آتی ہیں اسی موقعہ پر ساتھ بھوجن بھیجنے کے کارن اس کو بھیرا کہتے ہیں -

رسم پوُج

اس رسم سے دواہ کا آرمبھ ہوتا ہے۔ یہ رسم جوتش شاستر کے مطابق شبھ مہورت میں ادا کی جاتی ہے اور اس میں کُل دیوتا استھاپن کیا جاتا ہے۔ کنیا کی پوُج میں مندرجہ ذیل سامان ہوتا ہے :۔
سات روڑی گڑ۔ ایک پرات لڈو۔ دو تیور۔ دو چادریں۔
سات یا نو باگ پھلکاریاں یا دوپٹے۔ کیسر۔ پشپ مالا۔ ایک زیور دواہ پتر کا (ساہے چھٹی)۔ سات روپے چار پیسے منگل شوتر (مولی) پوجن کی تھالی اور بتاشے وغیرہ۔ پوُج سے پہلے کنیا اور ور کے ماتا پتا کو "پنیا واچن" اور ناندی مُکھ" کرنا شاستروں میں لکھا ہے ناندی مُکھ دواہ سے دس دن پہلے تک کیا جا سکتا ہے۔ ناندی مُکھ کر لینے کے بعد اگر دواہ میں سوتک یا پاتک کا وگھن ہو جائے تو بھی کوئی دوش نہیں ہوتا کیونکہ شاستروں کا یہی ودھان ہے۔ منتر

व्रत यज्ञ विवाहेषु श्राद्धे होमार्चने जपे ।
प्रारब्धे सूतकन्न स्यादनारब्धेतु सूतकम् ॥

ترجمہ۔ برت۔ یگیہ۔ دواہ۔ شرادھ۔ ہوم۔ پوجن اور جپ کے پرارمبھ ہو جانے پر سوتک نہیں ہوتا۔ اور اگر پرارمبھ نہ ہوا ہو

اور سُوتک کے دنوں میں کرم کرنا ہو تو دوش ہوتا ہے۔ وواہ کا
پرارمبھ نانڈی مُکھ سے مانا گیا ہے۔ جیسا کہ نرنیہ سندھو میں لکھا ہے

منتر

प्रारम्भोवरणं यज्ञे सङ्कल्पो व्रत सत्रयोः।
नान्दीमुखं विवाहादौ श्राद्धे पाकपरिक्रिया ॥

ترجمہ۔ یگیہ ورنی ہونے پر۔ برت اور سنتر سنکلپ ہونے
پر۔ وواہ نانڈی مُکھ ہونے پر اور شرادھ ان کے پکنے پر۔ کرم کا
پرارمبھ ہو جاتا ہے۔ اس لئے نانڈی مُکھ کرنے کے بعد سُوتک
پاتک کا وگھن ہونے پر بھی وواہ کرنے میں دوش نہیں ہوتا۔

کنیا کی پُوجا

اشنان کرنے کے بعد صاف کپڑے پہنا کر اور کنیا کو پیڑھی
پر بٹھا کر پروہت جی گنپتی پُوجن کرا کر کُل دیوتا کا پُوجن کراتے ہیں۔
اور کُل دیوتا کو کسی شُدھ استھان پر پُورب کی طرف مُنہ کر کے ستھاپن
کراتے ہیں۔ اس کے بعد وواہ پتر کا (ساہے چِٹھی) اور ور کی جنم
پتری۔ ایک روپیہ چار پیسے۔ چار لڈو۔ گُڑ اور پانچ بتاشے کنیا
کی جھولی میں ڈال دئے جاتے ہیں اور کُل دیوتا۔ گرہ اور پتروں کے
نمت کنیا کے ہاتھ سے بتاشے لگوا لئے جاتے ہیں۔ اور پانچ

بتاشے گھر کی بوڑھی استری یعنی وڈی کے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پروہت جی ساہے چھٹی پڑھ کر سناتے ہیں۔ جس سے سب کو وقت کی تقسیم کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر منڈل یعنی برہم بھوج نہ کرنا ہو تو گرہوں کی پتلیاں سنکلپ کرائی جاتی ہیں۔ اور گرہوں کا وسرجن کر کے۔ کنیا کو وارا پھیرا کر کے پٹڑی پر سے اٹھا لیا جاتا ہے اور شامل شدہ بھائیوں کو پانچ پانچ بتاشے دیئے جاتے ہیں۔ بعد ازاں پروہت جی کسی نوکر سے تمام سامان اٹھوا کر لڑکے کے گھر لے جاتے ہیں اور لے جانے کے وقت جل سے بھرے ہوئے کلش کے میل سے لڑکے کے گھر کی دہلیز پر تیل گروا کر اندر داخل ہوتے ہیں اور ور کی ماتا کو پیڑھی پر بٹھا کر اسکی جھولی میں سب سامان ڈال دیتے ہیں۔ پانچ روپے پوج کے ساتھ دیئے جاتے ہیں ایک روپیہ اور چار پیسے شگن کے جھولی میں ڈالنے کے لیئے دیئے جاتے ہیں اور کل دیوتا کی بھینٹ کا ایک روپیہ پروہت جی کو دیا جاتا ہے۔

ور کی پوج

ور کا پتا پنیاہ واچن اور ناندی مکھ کرنے کے بعد لڑکی والوں کی طرف سے پوج آ جانے پر ور سے پروہت دوارا گنپتی پوجن کروانا ہے۔ پروہت جی کل دیوتا پوجن کر کے ستھاپن کر دیتے ہیں۔ اور

ور کی جھولی میں ایک روپیہ چار پیسے۔ساہے چھٹی۔جنم پتری چار لڈو۔گڑ اور پانچ بتاشے ڈال دیتے ہیں اور بعد میں ساہے چھٹی پڑھ کر سُنا دیتے ہیں۔اس کے بعد شامل شدہ صاحبان میں بتاشے تقسیم کر کے رُخصت کیا جاتا ہے۔

پُوج کا خلاصہ بیان

ویدوں میں گنپتی پُوجن۔ پُوج میں گنپتی پوجن اور نوگرہ پُوجن کے بعد کُل دیوتا کا پُوجن اور ستھاپن کرنا ہوتا ہے۔بعض بعض صاحبان گنپتی پُوجن کو پورانک پُوجن خیال کرتے ہیں۔مگر ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ گنپتی پُوجن ویدوں میں بھی پایا جاتا ہے۔جیسا کہ رگ وید منڈل ۲۔سوکت ۲۳ منتر ۱ میں لکھا ہے:-

गणानां त्वा गणपतिं हवामहे कविं कवीनामुपश्रवस्तमम् । ज्येष्ठराजं ब्रह्मणां ब्रह्मणस्पत आ नः शृण्वन्नूतिभिः सीदसादनम् ॥

ऋ० मं० २ सू० २३ मं० १

ترجمہ۔ہے برہمنسپتی پرماتمن! تم دیووں میں گنپتی۔اور کویوں میں کوی ہو۔تمہارا ان سب سے اونچا اور اوپمان بھُوت یعنی اوپمان کے قابل ہے۔تم پرشنسا کئے جانے والے لوگوں کے راجہ اور منتروں کے سوامی ہو۔ہم تمہیں بلاتے ہیں۔تم ہماری

سُمتی (تعریف) سُن کر آشرہ پر دان کرنے کے لئے اس یگیہ شالا میں بیٹھو۔

اس منتر میں پرم برہم پرماتما کو ہی گنپتی (گنیش) صاف کہا ہے اور یگیہ شالا میں اُس کا آواہن کہا ہے۔ پورانوں میں گنپتی کو شنکر (رودر) کا پُتر مانا ہے۔ اس کا مول یجُر وید ادھیائے ۱۱۔ منتر ۱۵ میں ملتا ہے۔

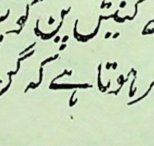
प्रतूर्वन्नेह्यवक्रामन्नशस्ती रुद्रस्य गाणपत्यं मयोभूरेहि । इत्यादि—

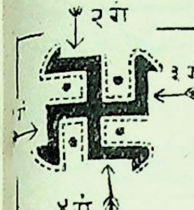
यजुर्वेद अ० ११ मं० १५ ॥

ترجمہ۔ ہے وراٹ دیو! ہمارے شترووں کو مارتے ہوئے اور ہماری نندا کو نوارن کرتے ہوئے اور ہمیں سُکھ دیتے ہوئے یہاں آؤ اور آ کر رودر دیوتا شنکر کے گن پتتو یعنی گنیش پن کو پراپت ہو۔

اس منتر میں وراٹ سروپ پرماتما کو رودر دیوتا ارتھات شنکر کے رُوپ میں ورنن کیا ہے اور اُس سے گنیش پن کو پراپت ہونے کی پرارتھنا کی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گن پتی کا بھگوان شنکر سے سمبندھ ہے۔

گنپتی پُوجن کے لئے آدھار رُوپ مُورتیاں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ جیسے (۱) اشٹ دل (آٹھ پنکھڑیوں والا) پھول کے اُوپر





(۲) سوستک 卐 کے اوپر - (۳) گنیش کے
گنگ بیج منتر (गं) ارتھات نیچے اوپر دائیں بائیں جڑے
ہوئے گنیش کے چار گنگ بیج منتروں کے اوپر -
پوجن کرنے کے لئے مول دھاری - گرُ یا مٹی کا ڈھیلا -
ان میں سے کسی ایک کو مولی لپیٹ کر رکھا جاتا ہے - صوبہ پنجاب
میں سوستک پر - صوبہ یو - پی میں اشٹ دل پر اور تانترک لوگ گنگ
بیج منتر پر اکثر پوجن کیا کرتے ہیں - گنگ بیج کے بارے میں شاردا
تلک نامی پستک میں لکھا ہے - منتر

पञ्चान्तकं शशिधरं बीजं गणपतेर्विदुः । पञ्चान्तको गकारः । शशिबिन्दुस्तद्युक्तं 'गँ' बीजम्

ترجمہ - گنپتی کا گنگ بیج ہوتا ہے - پنچانتک گ (گ) اکھشر کو کہتے ہیں - ششی دھر ارتھات بندو کے ساتھ گنیش کا گنگ بیج ہوتا ہے - गँ

اس بارے میں دیش کی ریت اور سمپردائے پردھان ہوتا ہے -

گنپتی پوجن کے بعد گرہوں کا پوجن کرنا بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس سے وگھن کرنیوالے گرہوں کا اثر دور ہو جاتا ہے گرہوں کی شانتی کے لئے اتھرو وید کانڈ ۱۹ - سوکت ۱۵ - منتر ۱۵ میں لکھا ہے کہ منتر :-

शंनो ग्रहाश्चान्द्रमसाः शमादित्यश्च राहुणा ।
शंनो मृत्युर्धूमकेतुः शं रुद्रास्तिग्मतेजसः ॥

ترجمہ - شانت ہوں ہمارے لئے چندرماں سمبندھی گرہ -
شانت ہوں آدتیہ (سورج) راہو کے ساتھ - شانت ہو ہمارے
لئے دھرم کیتو والا مرتیو - شانت ہو تیبر تیج والا رودر (سینچر)
اس منتر میں صاف طور پر گرہوں کے نام لیکر اُن کے
بُرے بھاو کو دُور کرنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے - اسلئے وواہ
کرم میں وِگھن دُور کرنے کے لئے گرہوں کا پوجن اور پرارتھنا کی جاتی
ہے -

جل کا آگے سے مِلنا - شگن شاستروں میں کنیا یا سوبھاگیہ
وتی استری کا جل سے بھرا کلش لیکر آگے سے مِلنا شبھ شگن مانا ہے
اور ویدوں میں تو یگیہ میں جلوں کا آنا خاص پھل دینے والا کہا ہے -
جیسا دیکھو رگ وید منڈل ۱۰ - سوکت ۳۰ - منتر ۱۲

आपो रेवतीः क्षयथा हि वस्वः
क्रतुं च भद्रं बिभृथामृतञ्च ।
रायश्च स्थः स्व पत्यस्य पत्नीः
सरस्वती तद् गृणते वयो धात ॥

ऋग्वेद, १० मं०, ३० सू०, १२ मं०

ارتھ - جل تم دھن کے پربھو سروپ اس کلیان میئے یگیہ کو پورن کرو اور امرت لے آؤ - دھن اور اُتم سنتانوں کے رکھشک ہو - ستوتا کو سرسوتی اور دھن دو -

اتھروید میں تو گھڑوں میں لائے ہوئے جل سُکھدائی ہوتے ہیں - لکھا ہے - جیسا کہ اتھروید کانڈ ۱۹ - سوکت ۲ - منتر ۲

शं त आपो धन्वन्याः शं ते सन्त्वनूप्याः ।
शं ते खनित्रिमा आपः शं याः कुम्भेभिराभृताः ॥

अथर्व० १६ । २ । २

ارتھ - سُکھدائی ہوں تیرے لئے جل ریگستانوں کے - سُکھدائی ہوں چشموں کے - سُکھدائی ہوں کھود کر نکالے ہوئے کنوؤں کے اور سُکھدائی ہوں جو گھڑوں سے لائے گئے ہیں خالی گھڑوں کا میں شبھ نہیں مانا گیا - دیکھو اتھروید کانڈ ۱۹ - سوکت ۸ - منتر ۴ -

अनुहवं परिहवं परिवादं परिक्षवम् ।
सर्वैर्मे रिक्तकुम्भान् परातान्त्सवितः सुव ॥

अथर्व० १६ । ८ । ४

ارتھ - انو ہو (پیچھے سے آواز پڑنی) - پری ہو (بُرا بُلاوا) یعنی واپس بُلانا - چھینک پڑنا اور خالی گھڑے - ان سب کو ہے سویتا (پرماتمن!) پرے دھکیل دو -

اسی کارن وواہ میں وقت پر آگے سے جل لیکر ملا جاتا ہے۔ یہ جل کا شگن گھر سے باہر ملنا چاہیئے۔ کئی اِستریاں تو گھر کے اندر ہی جل لیکر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ حقیقت میں کنوئیں سے جل لاکر گھر کے باہر ملنا چاہیئے۔ چھینک کا پڑنا بھی اسی منتر کے آدھار پر بُرا مانا جاتا ہے۔

دروازے پر تیل گرانا ۔ شاستروں اور سوتروں میں دروازے کے دونوں طرف دو دیوتا مانے ہیں۔ ایک "دھاتر"۔ دُوسرا "ودھاتر"۔ بودھاین گرہیہ سوتر کے دُوسرے پرشن۔ آٹھویں ادھیائے۔ بلی پرکرن سوتر ۲۷ میں لکھا ہے۔

द्वार पार्श्वयोः—धात्रे स्वाहा, विधात्रे स्वाहा ॥२७॥

ارتھ۔ دروازے کے دونوں طرف ایک بلی "دھاتر" اور ایک "ودھاتر" کو دیویں۔ اور دھاترے سواہا اور ودھاترے سواہا ان منتروں کو پڑھے۔

تیل گرانے کے وشے میں اتھرووید میں لکھا ہے کہ دروازے پر تیل گرانے سے گھر میں رتی (دکھوں کا دیوتا) اور اراتی (برے خیال اور کنجوسی وغیرہ) گھر میں پرویش نہیں کرتی۔ دیکھو اتھرووید کانڈ ۶۔ سوکت ۱۲۴ منتر ۳

अभ्यञ्जनं सुरभिसा समृद्धिर्हिरण्यं,

वर्चस्तदु पुत्रिममेव ।
सर्वा पवित्रा विततध्यस्मत् तन्मा,
तारीन्निर्ऋतिर्मो अरातिः ॥

ارتھ۔ وہ ایک خوشبودار مالش کا تیل ہے۔ وہ سمردھی ہے سونا اور کانتی ہے۔ وہ پوتر کرنیوالا ہے۔ اس لئے نہ ہمیں نرتی۔ دکھوں کا دیوتا اور نہ اراتی کنجوسی وغیرہ اولانگھیں۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گھر کے باہر سے جو شبھ وستو گھر میں لائی جاتی ہے۔ اُن کے اوپر درشٹی دوش اور بھوت پریت وغیرہ کے جو دشٹ پربھاو ہیں انہیں تیل گرا کر دور کیا جاتا ہے اور اگر دشٹ پربھاو نہ ہوں تو بھی تیل گرانا کوئی بُرا نہیں بلکہ فائدہ مند ہی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر تمام شگن کی چیزیں گھر میں پرویش کرانے کے وقت دروازے پر تیل گرایا جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ تیل گرانے کا یہ ہوتا ہے کہ کنیا والوں کو اطلاع مل جاتی ہے۔ کہ سمبندھی آگئے ہیں۔ اور تیار ہو جانا چاہئے۔ اور کنیا بھی ہوشیار ہو جاتی ہے۔

گھٹنوں کے اندر ہاتھ رکھنا

جب بھی پوجن کیا جاتا ہے۔ تب ہی گھٹنوں کے اندر ہاتھ رکھا جاتا ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ گوبھل گرہیہ سوتر پرپاٹھک ۱ کھنڈ ۲ سوتر ۲۰ میں لکھا ہے۔

न बाह्या ॐ सः ॥२०॥

ارتھ۔ گھٹنوں کے باہر ہاتھ کر کے کرم نہ کرے۔
کیونکہ گھٹنوں کے اندر ہاتھ رکھنے سے سکندھ بھی اپنے
آپ اندر ہی رہتے ہیں۔ اس لئے یہی پرچلت ہو گیا ہے کہ گھٹنوں
کے اندر ہاتھ رکھو۔ گھٹنوں کے باہر سکندھ ہونے پر شریر ٹیڑھا
رہتا ہے اور شریر ٹیڑھا رہنے میں آسن کی استھرتا کے کارن کرم
پورتی میں کمی رہ جاتی ہے۔

لکڑی کی پیڑھی

پوجن کے وقت کسی نہ کسی آسن پر ضروری
بیٹھنا لکھا ہے اور اُس آسن کی شدھی بھی
منتروں دوارا کی جاتی ہے۔ شاستروں میں آسن چار طرح کے لکھے
ہیں۔ جو مختلف چیزوں سے بنے ہوتے ہیں:۔
(۱) سنگھاسن جو سونے چاندی۔ پیتل وغیرہ دھاتوں سے بنا ہوتا
ہے۔ (۲) کاشٹ آسن لکڑی کا بنا ہوا یعنی چوکی پیڑھی وغیرہ
(۳) شر آسن۔ سرکنڈوں سے بنا ہوا۔ جس کو کھارہ بولا جاتا ہے
(۴) شدھ آسن جو سن اور ریشم کا بنا ہوا ہوتا ہے۔
پراشر جی کا وچن ہے۔ جیسا کہ منتر

सिंहासनं सुवर्णादि धातुना निर्मितं शुभम् ।
दारुभिर्निर्मितं चाथ शरैर्वा शुद्ध मासनम् ॥

ترجمہ - ان آسنوں میں سنگھاسن دیوتاؤں کے نیچے یا راجاؤں کے نیچے دیا جاتا ہے اور دوواہ میں کاشٹ آسن - لکڑی کا آسن - یا سر آسن (کھارہ) ہوتا ہے - دیوتاؤں کے پوجن کے وقت شدھ آسن ہوتا ہے - کئی لوگ لکڑی کے آسن کی بجائے جلانیوالی لکڑی یا درخت کی شاخ رکھ دیتے ہیں جو شاستر انکول نہیں - کیونکہ شاستروں میں اس کا انگلی پرمان ——— اور کس درخت کی لکڑی ہو یہانتک لکھا ہے - کالکا پوران میں آسن کا پرمان اس طرح لکھا ہے :- منتر

चतुर्विंशत्यंगुलैस्तु दीर्घं काष्ठासनं मतम् ।

ارتھ - لکڑی کا آسن چوبیس انگلی لمبا ہوتا ہے - اس لئے پٹڑی چوبیس انگل لمبی اور صاف ہونی چاہئیے -

پٹڑی پر مولی باندھنا

پٹڑی پر مولی اس لئے باندھی جاتی ہے کہ شاستروں میں لکھا ہے کہ لکڑی کے آسن پر کپڑا لپیٹ کر پوجن وغیرہ کرے اور پٹڑی یگیہ والی لکڑیوں سے بنانی چاہئیے - جیسا کہ منتر

स्नात्वा चैव शुचौ देशे पीठे यज्ञिय दारुजे ,
बस्त्राच्छन्ने उपासीत् अभावे कुश विस्तृते ॥

ارتھ - اشنان کر کے پوِتّر جگہ میں یگیہ والی لکڑی (آم - پیپل

جامن - ویار - بٹ - پھلاہ اور چندن وغیرہ) کے آسن پر کپڑا لپیٹ کر اُپاسنا کرے - اس کے نہ ہونے پر کُشا بچھا کر پُوجا وغیرہ کرے -
اُوپر کے پرمان کے مطابق کپڑے کی جگہ مُولی باندھ دی جاتی ہے

پیڑھی میں لوہے کی کیل کا نہ ہونا

پیڑھی میں لوہے کے کیل نہ ہونے چاہئیں کیونکہ اس کا بھی شاستروں میں نشیدھ ہے - جیسے دیوی بھاگوت میں لکھا ہے - منتر

आयसं वर्जयित्वा तु कांस्य सीसकमेवच ।

ارتھ - آسن میں لوہا - کانسی اور سیسہ یعنی سکہ نہیں ہونا چاہئے - سائنس کے مطابق بھی لوہے کا نہ ہونا فائدہ مند ہے کیونکہ پرتھوی میں جو دکھشن اُتر یعنی جنوب سے شمال کی طرف بجلی کی ایک لہر چلتی ہے - وُہ دھاتوں میں پرویش کرتی ہُوئی منش میں اپنا بُرا اثر ڈالتی ہے چونکہ لکڑی میں اس لہر کا پرویش نہیں ہو سکتا اسلئے لکڑی کی پیڑھی میں کیل نہیں لگائے جائے -

پیڑھی پر پاؤں کے بل نہ بیٹھنا

پُوجا کے وقت پدم آسن بیٹھنا شُبھ ہونا ہے - اور پاؤں کے بل بیٹھنا نشیدھ لکھا ہے - جیسا آچار میوکھ میں لکھا ہے -

منتر

दानमाचमनं होमं भोजनं देवतार्चनम् ।

प्रौढपादो न कुर्वीत स्वाध्यायं पितृतर्पणम् ॥

ارگھ ۔ دان ۔ آچمن ۔ ہوم ۔ بھوجن ۔ دیو پوجن ۔ سوادھیائے اور پتری ترپن پاؤں کے بل بیٹھ کر نہیں کرنا چاہیئے۔

پاؤں کے نیچے پیسہ رکھنا

پیڑی پر بیٹھنے کے وقت ایک پیسہ یا دو پیسے پاؤں کے نیچے رکھے جاتے ہیں۔ جو کرم کی سماپتی پر نائی لے لیتا ہے۔ وہ اس لیئے ہے کہ پہلے وقتوں میں "پاد آسن" کرم کی سماپتی پر نائی کو دیا جاتا تھا۔ مگر آج کل "پاد آسن" نہ تو رکھا جاتا ہے اور نہ ہی نائی کو دیا جاتا ہے۔ اس کی بجائے پیسہ دو پیسے پاؤں کے نیچے رکھ کر نائی کو دئے جاتے ہیں۔ پاؤں کے نیچے پیسوں کا رکھنا یہ پرگٹ کرتا ہے کہ پیسے ہی پاد آسن ہیں۔ کیونکہ پیڑی کے اوپر تو ور بیٹھ جاتا ہے اور پاد آسن، پر چلت نہ ہونے کے کارن پاد آسن کی قیمت کے روپ میں پیسہ دو پیسے نائی کو دے دئے جاتے ہیں۔ راجاؤں کے گھر پاؤں کے نیچے روپیہ یا دو روپیہ رکھنے کا رواج ہے۔

جھولی میں روپیہ ڈالنا

پوجا میں اور وواہ کے خاص موقعہ پر جھولی میں روپیہ اس لیئے ڈالا جاتا ہے کہ وواہ وغیرہ میں جب بھی دیوتاؤں کا پوجن کیا جاتا ہے۔ تب ہی دیوتاؤں کے آگے جہاں اور پرارتھنا کی جاتی ہے۔ وہاں

لکشمی (جس سے سنسار کے سب کام چلتے ہیں) پراپتی کی بھی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ پرارتھنا کے بعد جھولی میں لکشمی کے پرساد روپ میں لکشمی کی پرتکش مورتی (روپیہ) پراپت کرنے کیلئے جھولی پھیلاکر لکشمی کا مان کیا جاتا ہے۔ دوسرے شگن شاستر انوسار بھی لکشمی کی پراپتی شبھ شگن مانا ہے۔ تیسرے روپے پر راجہ کی مورتی ہونے سے ایشور اور راجہ کی گواہی میں یہ کرم کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی بھاو (مطلب) پرگٹ ہوتا ہے۔ راجہ ایشور کا انش اسلئے ہوتا ہے کہ گیتا میں لکھا ہے کہ "منشوں میں میں راجہ ہوں"۔ اس لئے راجہ میں ایشور کا انش مانا ہے۔ روپیہ راجہ کی مہر ہوتی ہے اس لئے روپیہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کُل دیوتا پوجن اور ستھاپن

کُل دیوتا کھوڑش ماترکا دان کے انترگت (اندر) آئی ہے کھوڑش ماترکائیں حسب ذیل ہیں۔ (۱) گوری (۲) پدما (۳) شچی (۴) میدھا (۵) ساوتری (۶) وجیا (۷) جیا (۸) دیوسینا (۹) سودھا (۱۰) سواہا (۱۱) ماترہ (۱۲) لوک ماترہ (۱۳) دھرتی (۱۴) پشٹی (۱۵) تشٹی (۱۶) آتم کُل دیوتا۔ پوجا میں سولھویں ماترا آتم کُل دیوتا کا پوجن کرکے ستھاپن کیا جاتا ہے۔ آتم کُل دیوتا کے نام دوسرے کئی ناموں سے مشہور ہیں۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ ونشوں میں علیحدہ علیحدہ نام سے کُل دیوتا کا پوجن کیا جاتا ہے۔ اور درحقیقت کُل دیوتا۔

آتم کُل دیوتا یا کھوڈش ماتر کاوں (سولاں ماتاؤں) کے اندر ہی ہوتی ہے اور چنڈ کا شیوا ماتا وغیرہ اس کے اوانتر بھید ہیں نام آنتر بھید کے کارن علیحدہ علیحدہ پرتیت ہوتے ہیں۔ پُوجن میں جس کُل دیوتا کا پُوجن کیا جاتا ہے۔ اُس کی مُورتی دھاتوؤں کی یا لکڑی کی بنی ہوتی ہے جیسا کہ آہنک سوترا ولی میں لکھا ہے

منتر

सौवर्णी राजती वापि ताम्री रत्नमयी तथा ।
शैल दारुमयी वापि लोह संघमयी तथा ॥

ترجمہ۔ مُورتیاں سورن۔ چاندی۔ تانبا۔ رتن۔ پتھر۔ لکڑی و لوہا وغیرہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے کُل دیوتا کی مورتی لکڑی تانبا و پتھر وغیرہ کی بنائی جاتی ہے۔ اور اس کی لمبائی کے بارہ میں متسیہ پوران میں لکھا ہے۔ منتر

अंगुष्टपर्वदारभ्य वितास्ति मानदेवतु ।
गृहेषु प्रतिमा कार्यानाधिकाशस्य-ते बुधः ॥

ترجمہ۔ گھر میں مُورتیاں انگوٹھے کی لمبائی سے لیکر وِتستی یعنی ایک بالشت لمبائی تک بنائی چاہئیں۔ اس سے لمبی ٹھیک نہیں ہوتیں۔

پُوجن میں سات روپیہ اور پیسے دینا	پُوجن میں جو سات روپیہ اور چار پیسے

دئے جاتے ہیں - اُن میں ایک روپیہ چار پیسے ساہے چھٹی کے ہوتے ہیں جو دِر کی جھولی میں ڈالے جاتے ہیں - ایک روپیہ کُل دیوتا کی بھینٹ کا ہوتا ہے اور ایک روپیہ پُوج کے ساتھ ہوتا ہے - چار روپے پُوج کے ساتھ ودھائی کے ہوتے ہیں - پُوج کے ساتھ جو زیور ہوتا ہے وہ بھی ودھائی کا ہوتا ہے - پہلے وقتوں میں ودھائی کے اکتیس یا اکیاون یا اس سے بھی زیادہ روپے دئے جاتے تھے - اب اس کے عوض میں پُوج کے ساتھ زیور ہو گیا ہے - دہلی والوں میں ابھی تک ودھائی کے روپے ہی دئے جاتے ہیں اور زیور نہیں دیا جاتا بعض بعض صاحبان کی رائے میں پُوج کے ساتھ روپوں کی بانٹ اس طرح پر ہے کہ تین روپیہ ماتر ونش (ناہکی) اور تین روپے پتری ونش (دادکی) ماتاؤں کے ہوتے ہیں - اور ایک روپیہ ساہے چھٹی کے ساتھ جھولی کا ہوتا ہے - ہمارے خیال میں یہ بانٹ دُرست نہیں ہے - کیونکہ پُورب برانت کے چار جاتی کھشتریوں میں پُوج کے ساتھ صرف تین روپے بھیجے جاتے ہیں نہ کہ سات - اگر چھ روپے ماتاؤں کے ہوتے - تو سبھی میں سات روپے ہی ہوتے - اسی طرح براہمنوں میں بھی تین روپے ہی ہوتے ہیں - ان میں ودھائی کے صرف چار پیسے ہی ہوتے ہیں - روپیہ اور زیور بھی نہیں ہوتا - اس لئے روپوں کی بانٹ جو اُوپر لکھی گئی ہے وُہی دُرست ہے -

پوجن میں لڈو وغیرہ دینا

لڈو اور گڑ گن پتی اور گل دیوتا کے پرشاد کے لئے ہوتے ہیں۔ کیسر اور پھول پوجن کے لئے۔ کپڑے ور کی ماتا کے لیئے اور دو چادریں نانی اور دادی کے لئے ہوتی ہیں۔ ساہے چھٹی میں واہ کا دن جوتش شاستر انکول شبھ سمیہ دیکھ کر لکھا ہوتا ہے اور اُس دن میں بھی شبھ سمیہ لگن رُوپ میں لکھا ہوتا ہے جس میں وواہ آدمی کرم کئے ہوئے شبھ پھلدائیک ہوتے ہیں۔ اس وشہ میں اتھروید کے اُنیسویں کانڈ کے ساتویں سوکت میں ایک ایک نکشتر کا نام لے کر کلیان کی پرارتھنا کی ہے اور اسی کانڈ کے آٹھویں سوکت کے دوسرے منتر میں اٹھائیس ہی نکشتروں سے کلیان کی پرارتھنا کی ہے۔ جیسا کہ منتر

अष्टाविंशानि शिवानि शग्मानि
सह योगं भजन्तु मे ।
योगं प्रपद्ये क्षेमं च क्षेमं प्रपद्ये
योगं च नमोहोरात्राभ्यामस्तु ॥

ارتھ۔ اٹھائیس کلیان دائیک نکشتر اکھٹے مجھ کو لابھ دیویں۔ میں رکھشا اور لابھ کو پاؤں۔ دن اور رات کو نمسکار ہو۔

اس منتر میں نکشتر جو جوتش کا مول کارن ہے اُن سے کلیان کی کامنا کی گئی ہے۔

وارا پھیرا - اس سنسار میں دین - اناتھ - ودوا اور انگ ہین جن بھی سماج کا ایک انگ ہیں - اُن کی پالنا کرنا منشیوں کا ایک دھرم ہے - اس بات کو جان کر بزرگوں نے اناتھوں کو دان دینا بھی ضروری سمجھ کر اس کو بھی دھرم کا انگ بنا دیا تھا - جو آجتک ویسا ہی چلا آتا ہے - یہ دان سر سے لگوا کر دیا جاتا ہے - سر کے چاروں طرف گھمانے کے کارن اُس وِدھی کو وارا پھیرا کہتے ہیں -

دان اور خیرات میں بھید یہ ہوتا ہے کہ دان تو کیول ودوان برہمنوں کو ہی دینا شاستروں میں لکھا ہے اور خیرات چاروں ورنوں میں سے کوئی بھی دین - اناتھ - دِردر اور سیوک ہو - اُس کو ہی دینا لکھا ہے - نائی بھی ایک سیوک ہوتا ہے اور اُس وقت وُہی پاس ہوتا ہے اس لئے وُہی لے لیتا ہے - دُوسرے سیوک پاس ہونے پر لوگ بانٹ کر دے دیتے ہیں - یہاں اکیلے سیوک کو ہی دے دیتے ہیں - جیسے ڈھنگوں میں ور کی دیکھنی کے بعد وارا پھیرا کر کے کنیا پتا ور کے نفر کو دے دیتا ہے - ویسے تو نائی وارا پھیرا کے علاوہ لاگ اور اُجرت بھی لے لیتا ہے -

---

رسم جوڑے کا میچا

یہ رسم پوُج کے بعد اور پوُج کے دن ہی ہوتی ہے۔ اس میں ور کے پروہت جی کسی ٹوکری میں اکیس لڈو۔ ایک جُٹ۔ چودہ چھوہارے اور ایک رنگین کا کرُتہ جو کالے یا نیلے رنگ کا نہ ہو لیکر حل کے میل سے لڑکی والوں کے گھر میں دروازے پر تیل رگڑوا کر پرویش کرتے ہیں۔ وہاں پر کنیا کو پوُرب کی طرف مُنہ کرا کر اور پیڑھی پر بیٹھا کر جھولی میں ایک جُٹ۔ چودہ چھوہارے سات لڈو اور کرُتہ ڈال دیتے ہیں۔ اور دو لڈو کُل دیوتا کے ہاتھ سے لگوا لیتے ہیں۔ چار لڈو جوڑے والی کے لڑکی والوں کو دے دیتے ہیں۔ (یہ جوڑے والی وہ ہوتی ہے کہ جس سے لڑکی والوں نے میچا لینے کے لئے کرُتہ مانگا ہوا ہو) چار لڈو شگن کے دئے جاتے ہیں۔ باقی آٹھ لڈو لڑکی والوں کو لڑکے کا میچا لینے کے لئے دے آتے ہیں۔ اسی طرح لڑکی والوں کے پروہت جی بھی ایک کرُتہ اور لڈو ساتھ لے کر لڑکے کا میچا لینے جاتے ہیں۔ اس کرم کا نام جوڑے کا میچا ہے۔ آج کل لڑکے والوں کے پروہت جی ہی جو کرُتہ اور لڈو لاتے ہیں وہی واپس لیجا کر لڑکے کا شگن کر دیتے ہیں۔ جس سے نہ کسی سے کرُتہ مانگنا پڑتا ہے اور نہ لڑکی کے پروہت

کو دوبارہ جانا پڑتا ہے جو چار لڈو جوڑے والی کے دئے ہوتے ہیں
وہ بچوں کو بانٹ دئے جاتے ہیں۔

اس رسم کا اُدیش

اگرچہ اس کا سمبندھ سُوتر گرنتھوں سے نہیں تو بھی اس کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس رسم میں لڑکے اور لڑکی کے کپڑوں کا ناپ لینا اُدیش ہوتا ہے۔ پہلے وقتوں میں پُوج ہو جانے کے بعد لڑکی کا ناپ لیکر لڑکے والے "وری" کے کپڑے بنواتے تھے اور لڑکی والے لڑکے کا ناپ لیکر کپڑے جو گھوڑی کے وقت پہن کر لڑکے نے آنا ہوتا ہے۔ بنواتے تھے۔ آج کل لوگ "رسم میچا" سے پہلے ہی ناپ دیکر کپڑے بنوا لیتے ہیں۔ پُوج ہو جانے کے بعد میچا دیکر کپڑے بنوانا اچھا ہے کیونکہ وِواہ کا پرارمبھ (آغاز) پُوج سے ہوتا ہے اور لڑکی اور لڑکے کے پہننے کے کپڑے وید کے مطابق "ورویش" اور "کنیا ویش" (لڑکے اور لڑکی کی پوشاک) ہونے کے کارن زیادہ قدر رکھتے ہیں۔ ورویش کے وِشے میں "رسم گھوڑی" میں رگ وید کے منتر لکھ کر سِدھ کیا گیا ہے کہ ورویش کیسا ہو۔ اس لئے پُوج کے بعد میچا لینا اچھا ہے۔

ویسے تو ناپ لینا سب ہی میں ہے۔ مگر اُن میں کئی لوگ تو منگل سُوتر (مولی) سے ناپ لیتے ہیں اور چار جاتی کھشتری کڑتے سے ناپ لیتے ہیں۔ اس رسم کا نام جوڑے کا میچا ہے۔ اور

اس کا ارتھ ہے وستروں کی رمتی ارتھات ناپ لینا۔ کیونکہ کنیا کا ناپ، پروہت جی آپ تو لے نہیں سکتے۔ اس لئے کرُتہ لڑکی کو پہنا کر اور جانچ کر لڑکی کی ماتا بنا دیتی ہے کہ اتنے ناپ کے آپ کپڑے بنوائیں اور اس کرُتے کو درزی کو دکھا کر کپڑے بنوا لینے چاہئیں۔ آج کل جو لوگ مَولی سے ناپ لیتے ہیں وُہ بھی جب کپڑے بنوانے لگتے ہیں تو کنیا کا کرُتہ لیکر ناپ دیتے ہیں۔ چار جاتی کھشتری سب کام مریادا پوروک ہی کرتے ہیں۔ اس لئے مَولی سے ناپ نہ لیکر کرُتے سے ناپ لینا اچھا سمجھتے ہیں۔

رسمِ ٹِکّا

رسم میچا کے بعد اور "ڈھنگ۔ یعنی مِلنی" سے پہلے یا مِلنی ہو جانے کے بعد اور "رسمِ سِروڑا" سے پہلے کی جاتی ہے اور اس میں مندرجہ ذیل سامان ہوتا ہے:۔

ایک تَوَل باز۔ ایک ٹوکری لڈوؤں کی۔ ایک ریشمی پھول مالا۔ پِسا ہوا کیسر کٹوری میں۔ چاول۔ پُشپ مالا۔ سات پان لگے ہوئے ایک ناریل۔ دو سارچہ (لال رومال جس پر کناری سے گنیش بنا ہوا ہوتا ہے)۔ ایک بانس کا چھابا اور ورکو دینے کے لئے روپئے ہوتے ہیں۔

کنیا کے پروہت جی مقررہ مہورت کے وقت پر کنیا کے بھائیوں کو ساتھ لیکر اور اوپر لکھا ہؤا سامان کسی نوکر سے اُٹھوا کر جل کے میل سے لڑکے کے گھر دروازے پر تیل گروا کر پرویش کرتے ہیں۔ وہاں لڑکے کو پُورب کی طرف مُنہ کروا کر پٹڑی پر بٹھاتے ہیں اور کنیا کے بھائیوں کو اُتّر کی طرف مُنہ کرا کر بٹھاتے ہیں۔ اور توُل بارہ ہیں گنپتی بنا کر سب ہی سے پُوجن کرواتے ہیں۔ اس کے بعد کنیا کے بڑے بھائی سے وَر کے مستک پر کیسر کا تلک اور چاول لگواتے ہیں اور گلے میں ریشم کی پھُول مالا ڈلوا کر ناریل روپیہ۔ لڈو۔ پان اور دو سارچہ جھولی میں ڈلوا دیتے ہیں۔ اور لڈو سے مُنہ جُٹھلاتے ہیں۔ اس کے بعد دُوسرے بھائی بھی مُنہ جُٹھلاتے اور روپئے دے دیتے ہیں۔ اور گلے میں پُشپ مالا ڈال دیتے ہیں۔ وَر کے پروہت جی کنیا کے بھائیوں کو بھی کیسر سے تلک لگا دیتے ہیں اور جھولی میں جو پہلے ہی لڑکے والے شگن (کُوزے۔ جُٹ۔ بادام۔ گری۔ چھوہارے۔ الائچی دانے) بنا کر تیار رکھتے ہیں ڈال دیتے ہیں اور گلے میں پُشپ مالا جو لڑکی والے ساتھ لاتے ہیں ڈال دیتے ہیں اور بھائیوں پر سے وارا پھیرا کرا دیتے ہیں۔ اس رسم کو ٹکا کہا جاتا ہے۔

ٹکا نام کیسے ہؤا؟

ویدک کرم۔ یگیہ وغیرہ میں "ورن" کرم ضروری ہے۔ اور آچاریہ برہما وغیرہ کو

ورنت کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وواہ بھی ایک ویدک کرم ہے۔ اس لئے
اس میں بھی آچاریہ وغیرہ کو ورنت کرنے کے علاوہ دان لینے وا[لے]
ور کو بھی ورنت کرنا شاستر ودھی ہونے کے کارن ضروری ہی ہے
ورنت کرنے سے یہ گیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے ابھشٹ کرم
(خواہش کے مطابق) کرنے کے لیئے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔
سو بیکار کر لیا ہے۔ ور کو بھی اسی لئے ورنت کیا جاتا ہے۔ پارسک[ر]
گرہیہ سوتر کے پدارتھ کرم میں لکھا ہے کہ ور کے گھر جا کر کنیا کا
بھائی ور ورن کرے۔ جیسا کہ منتر

ततो वर गृहे गत्वा वर वरणं कार्यम् ।
तत्र गणपतिं स्मृत्वा देशकालौ संकीर्त्य ।
करिष्यमाणविवाहाङ्गं वरणं करिष्ये । इति
संङ्कल्प्य उपवीतादि द्रव्यैस्त्वां वृणे । इति
तानि द्रव्याणि वराय दत्वा पादौ प्रक्षाल्य
चन्दनादिभिः पूजां कुर्यात् ॥

ارتھ:- ور کے گھر جا کر گن پتی پوجن کے بعد سنکلپ کرکے
یگیوپویت وغیرہ ورن دربوں کو دیکر ورن کرے اور پاؤں دھوکر
چندن وغیرہ سے پوجن کرے۔ اس سے ور ورن بالکل شدھ ہوتا
ہے۔

اس ور ورن میں مکھ کرم ور کا پوجن ہے جو تلک لگا کر کیا

جاتا ہے۔ تلک لگانا ضروری ہونے کی وجہ سے پنجابی زبان میں تلک کو ٹکا کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں وروورن ہی ہے۔

ورن میں کیا چیزیں دینی چاہئیں اور کنیا کا بھائی یا براہمن ورن کرے۔ اس وشہ میں چندر نیشور لکھتے ہیں کہ منتر

उपवीतं फलं पुष्पं वासांसि विविधानि च ।
देयं वराय वरणे कन्या भ्राता द्विजेन च ॥

ارتھ۔ ور کے ورن میں کنیا کا بھائی یا بھائی نہ ہونے پر براہمن یگیوپویت۔ پھل۔ پُشپ اور کئی طرح کے کپڑے ور کو دیوے۔

وَروَرن کے وقت ور اور کنیا کے بھائی کو کس طرف مُنہ کرا کر بٹھانا چاہیئے۔ اس وشہ میں ویاس سمرتی میں لکھا ہے۔

منتر

वरस्तु प्राङ्मुखः पूज्यः पूजकः स्यादुदङ्मुखः ।

ارتھ۔ ور کی پُوجا پُورب کی طرف مُنہ کرا کر کرنی چاہیئے۔ اور پُوجا کرنے والا اُتر کی طرف مُنہ کر کے بیٹھے۔

اسی وجہ سے وَر پُورب کی طرف مُنہ کر کے اور کنیا کا بھائی اُتر کی طرف مُنہ کر کے بیٹھتا ہے۔

तस्मिन् कालेऽग्नि सान्निध्ये—इत्यादि

آگے ودھی میں لکھا ہے کہ کنیا کا بھائی تسمن کالے اگنی سانذہیہ آدی منتر کو پڑھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ویواہ کے وقت اگنی کے سامنے سناتک۔ نروگی۔ سرب انگ پورن۔ دھارمک اور پرشو بھگت آپکو میرا بہنا کنیا دان دیگا۔ اسکے بعد ورآشیش منتر یعنی آشیرباد کے منتر کو پڑھتا ہے۔

ओं ऋत वस्था ऋता वृधा-इत्यादि

اوم رت اوستھارتا وردھا وغیرہ۔ ان منتروں سے پیدا ہوتا ہے کہ ور ورن شاستر انوکول ہے۔ اور کوئی دلشا چال نہیں ہے

ریشمی پھول مالا

ریشمی پھول مالا اس لئے ہوتی ہے کہ اوپر لکھے ہوئے چند ریشوں کے ورن ودبوں میں کئی طرح کے کپڑے دینا بھی ہے۔ کیونکہ چار جاتی کھشتری ور کو گھوڑی کے موقعہ پر پہننے کے لئے ونہنڈہ میں کپڑے دیتے ہیں اور پہلے ورورن میں نہیں دیتے۔ اس لئے ریشمی پھول مالا دیکر اُسی سے پھول مالا اور کپڑے کا کام لے لیتے ہیں اور شاستر آگیا کا بھی پالن کر لیتے ہیں دوسرے یگیوپویت کا کام بھی اسی سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یگیوپویت بھی لمبی چیزوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اور انہی چیزوں میں ریشم کے پھول بنا کر پرو دیتے ہیں۔ چونکہ خوشی سے معمولی چیز کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے بہت سی چیزیں ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ اس لئے

سُوتر کے بنے ہوئے یگیوپویت کی جگہ رنگے ہوئے ریشم کے یگیوپویت میں ریشم کے پھُول بنا کر شوبھا بڑھانے کے لئے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ ریشم کا بھی یگیوپویت ہوتا ہے۔ یہ سمرتی ارتھ سار میں لکھا ہے جیسا کہ منتر

कार्पासक्षौमगोबालशाणवल्कतृणादिकम् ।
यथा सम्भवतो धार्यमुपवीतंद्विजातिभिः ॥

ارتھ:۔ کپاس۔ ریشم۔ سن۔ بل کل اور تنکے (مُنج) وغیرہ کا موقعہ کے مطابق دو جاتیوں کو یگیوپویت دھارن کرنا چاہیئے۔ ارتھات کپاس کا یگیوپویت اُتم ہے اور اس کے نہ ملنے پر ایک کے بعد دُوسری چیز کا یگیوپویت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تَول باز یگیوں کے ورن ورتیوں میں ایک پاتر کمنڈلو ہوتا ہے اور وواہ یگیہ کے وِدھان میں کمنڈلو کی جگہ تَول باز ہی دیشا چال سے پرسدھ ہو گیا ہے۔ پہلے وقتوں میں کمنڈلو کی جگہ کانسی کا کٹورہ۔ پھر کانسی کا تَول باز ایک بڑا برتن ہونے کی وجہ سے پرسدھ ہو گیا۔ جس کی جگہ اب پیتل کا کنڈھا یا چاندی کا تَول باز دینے لگ پڑے ہیں۔

چھابا یہ ایک بانس کا بنا ہوا پاتر ہوتا ہے۔ اس میں ٹکے کا سب سامان رکھ کر لیجایا جاتا ہے۔ اس کو بھی پوتر

مانا ہے۔ کیونکہ دھاتو اپوتر بھی ہو سکتے ہیں اور یہ ونش پاتر اپوتر نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے بنس پاتر کو خاص جہاں دی گئی ہے۔

پان پوجن کے بعد مکھ باسنا یعنی پان کھلانا تو پوجن کا ایک انگ ہی مانا گیا ہے۔ اس لئے تلک کے بعد پان کھلایا جاتا ہے۔

لڈو مشٹان روپ میں شگن کے لئے جھولی میں ڈالے جاتے ہیں۔ اور اوپر لکھے ہوئے آشیرباد کے منتر

'ऋतवस्था ऋतावृधा' इत्यादि में 'घृतच्युतो मधुच्युतो'

میں بھی پاٹھ آتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ گھرت اور مٹھائیاں آپ کے گھر زیادہ ہوں۔ ارتھات آپ گھی کی مٹھائیاں لوگوں کو دیں۔ اس آشیرباد کے منتر کو جانتے ہوئے۔ چار جاتی کھشتری گھی اور کھانڈ سے بنے ہوئے لڈو ور کو پہلے ہی کھلا دیتے ہیں۔ اور شاستروں میں منہ میں میٹھا دینا شبھ شگن مانا ہے۔ دوسرے مودک یعنی لڈو گن پتی کا "نئی وید" ہوتا ہے۔ ٹکے کے گنپتی پوجن میں لڈو نئی وید پرشاد روپ میں ور کو دئے جاتے ہیں۔ ان پرمانوں سے سدھ ہوتا ہے کہ ورن کرنا ضروری ہے یہ ور ورن کرم کنیا کے پتا کا ہے۔ جس کو بھائی یا کوئی براہمن پرتی ندھی (یعنی پتا کی بجائے) ہو کر کرتا ہے۔ رسم سرو ڑھا میں ور کی پرتی ندھی ہو کر استریاں کنیا ورن کرتی ہیں۔

رسم ڈھنگ یعنی ملنی

چار جاتی کھشتریوں میں یہ رسم سائین کال یعنی شام کے وقت
ادا کی جاتی ہے اور اس میں تین رسمیں ملی ہوئی ہیں :-
(۱) ڈھنگ (۲) ملنی (۳) لڑکے کی دیکھنی -
اِن تینوں کو ہی ڈھنگ یا ملنی کہا جاتا ہے - اس میں لڑکی
والوں کو مندرجہ ذیل سامان تیار کرنا چاہیئے :-
ایک چٹوره مٹی کا (آج کل لوگ پیتل کا بھی دینے لگ
پڑے ہیں) جس میں اکیس سیر تک دودھ کا دہی جمایا جاتا ہے
اور گلے میں لال حلوان اور پشپ مالا پڑی ہوتی ہے - آٹے
میں ہلدی ملا کر ڈھکنے یعنی چپنی سے منہ بند کیا ہوتا ہے - سات
یا نو تویاں پیتل یا لوہے کی جس میں ڈھائی سیر سے ساڑھے چار
سیر تک بیسن یا بوندی کے آدھ آدھ سیر کے بڑے لڈو بنوا کر
رکھے ہوتے ہیں - اور لڈوؤں کے اوپر چاندی کے ورق لگوائے
جاتے ہیں - تین بوریاں یا گانٹھیں (پنڈیں) جو قریباً بیس سیر
کے ہوتی ہیں (جو کہ ایک کنک کی - دوسری چاول کی - تیسری
مونگ کی) - ایک گڑوا گھی کا - تیراں روڑی گڑ - ایک ٹوکرے
میں جس کو سالو (لال کپڑا) سے ڈھانک دینا چاہیئے - ایک پرات

میں گری چھوہارہ اور چار کھوپے۔ ایک پرات پھینیوں کی۔ ایک پرات گل بھیشت (مٹھائی کی ایک قسم ہے جو پنجاب میں خاص طور پر بنائی جاتی ہے)۔ ایک رکابی ہلدی۔ ایک رکابی نمک۔ ایک رکابی دال مونگ ایک رکابی میدہ اور ایک رکابی کھانڈ۔ ایک ٹوکری لڈو جس سے ور کا منہ چلایا جاتا ہے۔ اس ٹوکری کو لڑکے کے گھر نہیں بھیجنا چاہیئے۔ بلکہ منہ چلانے کے لیئے پاس ہی رکھنی چاہیئے۔ ایک گلاب پاشی جس میں گلاب بھر کر اپنے داماد سے ملنی کے وقت دونوں طرف سے چھڑکائی جاتی ہے (اس موقعہ پر یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ پراچین مریادا انوسار اوچت پرتیت ہوتا ہے کہ گلاب چھڑکنے والا داماد جن پر اس نے گلاب چھڑکنا ہو۔ یعنی کنیا یا ور کا بہنا اس کی ذات کا نہ ہو) سب سامان اٹھوانے کے لیئے مزدوروں کا بھی پہلے ہی بندوبست کیا جاتا ہے اگر چٹورہ ڈولی میں لیجانا ہو۔ تو ڈولی کا بندوبست بھی پہلے ہی کیا جاتا ہے۔ ڈھنگ ملنی کے لیئے عام سدا رشتہ داروں اور میل ملاقاتیوں میں دیا جاتا ہے۔

سب لوگوں کے آنے اور سواگت ہو جانے پر پروہت دوارا ودوانش کے برِدھ پُرش (وڈے) کو ڈھنگ دکھانے کے لیئے بلایا جاتا ہے۔ اور جب وہاں سے بڑا (وڈا) آوے تو اسے چٹورہ وہی اور لڈو وغیرہ دکھائے جاتے ہیں تاکہ کمی بیشی پہلے

ہی دیکھ لی جائے۔ جس سے بعد میں کوئی کچھ نہ کہہ سکے۔ وڈے کو نذرانہ کے طور پر ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔ وڈے کے جانے کے بعد سب سامان مزدوروں سے اٹھوا کر سب لوگوں کو ساتھ لیکر لڑکے والوں کے گھر لے جایا جاتا ہے۔ اور اُن کے گھر سب سامان رکھوا دیا جاتا ہے۔ مزدوروں کو مزدوری لڑکی والا دیتا ہے اور چھوڑنے والے کو مزدوری کا ایک روپیہ لڑکے والا دیتا ہے۔

جب لڑکی والے لڑکے والوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ تب سواگت کے لئے لڑکے والے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور سب لوگ گولاکار (دائرے میں) کھڑے ہو جاتے ہیں اور دونوں طرف سے گلاب کی چھڑکائی ہوتی ہے اور بھاٹ (بھٹ) سب کو رولی سے پگڑیوں پر ٹیکا لگا دیتا ہے۔ جس سے ہندو پن پرگٹ ہوتا ہے۔ پگڑیوں پر رولی اس لئے لگائی جاتی ہے کہ پگڑیاں زیادہ تر سفید ہوتی ہیں۔ اور اس شُبھ موقعہ پر رولی سے رنگینی کا اُدیش پرگٹ کیا جاتا ہے۔ پھر بھاٹ وُنش ستُتی (بَنش) کو بتادُ میں گاتا ہے۔ اس کے بعد لڑکی والوں کے پروہت جی انجلی (بُک) میں تین روپے رکھ کر سب کو دکھاتے ہوئے ور کے پروہت جی کو دے آتے ہیں اور پھر پانچ۔ سات۔ نو۔ گیارہ تیرہ۔ پندرہ اور سترہ روپے باری باری دے آتے ہیں۔

جن کی کُل میزان اُسّی روپیہ ہوتی ہے۔اس کے بعد ڈھائی روپے پوچھاں کے اور ایک روپیہ ڈوہے کا دیا جاتا ہے۔اس کے بعد زیور اور چاندی کا برتن دیا جاتا ہے۔اس کرم کو ڈھنگ کہتے ہیں۔

وَر کی دیکھنی اس کے بعد دیکھنی ہوتی ہے۔اس میں لڑکے والوں کے پروہت ور اور نفر (نوکر) کو ساتھ لاتے ہیں۔اور کنیا پتا ور کو شگن کے لڈو (جو لڈوؤں کی ٹوکری پہلے ہی لائی ہوئی ہوتی ہے) دے دیتا ہے۔مُنہ میں لڈو دیکر دیکھنی ادّھتات و شیش پریچئہ (خاص واقفیت) کرکے دو روپیہ نذرانہ کرتا ہے۔بعد میں سب رشتہ دار ور کی دیکھنی کرکے ایک ایک روپیہ نذرانہ دیتے ہیں۔کنیا پتا ور کے سر سے چار آنہ وارا پھیرا کرکے نفر کو دے دیتا ہے اور لڑکا اپنی طرف لوٹ آتا ہے۔اس کرم کو دیکھنی کہتے ہیں۔

مِلنی اس کے بعد مِلنی کی جاتی ہے۔اس میں سب سے پہلے کنیا پتا اور وَر پتا آپس میں مِلنی اس طرح کرتے ہیں۔کہ وَر پتا اور کنیا پتا ایک دُوسرے کو بڑے پریم پوروک نمر بھاو سے ملتے ہیں۔کنیا پتا ور پتا کو دو روپے نذرانہ دیتا ہے۔کنیا پتا وَر پتا کے سر سے اور وَر پتا کنیا پتا کے سر سے وارا پھیرا کرکے نائی کو دے دیتے ہیں۔اس کے بعد پتری ونش کے سب رشتہ داروں کی مِلنی (خاص واقفیت) ہوتی ہے اور سلامی (نذرانہ) کا ایک

ایک روپیہ دیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد نانکی ملنی ہوتی ہے ۔ ور کے ماتری ونش (نانکے) رشتہ داروں کو ایک ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔ بعدازاں کنیا پتا و رپتا کو سموہ لے (باقی رشتہ داروں کے) چار سے سات روپے تک حسب توفیق ہاتھ میں دیتا ہوا لوٹ آتا ہے ۔ اس سارے کرم کو ڈھنگ، یا ملنی کہا جاتا ہے ۔

ڈھنگوں کا ارتھ اور ڈھنگ وئے کیوں جاتے ہیں ؟

چار جاتی کھشتری منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے میں لکھے ہوئے آٹھ طرح کے وِواہوں میں سے سروتم برہم وِواہ کی مہماں کو سامنے رکھتے ہوئے ور کے رشتہ داروں کو برات کے روپ میں گھر بلا کر کھلانے کی بجائے اُن کے گھر ہی سب کھانے کی چیزیں (لڈو وغیرہ) ۔ کچا اناج (چاول ۔ مونگ وغیرہ) اور وہی بھیج دیتے ہیں ۔ کیونکہ برہم وِواہ میں صرف ور کو بلا کر کنیا دان کرنا لکھا ہے ۔ طوالت کی وجہ سے اس جگہ پرمان نہیں دیا گیا ۔ رسم گھوڑی میں اس کا مفصّل بیان کیا گیا ہے ۔ ڈھنگ شبد کے معنی ہیں طریقہ ۔ چونکہ یہ سب سامان با طریقہ لے جایا جاتا ہے اس لئے اس کرم کو ڈھنگ کہتے ہیں ۔ ملنی میں رشتہ داروں کا ملاپ ہوتا ہے اور دیکھنی میں ور کو اچھی طرح دیکھا جاتا ہے ۔ اس لئے ان کے نام درست ہیں ۔

چٹورہ دینا ۔ ڈھنگوں میں دئے ہوئے لڈوؤں کے ساتھ

کھانے کے لیئے دہی بھیجا جاتا ہے۔ کیونکہ بھارت ورش میں دُودھ دہی ایک خاص پدارتھ سمجھا گیا ہے۔ اس لیئے کھانے کے لیئے دہی کا بھیجنا بھی ضروری ہے۔ پہلے وقتوں میں چار جاتی کھشتری ڈہائی مٹیاں دہی کی دیتے تھے۔ اس کے بعد ڈہائی مٹیوں کی بجائے ایک چٹورہ ہی دیا جانے لگا۔ اور باقی ڈیڑھ مٹی کی بجائے چاندی کا کٹورہ یا گلاس دیا جاتا تھا۔ اب بڑھتے بڑھتے کٹورے کی جگہ کتنے ہی چاندی کے برتن دیئے جاتے ہیں اور پراچین مریادا بھنگ کر کے اس کو بڑھایا جا رہا ہے۔ جو کہ مناسب نہیں ہے۔

ڈھنگوں میں پروہت کے ذریعہ روپیہ اور زیور دینا

ڈھنگوں میں جو کچھ دیا جاتا ہے وہ پروہت کے ذریعہ ہی دیا جاتا ہے۔

اس کا کارن یہ ہے کہ ہندوؤں میں پروہت کا درجہ سب سے اُونچا مانا گیا ہے۔ پروہت کے ارتھ ہی یہ ہیں کہ یجمان کے ہت کے لیئے جو ہمیشہ آگے رہے۔ وہ پروہت ہوتا ہے۔ اگرچہ سمیہ کے پربھاو سے آج کل کئی ایک پروہت قابلیت نہیں رکھتے۔ تو بھی چار جاتی کھشتری چاہے پروہت کیسا بھی ہو۔ اُس کا مان کر کے آگے ہی جگہ دیتے ہیں۔ اور شاستر اور وید کی مریادا کو قائم رکھتے ہیں۔ پروہت کا کتنا اُونچا ستھان ہے۔ اس وشے میں پُرانوں اور سمرتیوں کے پرمان طوالت کی وجہ سے نہ دیکر اتھرووید

کے تیسرے کانڈ کے اُنیسویں سوکت کا جو پروہت کے وِشے میں ہے ایک منتر لکھا جاتا ہے جس میں پروہت یُدھ کے سمئے جاتی ہوئی فوج کا حوصلہ بڑھاتا ہوا آشیرباد میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ منتر

तीक्ष्णीयांसः परशोरग्नेस्तीक्ष्णतरा उत ।
इन्द्रस्य वज्रात् तीक्ष्णीयांसो येषामस्मि पुरोहितः॥

अथर्व ३।१९।४

ارتھ۔ کلہاڑے سے تیاکھشن تر۔ اگنی سے بھی تیاکھشن تر (پل بھر میں بھسم کر دینے والے) اِندر کے بجر سے بھی تیکھشن تر وُہ ہوں جن کا میں پروہت ہوں۔

پُچھول کے ڈھائی روپے

اس منتر سے سِدّھ ہوتا ہے کہ پروہت صرف سُکھ ساتھی ہی نہ تھے۔ بلکہ یُدھ وغیرہ کے سمئے میں بھی آگے ہو کر ہر ممکن سہایتا کیا کرتے تھے۔ جو سنکٹ میں ساتھ دیتا ہو اور ہر سمئے ہِت سوچتا ہو۔ بھلا سُکھ میں وُہ آگے کیوں نہ ہو۔ اِسی وجہ سے ہی تو سب سے پہلے "پُچھول" کے روپ میں پروہت کو ڈھائی روپے ولائے جاتے ہیں۔

سلامیوں کا تین وید سے شروع ہونا

ڈھنگوں میں جو بلی دی جاتی ہے

اُس میں کارن یہ ہے کہ سلامیاں تو پانچ روپے سے شروع ہوتی ہیں۔ کیونکہ پانچوں میں پرمیشور یہ کہاوت ہے۔ یہ تین روپے تو ایک روپیہ پتا۔ ایک پایا اور ایک پرپالے کا ہونا ہے۔ یہ تین روپے ڈھنگوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ملنی کے وقت جو پتا کو روپے دئے جاتے ہیں۔ وہ ملنی کی سلامی کے ہوتے ہیں۔

ور کی دیکھنی پہلے رسم پھیر پاتا ہیں لکھ دیا ہے کہ لڑکے کی دیکھنی استریاں کرتی ہیں۔ پرشوں نے تو ابھی تک لڑکے کو نہیں دیکھا۔ اس لئے پہلے پہل ملنے کے کارن بھینٹا میں سب لوگ روپے دیتے ہیں اور لڑکا بھی جان جاتا ہے۔ کہ کنیا کُل کے کون کون رشتہ دار ہیں۔ یہ ایک ملاقات کرنے کا طریقہ ہے۔ آج کل شگن کے موقعہ پر ور کو کنیا گھر میں بُلا کر لوگ شاستر اور مریادا کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

رسم سروڑھا

یہ رسم ڈھنگ ملنی ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل سامان ہوتا ہے:۔

(۱) بانس کا چھابا جو ٹِکّے کے موقعہ پر لڑکی والوں کے گھر سے آتا ہے۔ (۲) نو۔ گیارہ یا تیراں لڈو جو ڈھنگوں کے ساتھ

آئے تھے۔ (۳) ایک تول باز جو ٹیکے کے موقعہ پر آیا تھا۔ (۴) تھول بانہ
میں دہی جو ڈھنگوں کے موقعہ پر چھوہارے میں آیا تھا۔ (۵) ریشمی پھول
مالا جو ٹیکے کے موقعہ پر آئی تھی۔ (۶) ایک جٹ گری (۷) چودہ چھوہارے
(۸) دو پھینیاں (۹) گُل بھست (۱۰) لال علوان جو ڈھنگوں میں دہی
والے چھوہارے کے گلے میں پڑا ہوتا ہے۔

یہ سب سامان پروہت جی کسی نوکر یا نوکرانی سے اُٹھوا کر ورپکش
کی کچھ استریوں کو ساتھ لیکر اور چلتے وقت جل میل کرا کر لڑکی والوں کے
گھر جاتے ہیں۔ اور وہاں لڑکی والوں کی دہلیز کے دونوں طرف تیل
گروا کر گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اور کنیا کو گھٹنوں کے اندر ہاتھ
کرا اور پاؤں کے نیچے ایک پیسہ رکھ کر لکڑی کے آسن (پیڑھی) جس
میں لوہے کے کیل نہ لگے ہوں اور مولی بندھی ہو۔ پر بیٹھا کر جھولی میں
ایک جٹ۔ چودہ چھوہارے ڈال دیتے ہیں۔ اور پھر ایک لڈو دہی
پھینی۔ گُل بھست پتروں کے نام ہاتھ سے لگوا لیتے ہیں۔ بعد میں پھول
مالا کسی ورپکش کی استری کے ذریعے کنیا کے گلے میں پہنا دیتے ہیں۔
اور جھولی میں باقی بچے ہوئے لڈو۔ دہی پھینی۔ گُل بھست ڈال
دیتے ہیں۔ کنیا کی ماتا ورپکش کی کسی بڑی استری کے ہاتھ بھینٹ روپ
میں ور کی ماتا کو دو روپے بھیجدیتی ہے۔ ورپکش کی پانچ یا سات
استریاں کنیا کی جھولی میں پڑے ہوئے لڈوؤں اور دہی سے مُنہ
جُھٹلاتی ہیں اور وارا پھیرا کر کے نائی یا کسی نوکر کو دے دیتی ہیں۔ پھر

لڑکے والی اور لڑکی والی استریاں آپس میں ڈوہے دیتی ہوئی اپنے
گھر آجاتی ہیں۔ اس کرم کو سروڑھا کہا جاتا ہے۔

اس رسم کا نام سروڑھا کیوں ہوا۔ "سروڑھا" شبد کے ارتھ کی
طرف دھیان دینے سے کئی طرح کے ارتھ کھینچا تانی سے ہو سکتے ہیں
مگر مصنف کے وچار میں "سر + اوڑ" سے بگڑ کر "سروڑا" شبد پرگٹ
ہوا پرتیت ہوتا ہے جو حقیقت میں ملتا جلتا ہے۔ "سر + اوڑ" کا ارتھ
سر پر اوڑھنے کا کپڑا ہوتا ہے اور یہ پہلے وقتوں میں واکدان ودھی
کے مطابق ور پتا کنیا کو سوگندھی وغیرہ منگل وستوؤں شبھ کپڑوں اور
زیور وغیرہ سے پوجن کر کے سارتھک کرتا تھا۔ آج کل واکدان کے
موقعہ پر کپڑے وغیرہ نہ دیکر وہی پوجن ور پتا رسم سروڑھا میں کر کے
شاستر ودھی کو پورن کرتا ہے۔ پارسکر گرہیہ سوتر کے پدارتھ کرم میں
لکھا ہے کہ کنیا پتا ور کے پتا کو کنیا دینے کا بچن دیکر "واچا دتا میا
کنیا" وغیرہ منتر کو پڑھے اور ور پتا "واچا دتا تو یا کنیا پتر آرتھنگ سویکرتا
میا" وغیرہ منتر کو پڑھ کر کنیا کا پوجن کرے۔ ور پوجن کے وشے میں نہ
لکھ کر کنیا پوجن کے وشے میں لکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ

ततो वर पित्रादिगन्धाक्षत शुभवस्त्रादि युग्म भूषण ताम्बूलपुष्पादिभिः कन्यां यथाचारं पूजयेत ततो ब्राह्मणा आशीर्मन्त्रान्पठेयुः।

ارتھ۔ ور کا پتا سوگندھی شبھ وستر۔ زیور۔ پان اور پشپ

وغیرہ سے کنیا کا پُوجن کرے اور براہمن آشیرباد کے منتر پڑھے۔
وَر کا پُوجن "واک دان" کے مُوقعہ پر اور "وَرن" کے موقعہ پر ہو چُکا ہے۔ مگر کنیا کا پُوجن جو وَر پِتا دوارا ہونا تھا۔ ابھی تک نہیں ہُوا۔ اُس کو چار جاتی کھشتری "رسم سروڑھا" کہتے ہیں۔ دُوسری جاتیاں تو واک دان کے وقت ہی کنیا کو ایک طلائی چُنّی (اوڑھنے کا کپڑا) بھیج دیتے ہیں۔ مگر چار جاتی کھشتری اور براہمن وَر گھر کی کوئی چیز لینا اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے واک دان کے موقعہ پر بھی کچھ نہ لیکر شاستر ودھی کو پُورن کرنے کے لئے کپڑے کی جگہ حلوان اور ریشمی پھُول مالا جو کنیا پِتا کی طرف سے گئی ہوتی ہے اُسی سے کنیا پُوجن کرا لیتے ہیں۔ جیسے سر کا کپڑا سر سے ہوتا ہُوا کندھوں پر اوڑھا جاتا ہے۔ اُسی طرح پھُول مالا بھی سر سے ہوتی ہُوئی کندھوں پر دھارن کی جاتی ہے اور حلوان جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس لئے کپڑے کا کام حلوان اور ریشمی پھُول مالا سے ہی لیا جاتا ہے۔
دُوسرے پھُول مالا پہلے وَر کے گلے میں پہنا کر پھر کنیا کے گلے میں پڑنا آپس میں ورن بھی پرگٹ کرتا ہے۔ جیسے کنیا پِتا نے کنیا کے بھائی دوارا "ورن" کیا تھا۔ ویسے ہی اِستریوں دوارا وَر پِتا اور وَر نے کنیا کا مان کر اور پھُول مالا دوارا ورن کر کے کنیا کا سویکار کرنے کا پرمان دیا ہے۔ وَر اپنے گلے کی مالا اس لئے بھیجتا ہے۔ کہ "وراہ پُوران" میں لکھا ہے کہ بھگوان وشنو نے اپنے گلے کی

مالا لکشمی کو پہنائی تھی - اس کی یاد میں ہی آج تک کھشتری براہمن ورکے گلے کی مالا کنیا کے گلے میں ڈالتے آئے ہیں - جیسا منتر

विष्णुर्मालां स्वकण्ठस्थां हस्तेनादाय सस्मितः।
कमलायाः स्कन्धदेशे मुमोच सुमनाश्रिताम् ॥

ارتھ - ہنستے ہوئے وشنو بھگوان نے اپنے گلے کی مالا ہاتھوں میں لیکر لکشمی کے کندھوں پر ڈالی -

اوپر کے پرمانوں سے سِدّھ ہوتا ہے کہ کنیا کا پوجن کپڑے کی جگہ حلوان اور ریشمی پھول مالا سے بھی کیا جاتا ہے - کیونکہ ریشمی پھول مالا ہی سے گیان ہوتا ہے کہ پھول مالا تو پُشپوں کی مالا ہوتی ہے - یہاں ریشم کی مالا سے کپڑے کا کام لینا ہے - اس لئے ریشم جس سے کپڑا بنایا جا سکتا ہے اُسی سے مالا بنائی گئی ہے اس مالا سے دو کام لئے جاتے ہیں - ایک پھول مالا کا - دوسرے کپڑے کا - اس لئے اس کو ریشمی پھول مالا بولا جاتا ہے -

اگرچہ چار جاتی کھشتری وستر نہیں لیتے اور وستر (کپڑے) کی جگہ ریشمی پھول مالا سے ہی کام چلا لیتے ہیں - تو بھی اُنہوں نے اس رسم کا نام "سر اوڑھا" (سر اوڑھنے کا وستر) رکھ کر اپنی جاتی کی مہماں اور شاستریہ برہم ووّاہ کی مریادا قائم رکھی ہے - اور وستر کی جگہ ریشمی پھول مالا کا گیان ہمیشہ یاد رکھنے کے لئے بڑوں نے

اس رسم کا نام سروڑا رکھا ہے۔

سروڑے میں لڈو اور دہی وغیرہ کا دینا

سروڑے میں لڈو اور دہی وغیرہ جو لائے

جاتے ہیں۔ اُن کے دو مطلب ہوتے ہیں (۱) کنیا کے پتا نے جو ڈھنگوں میں کھانے کی چیزیں ور کے گھر بھیجی تھیں اُن کو کنیا کے کھلانے کے لیے شگن رُوپ میں ور پتا بھی کنیا کو بھیجتا ہے۔ جیسے دُوسری برادریوں میں برات کے کھانے کے پہلے ور پتا کنیا کو ایک تھال میں کھانے کی چیزیں چھوہارے۔ جُٹ اور روپے ایک لال رومال سے ڈھانک کر بھیج دیتا ہے۔ اُسی طرح کھانے والی چیزوں میں سے ور پتا کنیا کو سب پدارتھ بھیج دیتا ہے۔ (۲) ور کی دیکھنی ڈھنگوں میں منشیوں دوارا کنیا پکش کی طرف سے ہو چکی اب ور پکش کی طرف سے استریوں دوارا کنیا کی دیکھنی لڈوؤں سے مُنہ چلا کر ہو جاتی ہے۔ دیکھنی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کنیا پکش کے لوگ ور کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ شاستریہ آگیا انوسار ور میں جو گُن ہونے چاہئیں۔ سب ہیں یا نہیں۔ اسی طرح ور پکش کی استریاں بھی کنیا کو دیکھ لیتی ہیں۔ دُوسرے وواہ سے پہلے دیکھنے کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ کوئی دُشٹ منشیہ وِواہ کے موقعہ پر ور یا کنیا کا پریورتن تو نہیں کر لیتا۔ جس کو وِواہ کے وقت استری پُرش کنیا اور ور کو پہچان لیں کہ وہی ہے نہ جن کو ہم نے پہلے دیکھ کر یوگیہ سمجھا تھا۔

اس لئے سروڑے کی دیکھشنی بھی بہت ضروری رسم سدھ ہوتی ہے

جُٹ چھوہاروں کا جھولی میں ڈالنا

کنیا کی جھولی میں ایک جُٹ اور چودہ چھوہارے اس لئے ڈالے جاتے ہیں کہ شاستروں میں ناریل اور اُس کے اندر کا پھل یعنی جُٹ اور چھوہارے وِواہ میں شُبھ مانے ہیں جیساکہ بھرگو جی نے کہا ہے :- منتر

नालिकेरफलं चैव तदन्तर भक्ष्यमप्युत ।
खर्जूरादि फलं राजन् विवाहे मंगल प्रदम् ।

ارتھ - نال کیر یعنی ناریل - اُس کے اندر کی کھانے والی گری اور کھجور پھل وِواہ میں منگل دینے والے ہوتے ہیں -
دُوسرے اِستری کی جھولی میں ڈالنے کا یہ بھی مطلب پرگٹ ہوتا ہے کہ پروہت جی جب ان کو جھولی میں ڈالتے ہیں - تب اس کے ساتھ آشیرباد بھی دیتے ہیں کہ تو پھل وتی ہو - جیسے ایک درخت کے انیک پھل ہوتے ہیں - اُسی طرح اُن پھلوں کی طرح ایک سے انیک ہو یعنی پُتروتی ہو - ناریل اور جُٹ کا وِشش پریوگ اس لئے بھی ہے کہ اس کے اُوپر کے چھلکے میں تین آنکھ جیسے تین چھید بنے ہوتے ہیں - اس لئے اس پھل کو سنسکرت میں ترنیمبک بھی کہا ہے اور ترمبیک بھگوان شنکر کا بھی نام ہے -

اس لیئے اس پھل سے پرماتما کا بھی بودھ ہوتا ہے اور اس کے تین گنوں کا بھی۔ یہ پھل ہر موسم میں مل بھی سکتا ہے۔ اس لیئے اس پھل کو وشیش رُوپ سے وِواہ وغیرہ میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ان پھلوں کے ویدک گرنتھوں میں خاص گُن بیان کیئے گئے ہیں۔ جو استریوں کے لیئے خاص طور پر مفید ہیں۔ چودہ کی گنتی اس لیئے ہوتی ہے کہ سات چھوہارے کنیا کے اور سات ور کے ہوتے ہیں۔ اور سات کی گنتی پرکرتی میں خاص گُن رکھتی ہے۔ جس کا ویدوں میں بھی مہتو ورنت ہے۔ جیسا کہ رِگ وید منڈل آٹھ۔ سوکت اٹھائیس۔ منتر پانچ میں اِندر کے انش رُوپ سات مرُت دیوتاؤں کے سات پرکار کے آیودھ۔ آبھرن اور دیپتیوں کا ورنن ہے۔ اسی طرح رِگ وید منڈل ۹۔ سوکت ۶۶۔ منتر ۶ میں اور منڈل سوکت ۴ ۱۶ اور منتر ۳ میں سات ندیوں اور سُورج کے سات گھوڑوں اور سات رِشیوں کا ورنن ہے۔ اس مہتو کے کارن آج تک رِشی سنتان سات کی گنتی کو خاص مان دیتی آئی ہے۔

رسم چھننیاں

یہ رسم وِواہ سے ایک دن پہلے رات کے وقت استریوں دوارا کی جاتی ہے۔ کنیا پکش کی استریاں ایک نئی بیاہی ہوئی کنیا اور اُس کے پتی کا گرنتھی بندھن (گانٹھ چتراوا) کر کے ایک تھالی میں آٹے کا چار مُکھیا دیپک تیل سے جلا کر اور اُس پر ایک چھلنی (چھاننی) پیتل کی اُوندھی کالوں یا لکڑیوں کے سہارے رکھ کر کسی نوکر یا نوکرانی کے ہاتھ اُٹھوا کر لڑکے والوں کے گھر جاتی ہیں۔ وہاں دونوں طرف کی استریاں گیت گاتی ہوئی ڈوہے دیتی ہیں۔ پھر لڑکے کے گھر کی پردکھنا کر کے واپس آتی ہوئی کسی درزی کو کنیا کے لیئے وِواہ کے وقت پہننے کے شُدھ کپڑے (چلّی چولا) سینے کے لیئے دے آتی ہیں۔ جو دُوسرے دن سِلا کر لے آتی ہیں۔ آجکل چلّی چولا کی جگہ لال ساڑھی اور قمیض سے ہی کام چلا لیا جاتا ہے۔ پھر اپنے گھر آ کر چھننیاں بھرنے والے پتی پتنی (جن کا گانٹھ چتراوا کیا تھا) کا شگن کے لیئے مُنہ میٹھا کراتی ہیں۔ چھننیاں بھرنے والے لڑکے اور لڑکی کو روٹی کی جگہ تیراں یا پندراں بڑی پُوریاں

پہلے ہی دے دی جاتی ہیں۔ اُن کے لینے پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے چھننیاں بھرنا منظور کر لیا ہے۔ دُوسرے اُن کا سنکار بھی ہو جاتا ہے۔

چھننیاں نام کا بیان

اس رسم کا نام چھلنیاں سے بگڑ کر چھننیاں ہوا ہے۔ جس کا ارتھ چھلنی والی رسم ہوتا ہے۔ آرتی اُتارنے کے لئے تھالی میں دیپک جلا کر لے جایا جاتا ہے دیپک ہوا سے بجھ نہ جائے۔ اس لئے اُوپر چھلنی رکھ دی جاتی ہے۔ چونکہ اس رسم میں خاص طور پر چھلنی ہی نظر آتی ہے اس لئے اس کا نام چھننیاں کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں اس رسم میں دو کام مکھ ہوتے ہیں۔ ایک ور کی آرتی اُتارنا۔ دُوسرے وَر کی پردکھنا کرنا۔ سمیہ کے پربھاؤ سے آج کل ور کی آرتی تو اُتاری نہیں جاتی۔ صرف اُس چار مکھیا دیپک کو لڑکے والوں کے گھر تک لے جا کر واپس لایا جاتا ہے۔ اور ور کی پردکھنا کی جگہ لڑکے کے گھر کی ہی پردکھنا کر لی جاتی ہے۔

وَر کی آرتی اور پردکھنا کا بیان

شاستروں میں آرتی اور پردکھنا کرنے کا وشیش پھل لکھا ہے "کھوڈشوپچار پوجن" میں آرتی اُتارنا بھی ایک انگ ہے۔ جو دیوتا اور چھ پوجیہ پُرشوں کے پُوجن کے وقت کیا جاتا ہے پارسکر گرہیہ سُوتر میں لکھا ہے:- منتر

षडर्घ्यार्हा भवन्ति—१ आचार्यः । २ ऋत्विक् ।
३ वैवाह्यः । ४ राजा । ५ प्रियः । ६ स्नातकः

ارتھ - چھ پوجنیہ ہوتے ہیں :-(۱) آچاریہ (اوپنین کرا کر وید پڑھانے والا) -(۲) رتوک یعنی شروت سمارت کرم میں ورن کیا ہوا -(۳) ور (۴) راجہ (۵) متر (۶) سناتک

ان میں ور کی بھی گنتی ہے - اس لئے ور بھی پوجنیہ ہے - وشیش پوجن تو وواہ کے موقعہ پر ہوتا ہے - اس موقعہ پر آرتی ہی اُتاری جاتی ہے -

آرتی اُتارنے کے وشہ میں اتھرو وید میں لکھا ہے - منتر

ऊर्जे त्वा बलाय त्वौजसे सहसे त्वा ।
अभिभूयाय त्वाराष्ट्रभृत्यायपर्यूहामि शतशारदाय

अथर्व० का० १६-३७-३

ارتھ - رس کے لئے - بل کے لئے - اوج کیلئے - ساہس کے لئے - دباؤ کے لئے - راشٹر کی پشٹی کے لئے - سو برس جینے کے لئے - ہے جوتی روپ اگنی دیو تمہیں میں چاروں طرف سے اُٹھاتا ہوں - اور بھی - منتر

समास्त्वाग्न ऋतवो वर्धयन्तु
संवत्सरा ऋषयो यानि सत्या ।
सं दिव्येन दीदिहि रोचनेन

विश्वा आ भाहि प्रदिशश्चतस्त्रः ॥

अथर्व० वे० २-६-१.

ارتھ - ہے اگنے آپ - اُتراین اور دکشناین رتویں - سنّوت سر اور جو ستیہ وُہ تجھے بڑھائیں - تو دیبہ چمک کے ساتھ چمک اور چاروں طرفوں کو چمکا دے -

ان منتروں سے سدھ ہوتا ہے کہ جوتی رُوپ اگنی کو اُٹھا کر تیج لینے سے یا دینے سے بل وغیرہ پراپت ہوتے ہیں اور دیبہ چمک سے چاروں طرفیں چمک جاتی ہیں - جوتی کیا ہے؟ جس سے آرتی کی جاتی ہے - اس کے وشے میں یجُروید کے تیسرے ادھیائے منتر نو میں لکھا ہے کہ جو جوتی ہے وہ اگنی دیوتا ہے - سُورج اور ورچ یعنی تیج ہے - جیسا کہ منتر

अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा । सूर्योज्योतिर्ज्योतिः सूर्यः स्वाहा । अग्निर्वर्चोज्योतिर्वर्चः स्वाहा । सूर्यो वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा: ज्योतिः सूर्यः सूर्योज्योतिः स्वाहा ॥

وگیان (سائنس) کے آدھار پر بھی سدھ ہوتا ہے - کہ جو منش کے مکھ کے چاروں طرف پردیش ارتھات چمک یا کرنوں کا گھیرا جو اوتاروں یا مہاتماؤں کے چتروں میں مکھ کے چاروں طرف روشنی یا کرنوں کا بنا ہوتا ہے وہ ست، رج، تم تین گنوں کے

پربھاؤ سے گھرا رہتا ہے۔ جو کہ ستو، گن پردھان اوستھا میں منش شانتی سروپ نظر آتا ہے۔ رجو پردھان میں کرودھی سروپ نظر آتا ہے اور تموگن پردھان اوستھا میں منش بھیانک نظر آتا ہے۔ وہ پردیش آرتی اُتارنے سے ستوگنی ہوتا ہے اور اُس کے رج تتھا تم گن کا وناش ہوتا ہے۔ اگر پردیش دُھوپ بجلی جو آکاش میں ملکھ کے چاروں طرف گھیرا بنائے رکھتی ہے۔ ستو یہ گن پردھان ہو تو من ساتوک ہوتا ہے۔ راجس یا تامس ہونے پر من بھی راجس اور تامس ہو جاتا ہے۔ جو آتما کو شانتی دینے والا نہیں ہوتا۔ اس اوستھا میں من ستھر نہیں رہتا۔ اور استھر ہونے پر بندھن کا کارن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ شاستروں میں کہا ہے کہ

मनरेव मनुष्याणां कारणं बंध मोक्षयोः ।

منشوں کا من ہی بندھن اور موکش کا کارن ہے۔ اسلئے من ساتوک کرنے کے لیئے آرتی اُتارنا ضروری ہے۔ پہلے زمانہ میں راجاؤں اور مہا پُرشوں کی آرتی اُتاری جاتی تھی۔ جس کا ورنن پورانوں میں خاص کر آتا ہے۔ دیوتاؤں کی آرتی اُتارنے سے اُس مورتی میں سے راجس اور تامس گنوں کو نکال کر ساتوک گن پردھان کیا جاتا ہے۔ جن مورتیوں میں راجس تتھا تامس گن پردھان ہوتا ہے۔ اُن میں سادھک (پوجا کرنے والے) کا من ہی نہیں لگتا اور من کے نہ لگنے سے ابھشٹ پھل نہیں ملتا۔ اُلٹا

بڑا پھل ملنے کی اُمید رہتی ہے۔ ستوگن پر وہاں مُورتیوں میں من
جلدی ستھر ہو جاتا ہے اور جلدی ہی پھل دیتی ہیں۔ اس لئے
مُورتیوں کی بھی آرتی اُتاری جاتی ہے۔

آرتی گھی۔ تیل۔ مُشک کافور وغیرہ سے اُتاری جاتی ہے۔
تیل سے اُتارنا مدھم ہے۔ دُوسرے پردکھنا کے وِشے میں جو مکان
کی پردکھنا کی جاتی ہے وُہ حقیقت میں ور کی پردکھنا کرنا ہے۔
کیونکہ اتھروید میں پردکھنا کے وِشے میں لکھا ہے کہ

यथेमे द्यावापृथिवी सद्यः पर्यैतिसूर्यः ।
एवापर्यैमि ते मनो यथा मां,
कामिन्यसो यथा मन्नापगा असः ।

अथर्व० ६ । ८ । ३ ।

ارتھ۔ جیسے سُورج جھٹ آکاش خلا اور پرتھوی کے
چاروں طرف گھُوم جاتا ہے۔ اس طرح میں بھی تیرے من کے
چاروں طرف گھوم جاؤں۔ جس سے تُو مُجھ سے کبھی الگ نہ ہو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ور کے من کو کنیا کے من
میں لگانے کے لئے پردکھشنا کرنا ایک مُکھ ودھی ہے اور جس
سے آپس میں پریم بڑھ کر اٹوٹ سمبندھ پیدا ہو جائے۔ اس
لئے پردکھشنا کی جاتی ہے۔ کنیا کے پرتی ندھی رُوپ میں نئے
بیاہے لڑکا لڑکی ور کی پردکھشنا کر لیتے ہیں۔ دُوسرے پُوجن

ہیں پردکھشنا کرنا ایک انگ ہے۔

جب دیوتاؤں کا پُوجن کیا جاتا ہے۔ تب پردکھشنا بھی کی جاتی ہے۔ مندروں میں مورتی کے باہر پردکھشنا بھی اسی لئے بنی ہوتی ہے۔ شاستروں کے مطابق پردکھشنا کرنے سے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے۔

यानि कानि च पापानि जन्मान्तरकृतानि च ।
तानि तानि विनश्यन्ति प्रदक्षिणा पदे पदे ॥

ارتھ:- جنم جنمانتروں میں کئے ہوئے پاپ پردکھشنا کرنے سے قدم قدم پر ناش ہو جاتے ہیں۔

بھرم سے یہ وچار اپنے دل میں نہیں لانا چاہئے۔ کہ دیوتاؤں کی پردکھشنا کرنے سے تو ٹھیک پاپ دُور ہو جاتے ہیں مگر مُنش کی پردکھشنا کرنے سے پاپ کیسے دُور ہو سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ور کو وشنو رُوپ مان کر اُس کی پوجا۔ آرتی اور پردکھشنا کی جاتی ہے۔ اس لئے کوئی دوش نہیں رہتا اور پردکھشنا کرنا وشیش پھلدائک ہو جاتا ہے۔

شاستروں میں لکھا ہے کہ ور وشنو سمان ہوتا ہے جیسا کہ

दाताऽहं वरुणा कन्या द्रव्यमादित्यदैवतम् ।
विप्रोऽसौ विष्णुरूपेण प्रतिगृह्णात्वयं विधिः ॥

ارتھ:۔ داتا (یجمان) ورن کے سمان ہے۔ کنیا آدتیہ کے سمان ہے۔ براہمن وِشنو کے سمان ہے۔ دان دینے لینے میں یہ ودھی ہے۔ براہمن کے علاوہ ور رودر کے سمان ہوتا ہے۔

مکان کی پردکھشنا کرنا ایسے پرچلت ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ سمیّہ کے پربھاؤ سے ور پردکھشنا کرانے کے لئے شرم کرتا ہو۔ اور استریوں میں نہ آتا ہو۔ یا اُس سمیّہ گھر پر نہ ہو۔ تب استریاں اُس کے گھر کی ہی پردکھشنا کر لیتی ہوں گی۔ اور کچھ سمیّہ کے بعد استریوں اور پُرشوں کو ور کی پردکھشنا کرنا ہی بھُول گیا ہوگا۔ اور اسی کو ہی ودھی مان کر ور کے گھر کی ہی پردکھشنا کرنا ودھی سمجھا گیا ہوگا۔ جیسا کہ آج کل شہروں میں کیا جاتا ہے۔ گاؤں میں اور پُورب پرانت میں اب بھی آرتی اور پردکھشنا استریوں دوارا گھوڑی آنے پر کی جاتی ہے۔ آرتی کرنا بھی اسی لئے بھُول گیا ہوگا پرتیت ہوتا ہے۔ حقیقت میں آرتی کرنا اور پردکھشنا کرنا ویدانکول اور شاستر انکول ہی ہے:۔

رسم پیڑھی پُوجا

یہ رسم وواہ کے دن یا ایک دن پہلے جس دن شانتی (سینت) کرنی ہوتی ہے۔ اُسی دن سُورج چڑھنے سے پیشتر کنیا ہی کرتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل سامان رات کو ہی تیار رکھنا چاہیئے:۔

ایک پیڑھی - ایک چٹائی - ایک چھاج - ایک مدھانی - ایک موسل - ایک اوکھلی - ایک ہل پنجالی (جو لکڑی کے چھوٹے چھوٹے بنے ہوتے ہیں) - ایک کھوپا - سات چھوہارے اور پوجا کی سامگری (رولا - پھول - چاول - دھوپ - جوت - گڑ - مولی اور آٹا)

پراتا کال پروہت جی کنیا کو ساتھ لیکر جو رستہ میں گفتنی وغیرہ اگرہوں کا پوجن کرا کر اور پیڑھی وغیرہ چیزوں کی پرتشٹا کرا کر مولی باندھ دیتے ہیں - گوری پوجن کے بعد گوری دیوی کے نمت ایک کھوپا سات چھوہارے اور دکشنا سنکلپ کرا دیتے ہیں - اس کے بعد گھر آ کر جہاں چھنیاں رکھنی ہوں وہاں چٹائی بچھا کر ایک کونے میں سب سامان پیڑھی کے اوپر چھاج میں رکھ دیا جاتا ہے - بس اسی کا نام پیڑھی پوجا ہے -

کئی لوگ اس رسم کو بالکل بے معنی اور پوپ لیلا ہی سمجھتے ہیں مگر یہ اُن کی بھول ہے - کیونکہ ویدوں اور پورانوں میں اس کرم کے کرنے کی آگیا ہے - اگرچہ ویدک کال کے بہت پراچین ہونے کے کارن کچھ فرق ضرور ہو گیا ہے تو بھی اتھرو وید میں اس کا مول ملتا ہے - جیسا کہ آگے دکھایا جائیگا -

پیڑھی پوجا اصل میں پیڑھی پوجا نہیں بلکہ گوری پوجا ہے - جو کہ رات کے پچھلے حصہ میں کرنے سے ابھشٹ سدھی (دل کی خواہش) اور سوبھاگیہ دیتا ہے "گوری دیوی" کل دیویوں میں پردھان دیوی ہے

اور سب کرموں میں اس کا پوجن ہوتا ہے - وہ دیویاں یہ ہیں :-
۱- گوری - ۲- پدما - ۳- شچی - ۴- میدھا - ۵- ساوتری
۶- وجیا - ۷- جیا - ۸- دیوسینا - ۹- سودہا - ۱۰- سواہا - ۱۱- ماتره
۱۲- لوک ماتره - ۱۳- دھرتی - ۱۴- پشٹی - ۱۵- تشٹی - ۱۶- آتم کل دیوتا - ان میں گوری کا پوجن پردھان ہے - ماترکاؤں (ماتاؤں) کے پوجن کے بارے میں اور ان سے کلیان کی کامنا کرنے کی اچھا کے بارے میں اتھروید میں لکھا ہے - منتر - اتھروید ۱۹-۴۰-۳

मा नो मेधां मा नो दीक्षां मा नो हिंसिष्टं यत् तपः।
शिवा नः शं सन्त्वायुषे शिवा भवन्तु मातरः॥

अथर्व० १६।४०।३

ترجمہ :- تم مت ہانی پہنچاؤ ہماری بدھی کو مت ہماری دیکشا کو مت ہمارے تپ کو - وہ ہماری آیو (عمر) کے لئے کلیان دائک ہوں ماتائیں ہمارے لئے کلیان کاری ہوں -

سادھارن روپ سے تو سبھی ماتاؤں کا پوجن ہوتا ہے مگر خاص پھل کی اچھا ہونے پر اسی ماتا کا پوجن خاص طور پر کیا جاتا ہے جو اس پھل کو دینے والی ہو - چونکہ کنیا کو سوبھاگیہ اور پتی کے گھر میں مان پانے کی خواہش ہوتی ہے - اس لئے گوری دیوی کا جو کہ اس کامنا کو پورن کرتی ہے - اس ہی کا پوجن کیا جاتا ہے - استریوں کے لئے گوری دیوی کا پوجن کرنا پورانوں میں خاص طور پر پایا جاتا ہے

نارد پوران اور سکند پوران میں لکھا ہے کہ سنتان کی اور سہاگ کی
کامنا کرنے والی استری ہمیشہ گوری پوجن کر کے مندرجہ ذیل پرارتھنا
کرے۔ منتر

गन्धपुष्पाक्षतैर्गौरीं पूजयामास मन्त्रतः ।
नमः शिवायै शर्वाण्यै सौभाग्यं सन्तति शुभाम् ॥
गौरि देवि समागच्छ प्रार्थयेऽहं जगन्मये ।
इमां मया कृतां पूजां गृहाण सुरसत्तमे ॥

ترجمہ۔ ہے گوری! دھوپ وغیرہ خوشبو۔ پھول اور چاولوں
سے میں تیرا پوجن کرتی ہوں۔ تو مجھے سہاگ اور سنتان دے۔ ہے
جگت مورتی! ہے گوری دیوی! میں پرارتھنا کرتی ہوں۔ یہاں آؤ
اور میری پوجا کو گرہن کرو اور مجھے سوبھاگیہ دان دو۔ مارکنڈے
پوران میں گوری کو آٹھویں مہاگوری کے نام سے لکھا ہے۔

"महागौरीति चाष्टमम्" ।

گوری دیوی کا پوجن اور ستتی کرنے سے سب منگل کام سدھ
ہوتے ہیں۔ جیسا کہ منتر

सर्व मङ्गल माङ्गल्ये ! शिवे ! सर्वार्थ साधिके ! ।
शरण्ये ! त्र्यम्बिके ! गौरि ! नारायणि ! नमोस्तुते ॥

ترجمہ:۔ تم سب منگلوں کی مول ہو۔ تم کلیان روپ ہو۔
تم سب پرکار کی سدھی دینے میں سمرتھ ہو۔ ہے شرناگت کی

رکھشا کرنے والی! ہے تین نیتروں والی گوری نارائنی ۔ آپ کو پرنام ہو"۔

شری رام چندر جی کی سیتا جی کے ساتھ پہلی ملاقات گوری جی کے مندر میں ہی ہوئی تھی ۔ بھاگوت پوران میں لکھا ہے ۔ کہ رکمنی وواہ کے وقت شری کرشن بھگوان نے رکمنی کو گوری دیوی کے مندر میں پوجن کرتے ہوئے گرہن کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تریتا اور دواپر یگوں میں بھی گوری پوجن کیا جاتا تھا۔ وواہ سے پہلے کنیا کو گوری پوجن ضرور کرنا چاہیئے ۔ دواہ پدھتی میں سپت پدی کے موقعہ پر پانچواں قدم چلنے پر کنیا گوری پوجن کے بارہ میں کہتی ہے کہ :-

सखीपरिवृता नित्यं गौर्याराधन तत्परा ।
त्वयिभक्ता भविष्यामि पञ्चमे कन्यका ब्रवीत् ॥

ترجمہ ۔ ہر روز سہیلیوں کے ساتھ گوری دیوی کی ستتی اور پوجا کروں گی اور آپ کی بھگت رہوں گی ۔ پانچویں قدم پر کنیا کہتی ہے ۔

چوراہے میں پوجن کرنا

تنتر شاستروں میں انیک کرم چوراہے میں کرنے لکھے ہیں ۔ خاص کر بلی کرم تو چوراہے میں ہی کیا جاتا ہے (رات کے آخری حصہ میں گوری پوجن اور بلی کرم کرنا چاہیئے) ۔ منتر مہوددی میں لکھا ہے

کرمنتر

गृह्णयुग्मं शिवा स्वाहा बलिमन्त्रोऽयमीरितः ।
दद्यान्नित्यं बलिं तेन अन्त्यरात्रे चतुष्पथे ॥

ترجمہ :- "شِوا یعنی گوری کی بلی منتروں دوارا ہمیشہ رات کے آخری حصہ میں چوراہے میں جاکر دیوے"۔

اس لیے کنیا سوبھاگیہ کی کامنا کرتی ہوئی رات کے آخری حصہ میں چوراہے میں جاکر گوری کا پوجن کرکے بلی روپ میں ایک کھوپا سات چھوہارے اور گوری دیوی کے نمت وکشتا سنکلپ کرکے دیتی ہے۔ اتھروید میں بھی چوراہے میں کرم کرنا لکھا ہے۔ جس کے کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ اتھروید ۶-۲۶-۲

यो नः पाप्मन् न जहासि तमुत्वा जहिमो वयम् ।
पथामनु व्यावर्तनेन्यं पाप्मानु पद्यताम् ॥

ترجمہ :- "ہے پاپ اگر تو ہمیں نہیں چھوڑتا تو ہم تجھ کو راستہ کے الگ الگ ہونیوالی جگہ (چوراہے) میں چھوڑتے ہیں کہ پاپ کسی دوسرے کے پیچھے جائیں"۔

اس رسم کا نام پیڑھی پوجا کیسے ہوا

چونکہ سادھارن لوگوں کو گوری پوجن ظاہراطور پر دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ وہ پیڑھی پوجا ہی ہوتی دیکھتے ہیں۔ اس لیے اس گوری پوجن کو پیڑھی پوجن ہی سمجھتے اور کہتے ہیں اور اسی کارن اس کا

نام پڑھی پوجا پڑ گیا ہے۔ دراصل یہ گوری پوجن ہے۔ پوجا
میں پوجن کے دن گوریوں (سوبھاگیہ وتی براہمنیوں) کو بھوجن
کرایا جاتا ہے اور اُن کو بستر و دکشنا دی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب
میں آج کل یہ رسم نہیں کی جاتی۔

کوتکاگار یعنی چھننیوں کا ستھان کیسا ہو؟

گوری پوجن کرکے گھر آکر جنوب مغرب
کے کونے میں شمال کی طرف منہ کرکے
چھننیوں کا ستھان بنانا چاہیے۔
پراشر جی نے اس سمبندھ میں اس طرح لکھا ہے۔ منتر

यज्ञोत्सवविवाहेषु विधायादौ च मण्डपम् ।
धर्मदिक्-पश्चिमे भागे कौतुकागारमुत्तमम् ॥
लेपितं शुद्धमृदया शुद्धये च सुशोभनम् ।
अधिष्ठितं सुकुम्भेन निश्छिद्रेण दृढेन च ।
चतुराननदीपेनाधिष्ठितेन सुशोभिना ।
घृतेन तिलतैलेन ज्वलता वा दिवानिशम् ॥
विधातृ-प्रतिमां तत्र कन्या प्रयतमानसा ।
ब्रह्मचर्यव्रतवती स्नाता चैकाग्र मानसा ॥
एकवस्त्रा च स्वमनः संयम्यालीसमन्विता ।
ध्यायेच्चतुर्मुखीमष्टभुजां च कमलासने ।

तिष्ठन्तीं कर्मफलदां समर्थां योग सेविताम् ॥
रूप-यौवन-सौभाग्य-लब्धये यशसे तथा ।
गृहाधिपत्यसिद्ध्यर्थं वश्याय गृहपुष्टये ॥
सर्वविघ्नविनाशाय "विवाहे मङ्गलाय च" ।
पितुश्च श्वशुरस्यापि यशसे चार्थ सिद्धये ॥
विवाहकौतुकं हस्ते बिभ्रती कन्यकावृता ।
कौतुकागार मध्यासेदित्याद्याथर्वणी श्रुतिः ॥

بھاوارتھ (مطلب) - یگیہ - اُتسو - وواہ - ان سب میں پہلے منڈپ بنا کر جنوب اور مغرب کے کونے میں اُتّم کوتکاگار بنا دے یہ کوتکاگار گوبر اور شدھ مٹی سے لیپا ہو۔ اُس میں بغیر چھیدوں کے گھڑا اور چار کھمبیا دیپک گھی یا تل کے تیل سے بھر کر رکھا ہو۔ اور دیپک دن رات برابر جلتا رہے۔ دونوں کا ستھاپن ودھی پوروک کراوے اور کنیا اشنان کر کے پوتر من سے ایک ہی لستر دھارن کر کے سکھیوں سمیت اشٹ بھجا دُرگا (گوری) کا دھیان کر کے پرارتھنا کرے کہ ہے بھگوتی! مجھے سہاگ اور ایشورپراپت ہو اور اپنی گھر میں میرا مان ہو۔ وواہ میں ہونے والے سب وگھن دُور ہوں۔ اور منگل پراپتی ہو۔ میرے پتا اور سُسر کو سُکھ حاصل ہو۔ یہ اتھرو وید کی شرتی ہے

کوتکاگار کا نام چھنیاں کیسے ہُوا

کوتکاگار چونکہ ایک سنسکرت شبد ہے۔ اس لیے بولنے میں مشکل معلوم ہوتا ہے اور استریوں کو تو یاد ہی نہیں رہ سکتا۔ دُوسرے

آرتی اُتارنے والی تھالی جو چھلنی سے ڈھانپی رہتی ہے۔ وُہ بھی اسی جگہ رکھ دی جاتی ہے۔ چھاننی والی جگہ ہونے کی وجہ سے چھننیوں کا ستھان ہی مشہور ہوگیا۔ اور بگڑتے بگڑتے صرف چھننیاں ہی باقی رہ گیا ہے۔

اتھروویدمیں کوتکاگار

اُوپر پراشرجی کے منتروں میں آخری پد میں لکھا ہے کہ یہ اتھروویدکی شُرتی ہے یعنی کوتکاگار (استریوں کے بیٹھنے کی جگہ) بنانے میں اتھروید پرمان ہے۔ جب ہم اتھروید دیکھتے ہیں تو اس کا مول ملتا ہے جس طرح پراشرجی نے وستارپوروک لکھا ہے ویسے نہیں۔ دُوسرے طریقہ سے استریوں کے بیٹھنے کی جگہ اور پرارتھنا کے بارے میں لکھا ہے جیسا کہ منتر

हविर्धानमग्निशालं पत्नीनां सदनं सदः ।
सदो देवानामसि देवि शाले ९।३।७॥
यस्त्वा शाले प्रतिगृह्णाति येन चासि मिता त्वम्
उभौ मानस्य पत्नि तौ जीवतां जरदष्टी॥९।३।१॥

ترجمہ۔ ہوردھان۔ اگنی گھر (یگ شالا)۔ پتنیوں (استریوں) کے بیٹھنے کا گھر۔ ستھان (کوتکاگار) اور دیوتاؤں کا گھر (مندر) ہے۔ دیوی شالے (گھر کی مالکہ دیوی) توہی ہے۔ جو تجھے سویکار کرتا ہے اور جس سے تُو بنائی گئی ہے۔ ہے مان کی پتنی! وُہ

دونوں (ورکنیا) بڑھاپے کو پہنچنے والے ہو کر جئیں۔

اِن منتروں سے صاف ظاہر ہے کہ استریوں کے بیٹھنے کی جگہ الگ بنانی چاہیئے اور وہاں گھر کی ادھشٹاتری دیوتا کی پرارتھنا بھی کرنی چاہیئے۔ اور پرارتھنا کرنے کے لئے اِشٹ مجھی دُرگا کی مُورتی بنا کر کلشوں کے اُوپر کوتکاگار میں پُوجن کرنا پراشرجی نے بھی اُوپر لکھا ہے۔

गृहाधिपत्य सिद्ध्यर्थं वश्याय गृह पुष्टये ।

وغیرہ سے گھر کی ادھشٹاتری دیوتا کو پرسن کرنے کے لیئے اور گھر کی پُشٹی کے لئے کوتکاگار میں پرارتھنا کرنی چاہیئے۔

پیڑھی۔چھاج۔اُکھلی وغیرہ کیوں رکھی جاتی ہے

پیڑھی۔چھاج وغیرہ کا پُوجن اس لئے کیا جاتا ہے کہ جن چیزوں کو ستھاپن کر کے کارج سادھن کرنا ہے اُن کی پرتِشٹا کر لی جائے۔ کیونکہ گوری پُوجن کے وقت گنپتی پُوجن بھی کیا جاتا ہے۔ اس لئے اُس کے ساتھ ساتھ اُن سب چیزوں کی پرتِشٹا اور اُن کے ادھشٹاتری دیوتاؤں کا بھی پُوجن کر لیا جاتا ہے۔ تاکہ گھر جا کر پھر گنپتی پُوجن نہ کرنا پڑے۔

یگیہ چونکہ ایک پرم پوتر کرم ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں استعمال ہونیوالی سب چیزیں شُدھ پوتر ہونی چاہئیں۔ وواہ بھی ایک یگیہ ہے۔ اس میں جو ستھالی پاک یعنی اگنی میں ڈالنے والی

کمبھ - پوروڈاش یعنی یگیہ میں ڈالنے والی روٹی اور لاجا یعنی پھلیاں ہون کے لئے ضروری ہیں - وہ سب کنیا کو اپنے ہاتھ سے شدھ پوتر بنانی چاہئیں - پہلے زمانہ میں ایسا ہی کیا جاتا تھا - سمیہ کے پربھاو سے کنیا کا خود بنانا تو کہاں گھر میں بھی نہیں بنائی جاتیں بازار سے ہی خرید کر لی جاتی ہیں - جو اپوتر بھی ہو سکتی ہیں - چونکہ سب شگن سوارتھ کو تسکا گاریں ہی ہونے چاہئیں - اس لئے یہ سب چھاج وغیرہ سادھن وہیں پر رکھے جاتے ہیں - اگرچہ پھلیاں وغیرہ گھر پر نہیں بنائی جاتیں تو بھی اُن کے بنانے کے سادھن اُس سمیہ کی یاد کے لئے آج کل بھی اکٹھے کر کے رکھ لئے جاتے ہیں - جیسے پیڑھی کنیا کے بیٹھنے کے لئے - دھان کوٹنے کے لئے اوکھل اور موسل - دھان صاف کرنے کے لئے چھاج - سکھیوں کے بیٹھنے کے لئے اور وواہ کے بعد ور اور کنیا کے بیٹھنے کے لئے چٹائی -

جیساکہ پارسکر گرہیہ سوتر میں بھی لکھا ہے - منتر

पश्चादग्नेस्तेजनीकूटं वा दक्षिण पादेन,

प्रवृत्योपाविशति ।

ترجمہ - اگنی کے پچھم میں کپڑے سے لپٹے ہوئے تنکوں کو یا چٹائی کو دائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر بیٹھے -

صوبہ پنجاب میں تو تنکے رکھے جاتے ہیں -

چونکہ چٹائی بھی بیٹھنے کے لئے لکھی ہے اور وواہ ہو جانے کے

بعد کنیا کو (انو گپتا گار یا کو تکا گار) یعنی استریوں کے بیٹھنے کا ستھان یعنی چھنبیاں میں مرگ چرم پر بیٹھنے کی ودھی لکھی ہے۔ اس لئے چٹائی استعمال کے قابل ہونے کی وجہ سے مرگ چرم کی جگہ چٹائی سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ ہون کا گھی بنانے کے لئے مدہانی رکھی جاتی ہے۔ اپنے ہاتھ سے پوتر بھومی اور جل سے گیہوں اور دھان پیدا کئے گئے ہیں۔ اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے ہل پنچالی رکھی جاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہل پنچالی سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جیسے بیل کے گلے میں جب ہل پنچالی پڑ جاتی ہے اور وہ اُسے کھینچتا ہے۔ اسی طرح ور اور ودھو کے گلے میں بھی گرہست روپی ہل پنچالی پڑ گئی ہے۔ اسے جیون بھر نبھاؤ۔

پھلیاں اپنے ہاتھ سے بنانے کے لئے چھاج

اگرچہ آج کل مشینیں بن گئی ہیں تو بھی اپنی سنسکرتی (بناوٹ) قائم رکھنے کے لئے یگیوں میں ان ہی سادھنوں سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ اتھرو وید میں ان سادھنوں سے کام لینا لکھا ہے۔ منتر:- اتھرو وید ۹ - ۶ - ۱۵ - ۱۶

यान्युलूखलमुसलानि ग्रावाण एव ते ॥१५॥
शूर्पं पवित्रं तुषा ऋजीषाभिषवणीरापः ॥१६॥

अ० ९, ६, १५-१६।

ترجمہ۔ جو اوکھل موسل ہیں وہ گراو (پتھر) جو پیسنے کے

کام آویں۔ ہی ہیں۔

چھاج۔ سوم لتا کا پونا ہے۔ تُنش۔ سوم کا پھوک ہے۔ جل سوم نچوڑنے کے لئے ہے۔ اسی ستھل میں اور بھی یگیہ پاتروں کا ورنن ہے۔ مگر طوالت کے ڈر سے زیادہ نہیں لکھا گیا۔

پیر ڑھی پوجا میں گوری پوجن پردہان ہوتا ہے اور ساتھ ہی کونکا گار بنانا۔ ہون کیلئے گھی۔ پھلیاں۔ستھالی پاک آٹا وغیرہ تیار کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ اکیلی کنیا یہ سب کام نہیں کر سکتی۔ اس لئے سہیلیاں اور سوبھاگ وتی استریاں اس میں سہائیتا کرتی ہیں۔ اور وُہی رسم آج تک چلی آتی ہے۔ یعنی کنیا کے پاس سہیلیاں بٹھائی جاتی ہیں۔

رسم پھُل کڑاہی۔ مایاں۔ شانتی اور منڈل

مندرجہ بالا رسومات چار جاتی کھشتریوں میں وواہ کے دن یا ایک دن پہلے کی جاتی ہیں۔ یہ چار کرم ہیں۔ پہلا پھُل کڑاہی۔ دُوسرا مایاں۔ تیسرا شانتی اور چوتھا منڈل۔ پہلے کرم میں پروہت جی گنیتی پُوجن کرا کر تنی (چھینوں) کی پرتشٹا کر کے کھونٹی میں باندھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہلدی مجیٹھ کی پرتشٹا کر کے پانچ یا سات سہاگنوں دوارا پتھر سے سل پر پسواتے ہیں۔ پھر دو مٹی کے کلشوں (کجوُں) کی پرتشٹا کر کے بیچ میں پسی ہوئی ہلدی اور نائی

سے کڑاہی میں تلے گئے میدے کے سات سات چوکون پھول اور سات سات گول ٹکڑے (چھوٹی مٹھیاں) ڈال کر چھینیوں سے آٹے کے ساتھ منہ بند کر کے کُل دیوتا کے پاس رکھ دیتے ہیں۔ چھلج میں سوا پاؤ یا اڑھائی پاؤ کنک اور گڑ۔ مولی جو چکی کو باندھی جاتی ہے اور پانچ پیسے جو پیسنے والی لڑکیوں کو دئے جاتے ہیں رکھ کر پرتشٹا کرانے کے بعد لڑکیوں سے پسوا لیتے ہیں۔ اس آٹے کو چکی چُنگ کا آٹا کہا جاتا ہے اور ہتھ یعلی میں اسی آٹے کو برتا جاتا ہے۔ اس کرم کو پھُل کڑاہی کہتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا کرم مایاں کیا جاتا ہے۔ اس میں تیل اور اوبٹنا کی پرتشٹا کرا کر کنیا کے سر میں تیل گھاس کی کوچی سے۔ کنیا کے سمبندھی ایک ایک پیسہ ڈال کر لگاتے ہیں اور اوبٹنا ہاتھ میں لگاتے ہیں۔ پھر مایاں کا کپڑا (سالو) اور گری چھوہارے جو نانکوں کی طرف سے آتے ہیں۔ جھولی میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ اور کچھ کُل دیوتا اور پتروں کے نمت ہاتھ سے لگوائے جاتے ہیں۔ اس کرم کو مایاں کہتے ہیں۔

تیسرا کرم شانتی ہے جس میں نو گرہ پوجن ہوتا ہے اور رکھشا بندھن (کنگنا) اور ہون ہوتا ہے۔ اس شانتی کرم کے بعد کنیا کو پہنانے کے لئے ہاتھی دانت کا چوڑا چاولوں میں رکھ کر دکشنا سمیت ماما سنکلپ کر کے کنیا کو دیتا ہے۔ کنیا ایک چھوٹی چوڑی چاول

اور دکشنا گوری دیوی کے مِنت سہاگ پراپتی کے لئے سنکلپ کر کے پروہت کو دے دیتی ہے۔ اس کے بعد چُوڑا کنیا کے ہاتھوں میں پہنا دیا جاتا ہے اور چُوڑے کے ساتھ ایک ایک لوہے کی چُوڑی پہنا کر کلیرے (کلیرا کھوپا اور کوڑیوں سے بنایا جاتا ہے) باندھ دئے جاتے ہیں۔ کئی لوگ چاندی کی ڈوریاں اور چاندی کے کلیرے بھی باندھتے ہیں۔ چوتھا کرم منڈل کیا جاتا ہے۔ منڈل میں نوگرہوں کی بلیاں آٹے کے ٹکڑوں پر مرونڈا یا اُبلے ہوئے گیہوں (گھنگنیاں) رکھ کر دی جاتی ہیں اور ایک تھال میں سات جگہ دو دو روٹیاں (دھگڑیاں) پکے ہوئے مونگ اور چاول اور ایک ایک پیسہ دکشنا کا رکھ کر پتلیں بنائی جاتی ہیں۔ پھر کنیا کی ماتا کلش کا پُوجن کر کے جل دھارا سے اُن پتلوں کے چاروں طرف گول دائرہ بناتی ہے۔ کنیا کے سر پر لال کپڑا (سالو) لڑکیوں دوارا پھیلا دیا جاتا ہے۔ پھر کنیا کے ہاتھ سے روٹی کے ٹکڑے لگوا کر سات بار پھیلائے ہوئے کپڑے میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ ایک پتّل کُل دیوتا کی دُوسری نوگرہوں کی، تیسری پتروں کے نِمت ہاتھ سے لگوالی جاتی ہے۔ ایک پتّل نائی۔ دُوسری بھاٹ اور تیسری گھر کی بُوڑھی عورت کو دے دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک پتّل کنیا کی جھولی میں ڈالی جاتی ہے۔ روٹی کے ٹکڑوں سمیت پھیلایا ہوا سالو کنیا کی جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کرم کو منڈل کہتے ہیں۔

اُوپر لکھی ہوئی تمام رسمیں ودھ سے بھی کرائی جاتی ہیں - فرق صرف ہاتھی دانت کے چوڑے کا پہنانا ہے - باقی سارا کرم اُسی طرح کیا جاتا ہے - پہلے سمے میں لوگ پھُل کڑاہی مایاں وواہ سے سات پانچ یا تین دن پہلے کرتے تھے - اب بھی گاؤں میں بونجاہی جاتی کے کھشتری ایسا ہی کرتے ہیں - خاص کر وواہ سے تین دن پہلے ہی ہتھ بھرا مایاں کرتے ہیں - شانتی کو وہ بھی وواہ کے دن ہی کرتے ہیں - چار جاتی کھشتری وقت کی بچت کے لئے شانتی کے ساتھ ہی پھُل کڑاہی مایاں کرتے ہیں -

اس کرم کا پھُل کڑاہی مایاں نام کیسے ہوا؟

اس رسم کا یہ نام اس لئے پڑا ہے کہ اس میں کُجّوں میں ڈالنے کے لئے نائی سے میدے کے پھُول بنوائے جاتے ہیں - اور ورکنیا کو مایاں ڈالا جاتا ہے - چونکہ ظاہرا طور پر پھُل کڑاہی دیکھنے اور مایاں کرنے کے کارن اس کا نام پھُل کڑاہی مایاں پڑ گیا ہے -

پھُل کڑاہی مایاں کیا ہے؟

دراصل شاستر میں اس نام کا کوئی کرم نہیں ہے اور نہ ہی کسی کرم کانڈ کے گرنتھ میں اس کا نام آیا ہے - بہت سے کرم کانڈ کے ودوانوں سے پُوچھنے پر بھی کوئی تسلّی بخش جواب نہیں ملا - کُجّوں پر کن دیوتاؤں کا پُوجن ہوتا ہے - اس کے جواب میں سب یہی کہتے

ہیں کہ وامی کے کنجے ہیں۔ وا (ہوا) اور می یعنی مینہ کو بند کر کے اِندر اور ورُن کا پُوجن کرتے ہیں۔ لیکن تنی (چینیوں) کے بارے میں کسی نے یقینی رائے نہیں دی۔ ہاں ایک وِدوان کا خیال تھا کہ یہ آکاش پُوجن ہے۔ اور ایک کا مت تھا کہ یہ منڈپ (ویدی) کا حصّہ ہے۔ لیکن لیکھک کی تحقیقات میں یہ کوئی بھی دُرست نہیں ہے۔ نیچے لیکھک کا اپنا مت درج ہے۔ اگرچہ سادھارن لوگوں کے لیئے یہ نیا ہوگا تو بھی شاستر اس بات کو پُشٹ کرتے ہیں۔ وِدوانوں کا دھیان اس طرف نہ ہونے کے کارن اس کرم کو کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہتا رہا ہے۔ دراصل یہ ایک تنتر کرم ہے۔ تنتر شاستروں میں اس کرم کو انکورارپن نام سے لکھا ہے۔

گرہیہ سُوتروں کی پدھتیوں میں اس کرم کا کرنا لکھا ہے۔ پرمانوں سے اور اس کرم کی وِدھی سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ کرم انکورارپن ہی ہے۔ اگیانتا کے کارن کچھ فرق ضرور ہو گیا ہے۔ کیونکہ جب کسی کرم کو لوگ لاپرواہی سے کرنے لگ جاتے ہیں۔ تب کسی چیز کے نہ ملنے پر اُس کی جگہ کوئی دُوسری چیز رکھ کر باکمی بیشی کر کے شگن ماتر کر لیا کرتے ہیں۔ اس لیئے اس کرم میں بھی تبدیلی ہونی لازمی تھی۔ جیسے دکھایا گیا ہے

پُھل کڑاہی دراصل انکورارپن ہی ہے	اس رسم میں تنی پر تِشٹھا کجوں کا

بند کرنا۔ ہلدی کا پیسنا وغیرہ جتنے کرم ہیں سبھی انکورارپن کرم میں کرنے لکھے ہیں۔ پہلے تانترک زمانہ میں انکورارپن خاص اہمیت رکھتا تھا۔ لیکن جب سے تنتر کرموں کا لوپ ہونے لگا اور تانترک لوگ کم ہو گئے تو یہ کرم بھی لاپرواہی سے کیا جانے لگا۔ مگر سناتن جنتا میں اس کا اتنا پربھاو پڑ چکا تھا کہ اس کرم میں جو کاریہ یعنی گھڑوں کا بند کرنا تنی پرتشٹھا ہلدی کا پیسنا وغیرہ کرم کئے جاتے تھے وہ سبھی شگن روپ میں اب تک بھی کئے جاتے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہو گیا ہے کہ انکورارپن میں جو ضروری کرم بیج بونا تھا۔ وہ تو بالکل ختم ہو چکا ہے مگر تو بھی اس کا مختصر یعنی انکورارپن کے بعد بیج بونے کے لیے جو مٹی لائی جاتی تھی وہ اب بھی وواہ کے دن ندی یا کمہار سے لائی جاتی ہے۔ لیکن بوئی نہیں جاتی۔ شاستروں میں انکورارپن کرم کو انکورارپن کرم بھی کہا ہے۔ یہ کرم وواہ وغیرہ منگل کرموں میں کرنا سدھانت شیکھر میں لکھا ہے۔ شلوک

प्रतिष्ठायां च दीक्षायां स्थापने चोत्सवे तथा ।
संप्रोक्षणे च शान्त्यर्थं विवाहे मौञ्जिबन्धने ।
सर्वमङ्गलकार्येषु कारयेदङ्कुरार्पणम् ॥

ترجمہ۔ پرتشٹھا۔ دیکشا۔ شلا استھاپن۔ اُتسو۔ پروکشن۔ شانتی کرم۔ وواہ۔ یگیوپویت اور سب منگل کاموں میں انکورارپن کرم کرنا چاہیئے۔

شاردا تلک میں لکھا ہے - شلوک

दीक्षायामभिषेकेषु नववेश्मप्रवेशने ।
उत्सवेषु च सम्पत्यै विदध्या दंकुरार्पणम् ॥

ترجمہ :- دیکشا - ابھی شیک (تلک) نئے گھر میں پرویش اور اُتسووں میں کلیان کے لئے انکورارپن کرم کرنا چاہئے - سنگھتا میں انکورارپن کو ابھیودیہ شرادھ کی طرح وواہ وغیرہ سے پہلے ہی کرنا بردھی (ترقی) کرنے والا ہے " یہ صاف لکھا ہے :-

सर्वत्राभ्युदयश्राद्धमंकुरोत्पादनं तथा ।
आदावेव प्रकुर्वीत कर्म्मणाऽभ्युदयात्मनः ॥

"مہاکپل پنچ راتر" میں انکورارپن کو ایک یگیہ مانا ہے -

पुण्याहघोषणं कृत्वा ब्राह्मणैः सह देशिकः ।
मङ्गलांकुरयज्ञञ्च कुर्यात्तत्रैव वा हनि ॥

پارسکر گرہیہ سوتر میں وواہ کے پدارتھ کرم میں لکھا ہے -

कर्तव्यं मङ्गलेष्वादौ मङ्गलायांकुरार्पणम् ।

ترجمہ - منگل کرموں میں منگل پراپتی کے لئے انکورارپن کرم کرنا چاہئے -

شونک جی کا وچن ہے - منتر

आधानं गर्भ संस्कारं जातकर्म च नाम च ।
हित्वाऽन्यत्र विधातव्यं मङ्गलेऽङ्कुरार्पणम् ॥

ترجمہ - گربھ سنسکار - جات کرم اور نام کرن سنسکاروں کو چھوڑ کر باقی سب جگہ منگل کرموں میں انکورارپن کرم کرنا چاہیئے برہسپتی جی کا وچن ہے -

अत्यन्तिकेषु कार्य्येषु कार्यं सद्योकुरार्पणम् ।

ترجمہ " سب منگل کرموں میں انکورارپن کرنا چاہیئے "

آپستمب گرہیہ سوتر کھنڈ ۲ - پٹل ۱ میں لکھا ہے :-

तथा मङ्गलानि ॥१४॥ आव्रतश्चास्त्रीभ्यः प्रतीयेरन् ॥१५॥ आ० गृ० खंड २ । प्रथ०प

ترجمہ - وواہ میں منگل کرم سمنترک (انکورارپن) امنترک یعنی مایاں اور منڈل وغیرہ بلی کرم سب ورن کی استریوں سے کیا جانا چاہیئے -

اس سوتر کے مطابق چار جاتی کھشتری مایاں اور منڈل وغیرہ بلی کرم استریوں سے ہی کرواتے ہیں -

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ پہلے زمانے میں یہ پھل کڑاہی مایاں وواہ سے نو - سات - پانچ یا تین دن پہلے ہوا کرتے تھے - ویسے ہی یہ انکورارپن بھی منگل کرم (وواہ وغیرہ) کے نو - سات پانچ یا تین دن پہلے کرنا چاہیئے مہاکپل پنچ راتر میں لکھا ہے -

प्रशस्तयागदिवसात् पुरस्तात्, सप्तमेऽहनि शुभे नवमे वा । पञ्चमेऽथ सुदिने सुमुहूर्त्ते,

मङ्गलांकुरविधिं विदधीत ॥

दीक्षायामभिषेकेति श्लोके—

विधि वदित्यनेन नवभिः सप्तभिः—

पंचभि स्त्रिभिर्वा इत्याषपातम् ।

ترجمہ۔ منگل کرم کے دن سے نُو سات پانچ تین اور شُبھ مہُورت میں انکورارپن کرم کرنا چاہیئے۔ اب بھی گاؤں میں تین یا پانچ دن پہلے ہتھ بھراما یاں نام سے اس کرم کو دُوسرے طریقہ سے کرتے ہیں۔

چار جاتی کھشتری شانتی کرم کے ساتھ اس لئے کرتے ہیں کہ اُوپر کے شلوک میں یہ بھی لکھا ہے کہ شُبھ دن اور شُبھ سمیہ میں کریں۔ اِس وچن کے انوسار اور وقت کی بچّت کے لئے شانتی کے دن ہی کر لیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کئی موقعوں پر تو پُوج یعنی کُل دیوتا ستھاپن۔ ہی وواہ سے ایک دن پہلے ہوتی ہے۔ اس حالت میں تین یا پانچ دن پہلے کس طرح کر سکتے ہیں۔

دِن کے وقت انکوارپن کرنا

دُوسرے کئی کرم تو رات کے وقت بھی کر لئے جاتے ہیں مگر پھُل کڑاہی۔ مایاں دن کو ہی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ”بیہ شیرش پنچ راتر“ میں لکھا ہے

तत्कर्म दिवा काले कुर्याद्रात्रौ न बुद्धिमान् ।

ترجمہ۔ بُدھی مانوں کو انکورارپن کرم دن کے وقت ہی کرنا چاہئے رات کے وقت نہیں۔ اس لئے رات کو یہ کرم نہیں کیا جاتا۔

پھُل کرّاہی۔ مایاں کی انکورارپن سے سمانتا

پھُل کرّاہی۔ مایاں میں چپنیوں کو ایک سُوتر میں پرو کر پرتشٹا کی جاتی ہے اور دو کجُوں میں نئی وید ڈال کر مُنہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اور کُل دیوتا وسرجن کرنے کے دن یعنی وڈی ودہانے کے دن تک کجے اور تنی وسرجن نہیں کئے جاتے۔ اسی طرح انکورارپن میں بھی تنی پوجن اور کجُوں کا ستھاپن کر کے نئی وید دوار ابلی دینا لکھا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ براہمن لوگ سات دن کی بٹیاں اکٹھی ہی سات چار جن بندے کے پھُول سات چھوٹی مٹھیاں۔ مرونڈا ابلی ہوئی کنک یعنی گھنگنیاں اور پسی ہوئی ہلدی کجُوں میں ڈال دیتے ہیں۔ جس طرح وواہ کے دن مٹی منگوائی جاتی ہے۔ اسی طرح انکورارپن میں بھی مٹی منگوانا لکھا ہے۔

انکورارپن کی ودھی بمعہ پرمان نیچے لکھی جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انکورارپن کا نام اور ودھی لاپرواہی کی وجہ سے بھُول گئی ہے۔ اور آج کل انکورارپن کرم کو پھُل کرّاہی۔ مایاں۔ ایک معمولی کُل ریتی ہی سمجھا جاتا ہے۔ دراصل انکورارپن ایک شاستروکت کرم ہے جو ہر ایک سناتن دھرمی کو کرنا ضروری ہے۔ اگیانتا کے کارن اس کرم کو فضول سمجھ کر تیاگنا نہیں چاہئے۔ جیسا کہ شاردا تلک میں لکھا ہے

पात्राणि त्रिविधा न्याहु रंकुरार्पणकर्मणि ।
पालिकाः पञ्चमुख्यश्च शरावाश्च ततः क्रमात् ॥
प्रोक्ताः स्युः सर्वे तन्त्रेषु हरि ब्रह्म शिवात्मकाः ॥

ترجمہ - انکورارپن کرم میں تین طرح کے مٹی کے برتن ہوتے ہیں۔ پہلے کا نام پالک - دوسرے کا پنچ مکھ - تیسرے کا شراؤ - پالک برتن ہری سروپ - پنچ مکھ برتن برہم سروپ اور شراؤ (چپنیاں) شو سروپ ہوتے ہیں یعنی تنی (چپنیاں) شو سروپ ہونے کے کارن تنی کے اوپر شوجی کا پوجن اور دونوں کجوں کے اوپر وشنو اور برہما کا پوجن کرے - اس بات کو سارسوت تنتر میں صاف لکھا ہے - منتر

प्रोक्तेषु तेषु पात्रेषु ब्रह्मविष्णुशिवान् यजेत् ॥

ترجمہ - اوپر کہے گئے برتنوں پر برہما - وشنو اور شو کا پوجن کرے -

اسی کو سدھانت شیکھر میں اور بھی صاف لکھا ہے - شلوک

संपूजयेत् शरावेषु रुद्रं चन्दनपुष्पकैः ।
पालिकासु तथा विष्णुं ब्रह्माणं घटिकासु च ॥

ترجمہ - پیالیوں کے اوپر رودر (شوجی) کا چندن پھول وغیرہ سے پوجن کرے - پالکا (کجا) کے اوپر وشنو کا اور گھٹکا (کُنی) کے اوپر برہما کا پوجن کرے -

اُوپر کے پرمانوں سے ثابت ہوتا ہے کہ پیالیوں کے اُوپر رُدر پالکا پر وِشنو اور گھٹکا پر برہما کا پُوجن کرنا چاہیئے۔ کئی وِدوان کہا کرتے ہیں کہ یہ آکاش پُوجن ہے اور کئی اِندر اور ورُن کا پُوجن بتلاتے ہیں۔ یہ خیال صرف اُن کا بھرم ہی ہے۔ اس لیئے پرارتھنا ہے کہ آئندہ شاستر کے انوسار پُوجن کر کے ابھشٹ سِدھی (منو کامنا) پراپت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ گیتا میں شری کرشن بھگوان نے کہا ہے۔

شلوک

यः शास्त्रविधि मुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥

ترجمہ۔ جو شاستر وُکت وِدھی چھوڑ کر من مانی کرتا ہے اُسے نہ سِدھی مِلتی ہے نہ سُکھ مِلتا ہے اور نہ ہی اُتم گتی کو پراپت ہوتا ہے

اِن پاتروں کے لکشن اِس پرکار لکھے ہیں :-

स्थूलान्युच्चाानि शरावाण्येव पालिकाः शब्देनोच्यन्ते ।
पालिका एव नीचाः पञ्चस्थिताः पञ्च मुख्या
उच्यन्ते । शरावाः प्रसिद्धा एव ।

ترجمہ۔ موٹے اور اُوپر کو مُنہ والے پیالے یعنی کچے یا سکورے ہی پالک کہے جاتے ہیں اور نیچے مُنہ والے یعنی بیٹھے ہوئے مُنہ والے پیالے (پنجابی میں جسے "کُنّی" کہتے ہیں) پانچ اکٹھے "پنچ مکھ" کہے

جاتے ہیں۔ شراو (پیالے) تو پرسدھ ہی ہیں۔

پیالیوں (چپنیوں) میں چھید کرکے سوتر (مولی) پرونے تنی بنانے اور اُس کی لمبائی اور چوڑائی کے بارے میں شاردا تلک اور سدھانت شیکھر میں اس طرح لکھا ہے:- منتر

एषामुत्सेधतोऽन्वेयैः षोडश द्वादशाष्टभिः ।
अंगुलैः क्रमशस्तानि शुभान्यावेष्ट्य तन्तुना ॥
यथा सम्भवमानन्तु पालिकादि समाचरेत् ॥
शरावाः जलक्षालिताः सूत्रैश्च (त्रिगुणतन्तुना)
प्रकल्प्य पंक्तिषु च ताः प्रोक्त क्रमाद्विन्यसेत्

ترجمہ۔ پالک (کجا) پنچ مکھی (کنی) اور پیالیوں کا ناپ (لمبائی چوڑائی) بہ ترتیب سولہ بارہ اور آٹھ انگل ہونا چاہیئے۔ یا جتنا ہو سکے ناپ ہونا چاہیئے۔ پھر شراووں (چپنیوں) کو گیلی کرکے ترگن (تیرہ) سوتر میں پرو کر پوجن کے لئے قطار میں رکھے۔ ان کے ستھاپن کرنے کا منڈپ اس طرح بنانا لکھا ہے۔ پانچ لکیریں پورب سے پچھم کو کھینچے اور گیارہ لکیریں دکشن سے اُتر کو کھینچے۔ اس طرح چالیس خانے ہو جاتے ہیں۔ چاروں طرف کے خانوں کو رنگوں سے بھر دے۔ باقی چار چار خانوں کا ایک ایک منڈپ رہ جاتا ہے تینوں منڈپوں میں ان تینوں برتنوں کو ستھاپن کرکے ان میں بیج بو دیوے

اور اُن پر وشنو برہما اور رُدّور کا پُوجن کرے۔ طوالت کے ڈر سے شلوک نہیں لکھے گئے۔

ہلدی کوٹنا اور کجوں کا بند کرنا

ہلدی کو پیس کر کجوں میں ڈال اور کجوں کو چینیوں سے آٹے کے ساتھ بند کرنا اس طرح بتایا گیا ہے۔ شلوک

विकीर्यानेन मन्त्रेण हरिद्राचूर्ण मिश्रितम् ।
तोयं प्रवर्षयेत्तेषु सिञ्चेत् तोयैर्दिनं प्रति ॥
वस्त्रै राच्छाद्य यत्नेन सुगुप्तानि च कारयेत् ।

ترجمہ۔ پہلے کہے گئے منتر سے پانی میں پسی ہوئی ہلدی ملاکر ہر روز اُن پر چھڑکے اور بڑی احتیاط سے اُن کو کپڑے سے ڈھانپ دے۔

پنجاب میں ہلدی ڈال کر کجے آٹے سے بند کر دیتے ہیں اور تنی کی پرتشٹھا کر کے کھونٹی میں باندھ دیتے ہیں۔ مگر پورب میں تنی کو لال کپڑے سے لپیٹ کر ہی باندھتے ہیں

چوکون پھول اور ٹکڑے کیا ہیں

سات سات چوکون پھول اور ٹکڑے کجوں میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ ان کی بابت لکھا ہے کہ ہر روز الگ الگ دیوتاؤں کو بلیاں دیوے اور پوجن کرے۔

شلوک

सप्तरात्रेषु कुर्वीत पूजनं सर्वदेवताः ॥

नानोपहारबलिभिः पूजयेत परमेश्वरीः ॥

ترجمہ۔ سات رات دیوتاؤں کا پوجن کرے اور انیک اُپہار (بھینٹ) بلی دیوے۔

آگے لکھا ہے کہ پہلی رات بھوتوں کو تل۔ پھلیاں دہی اور ستوؤں کی بلی دیوے۔ دوسری رات کو پتروں کو تل۔ کنک اور چاولوں سے بلی دیوے۔ تیسری رات یکشوں کو دہی ستو اور پھلیوں سے۔ چوتھی رات ناگوں کو ناریل۔ جل۔ ستو میٹھی سے بلی دیوے پانچویں رات برہما کو کول ڈوڈے اور چاولوں سے۔ چھٹی رات شو (شنکر بھگوان) کو پوڑوں سے۔ ساتویں رات وشنو کو مرونڈا (گڑ چاول) سے بلی دیوے۔

اوپر لکھی ہوئی بلیوں کے انوسار ہی ناریل کی جگہ گری چھوہارا اور ٹکڑے مسے کے ساتھ کول ڈوڈے۔ چاول اور پوڑوں کی جگہ میدے کی مٹھیاں۔ مرونڈا اور اُبلی ہوئی کنک بلی کرم میں دی جاتی ہے۔

भूतानि पितरो यक्षा नागा ब्रह्मा शिवो हरिः ।

सप्तानामपि रात्रीणां देवताः समुदीरिताः ॥

भूतेभ्यः स्युर्लाजतिलहरिद्रादधिसक्तवः ॥

طوالت کے ڈر سے بلیوں کا مفصل بیان نہیں کیا گیا۔

صرف اشارہ ہی دیا گیا ہے۔

کجوں کا نام وامی کیسے ہوا؟

بزرگوں کے وچن اور نسل بہ نسل چلی آئی کل ریتیاں کبھی فضول نہیں ہوتیں

کیونکہ سانکھ شاستر میں تو بزرگوں کے وچن کو پرمان مانا گیا ہے۔ اس لیے پھل کڑاہی کے کجوں کو آج تک وامی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس بات پر غور کیا جاوے تو شاستر میں ہمیں اس کا کارن صاف دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ آج کل وامی کا ارتھ اگیانتا سے وا یعنی ہوا۔ می یعنی بارش لیا جاتا ہے جو غلط ہے۔ مگر ان کو وامی کہنے کی ایک خاص وجہ ہے۔ جو نیچے لکھی جاتی ہے۔ منتر

ततो वामिति मन्त्रेणविष्णु विषये पूजनम् ॥

اس کے بعد "وم" اس بیج منتر سے وشنو کا پوجن کرے۔

پہلے زمانہ میں اوپر لکھے ہوئے "وم" بیج منتر سے کجوں پر وشنو کا پوجن کیا جاتا تھا۔ مگر سمیہ کے پھیر اور اگیانتا کے کارن "وم" سے "وامی" اور وامی سے وامی کے کجے مشہور ہو گئے ہیں۔

پنجاب کے براہمن اور چار جاتی کھشتری "انکورارپن" کرم یعنی پھل کڑاہی اور مایاں صرف وواہ کے موقعہ پر ہی کرتے ہیں۔ مگر پورب میں دیوکاجوں کے موقعہ پر بھی اس کرم کو کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر شلوکوں میں لکھا ہے کہ گربھادھان پنسون اور نام کرن سنسکاروں کو چھوڑ کر باقی سب کرموں میں انکورارپن کرم کرے۔ پورب میں اس

آگیا کا پالن کیا جاتا ہے۔

مایاں مایاں کے موقعہ پر کنیا کو سوبھاگیہ پدار تھوں سے سشوبھت کیا جاتا ہے اور اُس میں اوبٹنا یعنی ہلدی اور مجیٹھ ملا ہوا چکنا آٹا اور تیل لگایا جاتا ہے اور ایک لال رنگ کا کپڑا یعنی سالو کنیا کو پہننے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جس کی نسبت پارسکر گریہہ سُوتر کے پدارتھ کرم میں لکھا ہے۔

ततो वैवाहिके शुभे मुहूर्त्ते वधूवरयोस्तैलहरिद्रालेपनादि यथाचारं कार्य्यम् ।

ترجمہ۔ وواہ کے شُبھ مہورت میں کنیا اور ور کو تیل۔ہلدی اوبٹنا وغیرہ دیش چال اور کُل ریتی کے انوسار لگانا چاہیئے۔

تیل لگانا کنیا اور ور کے دائیں طرف تیل لگانے سے تراوٹ کے علاوہ شترو نشٹ ہونے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کیونکہ اتھرووید میں لکھا ہے کہ تیل لگانے سے شترو نشٹ ہوتے ہیں۔

منتر

आज्यस्य परमेष्ठिन् जातवेदस्तनूवशिन् ।
अग्ने तैलस्य प्राशान यातुधानान् विलापय ॥

اتھرو۔ ۲۔ ۷۔ ۱

ترجمہ۔ ہے سب سے اونچے سنتھان میں ٹکے ہوئے اپنے آپ کو وش میں رکھنے والے جات وید اگنے (سورج) گھی اور

تیل کا بھوگ لگا اور یا تو دہا نوں (شتروؤں) کو نشٹ کر۔
اس منتر میں تیل کے استعمال کا لابھ لکھا ہے۔

اُبٹنا لگانا اُبٹنا کے بارے میں اتھروید میں لکھا ہے کہ اس سے پوترتا اور کانتی (نور) بڑھتے ہیں اور جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ منتر

अभ्यञ्जनं सुरभि सा समृद्धिर्हिरण्यं
वर्चस तदु पूत्रिममेव ।
स[illegible] पवित्रा वितताध्यस्मत् तन्मा
तारीन्निर्ऋतिर्मो आरातिः ।।

ترجمہ۔ وہ ایک خوشبودار مالش (اُبٹنا) ہے۔ وہ ایک سمرِدّھی (ترقی) ہے۔ سونا ہے۔ کانتی (چمک) ہے۔ وہ پوِتّر کرنے والا ہے۔ اس لئے نہ ہمیں نِررِتی (دُکھ) اولانگے اور نہ ہی کنجوسی چھا جاوے۔ ان منتروں سے تیل اور اوبٹنا کی عظمت ظاہر کی گئی ہے۔

سُہاگن استریوں کو اُبٹنا لگانے کا اتھروید میں بہت لابھ لکھا ہے۔ منتر

इमा नारीरविधवाः सुपत्नी राञ्जनेन
सर्पिषा सं स्पृशन्ताम् ।
अनश्रवो अनमीवाः सुरत्ना आ
रोहन्तु जनयो योनिमग्रे ।।

اتھرووید ۱۸۰۳۰۵۷

ترجمہ۔ یہ استریاں جو ودھوائیں نہیں ہیں۔ اُتم پتیوں والی ہیں۔ وہ گھی سمیت اُبٹنے کے ساتھ اپنے آپ کو سپرش کریں۔ آنسو نہ بہاتی ہوئیں تندرست ہوتی ہوئیں۔ اُتم رتنوں والی پتنیاں گھر میں پرویش کریں۔

لال رنگ کے بستر (سالو) کی عظمت

کنیا کو مانئیوں میں جو لال رنگ کا بستر دیا جاتا ہے۔ اُس بستر کے بارے میں اتھرووید میں پاپوں اور روگوں کو دُور کرنے والا لکھا ہے۔ منتر

परि त्वा रोहितैर्वर्णैर्दीर्घायुत्वाय दध्मसि ।
यथा यमरया अमदथो अहरितो भुवत् ॥

اتھرووید ۱۰۲۲۰۲۰

ترجمہ "لمبی عمر والا ہونے کے لئے تجھے ہم لال رنگوں سے ڈھانپتے ہیں۔ جس سے کہ یہ پاپ رہت ہو اور پیلے پن سے رہت ہو جائے"۔ لال رنگ کی عظمت جانتے ہوئے رشیوں نے ہر ایک منگل کارج میں لال رنگ کو استعمال کیا ہے

چکی میں پیسنا

چکی چُنگ (چھاج میں گیہوں اور گڑ رکھ کر ہتھیلیوں اور پرووڈاش کے لئے آٹا پیسنا) کی گیہوں کو چکی میں پیسنے کے بارے میں اتھرووید میں لکھا

ہے کہ چکّی میں پیسنے سے کِرمی (کیڑے) نشٹ ہو جاتے ہیں

इन्द्रस्य या मही दृषत् क्रिमेर्विश्वस्य तर्हणी ।
तया पिनष्मि सं क्रिमान् दृषदा खल्वां इव ॥

اتھروید ۲۰۔۳۱۔۱۔

ترجمہ۔ اندر کی جو بڑی چکّی ہے جو ہر پرکار کے کرمی (کیڑے) کو دلنے والی ہے اُس سے میں کرموں (کیڑوں) کو اکٹھے پیس ڈالتا ہوں۔ جیسے چنوں کو چکّی پیستی ہے۔

مانیوں میں میلے اور پھٹے کپڑے پہننا

عموماً سب جگہ جہاں جہاں مانیوں کی رسم ہے وہاں ور کنیا کے بستر میلے اور پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اس کا کارن یہ ہے کہ وواہ سے پہلے ہی اچھے بستروں سے کانتی (خوبصورتی) کے بڑھ جانے پر نظرِ بد کا خطرہ رہتا ہے۔ اور نظرِ بد لگ جانے سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اس خطرہ سے بچنے کے لئے مانیوں میں میلے اور پھٹے ہوئے بستر پہنے جاتے ہیں۔ ویدک سمیہ میں بھی رشیوں کی یہی دھارنا (وچار) اور مریادا تھی۔ رگ وید میں سورجا کے وواہ کے ورنن میں سورجا کی مورتی کیسی تھی۔ اس وِشہ میں لکھا ہے کہ اس کے بستر پھٹے ہوئے تھے:

आशसनं विशसनमथो अधिविकर्तनम् ।

सूर्यायाः पश्य रूपाणि तानि ब्रह्मा तु शुन्धति ॥

رگ وید۔منڈل ۱۰۔سُوکت ۸۵۔منتر ۳۵

ترجمہ۔سُورجا کی مُورتی کیسی ہے؟ دیکھو اس کا بستر کہیں پہلے پھٹا ہے کہیں بیچ میں پھٹا ہے اور کہیں چاروں طرف پھٹا ہے۔ جو برہما ہیں وُہی اس کا سنشودھن (صفائی) کرتے ہیں۔

اس ویدک ریتی کو کشتری آج تک نبھاتے چلے آرہے ہیں مگر اب بدیشی سبھیتا کے پربھاو سے اُس پر مائل نرناری اپنی ریتی کو چھوڑ رہے ہیں۔ جس رسم میں کئی گُن ہیں اُس کو تو چھوڑ رہے ہیں اور جس میں باہری دکھاوا اور اندرونی نقص ہیں اُس سنسکرتی کو گرہن کر رہے ہیں۔ یہ کلجگ کے پربھاو کا پھل سمجھنا چاہئیے۔

شانتی کرم اور گرہوں کا پربھاو

ہانیوں کے بعد شانتی کرم کرنا لکھا ہے۔ کیونکہ گرہوں کا ہر ایک آدمی پر اثر پڑتا ہے اور اُس اثر کے کارن مُنش سُکھی اور دُکھی ہوتا ہے۔ وواہ کے سمے پرتیکُول گرہوں کی تو خاص کر شانتی کرانی چاہئیے۔ ویسے بھی گرہوں کی پرسنّتا کے لئے پُوجا کرنا لابھدائیک ہے۔ وواہ ہوتے پر استری پُرش کے سمبندھ سے دونوں کے گرہوں کا آپس میں ایک دُوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ جو ایک دُوسرے کو سُکھی یا دُکھی بنانے کا کارن ہوتا ہے۔ جوتش شاستر میں پُرش کی کُنڈلی کا استری کی کُنڈلی سے اور استری کی کُنڈلی کا پُرش کی

کُنڈلی سے سب حال بتایا جا سکتا ہے۔ یعنی پُرش کی کُنڈلی سے یہ جانا جا سکتا ہے کہ کیسی استری اسے ملے گی یا استری کی کُنڈلی سے اُس کے پتی کے لکشن بتائے جا سکتے ہیں۔ بُرے گرہوں کا پھل شانتی (اُپائے) کرنے سے دُور ہو جاتا ہے اور یہ تجربہ سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپس میں گرہوں کا بھی پربھاو پڑتا ہے۔ اور اُپائے کرنے سے دُشٹ پربھاو بھی دُور ہو سکتا ہے۔ یہ بات صرف منُش جاتی میں ہی نہیں بلکہ سرشٹی کے ہر ایک جیو میں پائی جاتی ہے۔ جیسے اگنی کے پاس جل رکھنے سے یا اگنی جل کا سمبندھ کرنے سے ایک خاص پربھاو پڑتا ہے۔ اُس پربھاو کے کارن یا تو جل سُوکھ جاتا ہے یا اگنی بجھ جاتی ہے۔ یہ تو دونوں کے میل سے بُرے پربھاو کا پھل ہے۔ اگر اس اگنی اور جل کے سمبندھ کو اُپائے یا شانتی کر کے کیا جاوے یعنی ان دونوں کا سائینس کے دوارا سمبندھ کیا جاوے تو یہی اگنی اور جل انجن کے رُوپ میں شکتی دوارا ریل کھینچتے ہوئے سُکھدائی ہو جاتے ہیں اور چُولھے پر برتن میں رکھے ہوئے اناج پکا کر بھوک شانت کر کے سُکھ دیتے ہیں۔ بس اسی پرکار کی سب چیزیں ایک دُوسرے کے میل سے بہت پربھاو اُتپن کرتی ہیں۔ سائینس کا آدھار اسی سِدھانت پر ہے۔ تنتر شاستر بھی اسی سِدھانت کو لیکر ایک دُوسری چیز کا یعنی سرشٹی کے پانچ تتووں (پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش)

کو الگ الگ طریقے سے میل کر کے اور اس میں آتم شکتی کی لہر
پیدا کر کے انیک پرکار کے چمتکار دکھاتا ہے۔ جیسے سرشٹی کی ہر
ایک وستو کا آپس میں خاص پربھاو ہوتا ہے۔ ویسے ہی گرہوں
کا سرشٹی کی ہر ایک وستو پر پربھاو ہوتا ہے۔ سورج کے پربھاو
سے گرمی سردی کا ہونا۔ رتوؤں کا بننا۔ اناج وغیرہ کا پکنا پرتیکش
دیکھا جاتا ہے۔ چندرماں سے سمندر میں جوار بھاٹا دیکھنے میں آتا
ہے۔ اسی پرکار دوسرے گرہوں کا پربھاو بھی ہوتا ہے۔ سورج
کی گرمی کو دور کرنے کے لئے جیسے چھتری دھارن کی جاتی ہے
اور سردی میں گرم بستر پہنے جاتے ہیں۔ اسی پرکار گرہوں کا دشٹ
پھل اپائے کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ استری پرش سمبندھ
سے جو برا پربھاو پڑنا ہوتا ہے۔ اس کو گرہوں کی شانتی کر کے
دور کرنا شاستر اور وید میں لکھا ہے۔ رودر پدھتی میں ودیہ ناتھ
جی نے لکھا ہے۔ شلوک

आदौ विनायकं पूज्य ग्रहांश्चैव विधानतः ।
कर्मणां सिद्धिमाप्नोति श्रेयश्चाप्नोत्यनुत्तमम् ॥

ترجمہ:۔ پہلے گن پتی جی کا پوجن کرے۔ تب گرہوں کا
پوجن ودھی پوروک کرے۔ تبھی کرموں کی سدھی اور کلیان پراپت
ہوتا ہے۔

وشیشم پائن جی کہتے ہیں۔ شلوک

श्रीकामः शान्तिकामो वा ग्रह यज्ञं समाचरेत् ।
वृद्ध्यायुः पुष्टिकामो वा तथैवाभिचरन्पुनः ॥

ترجمہ:- کرم کی سدھی لکشمی کی پراپتی آیو بردھی اور پشٹی کی کامنا والے کو پہلے گن پتی پوجن کرکے گرہ یگیہ کرنا چاہئے۔ گرہوں کی شانتی کے لئے اتھرووید میں لکھا ہے۔ منتر

शं नो ग्रहाश्चान्द्रमसाः शमादित्यश्च राहुणा ।
शं नो मृत्युर्धूमकेतु शं रुद्रास्तिग्म तेजसः ॥

اتھرووید ۱۰-۱۰-۱۹

ترجمہ:- شانت ہوں ہمارے لئے گرہ چندرماں سمبندھی (چندرماں سے تعلق رکھنے والے) گرہ شانت ہوں آدتیہ (سورج) راہو کے ساتھ۔ شانت ہو ہمارے لئے دھوم کیتو (اگنی) والا مرتیو۔ شانت ہوں بہت تیج والے رودر۔

گانا باندھنا

گرہ یگیہ میں رکشا بندھن کیا جاتا ہے۔ اسی رکشا بندھن کو پنجابی میں گانا کہا جاتا ہے۔ ویدک سمئیہ میں رکشا بندھن میں سونا بھی باندھا جاتا تھا۔ جیساکہ یجروید میں لکھا ہے:- منتر

यदाबध्नन् दाक्षायणा हिरण्यꣳ
शतानीकाय सुमनस्यमानाः ॥
तन्म आबध्नामि शतशारदाया-
युष्माञ्जरदष्टिर्यथासम् ॥

یجر وید ادھیائے ۳۴ منتر ۵۲

ترجمہ۔ سُندر من والے دکش ونش میں پیدا ہوئے جس سونے کو بُہت سینا والے راجہ کے ہِمت باندھتے تھے۔ اُس سونے کو سَو برس جینے کے لئے اپنے شریر میں باندھنا ہُوں جس سے لمبی عُمر والے ہو کر بردھ اوستھا کو پہنچوں۔

اب سونے کی جگہ خالی منگل سُوتر (مَولی) ہی باندھی جاتی ہے۔ گاؤں کے لوگ رکشا بندھن کے ساتھ کوئی سونا اور اکثر چاندی باندھتے ہیں۔ رکشا بندھن کا ارتھ ہی صاف بتا دیتا ہے کہ وَر کنیا کی رکشا کے لئے ہی رکشا بندھن کیا جاتا ہے۔

ہاتھی دانت کا کرھُوشن (چُوڑا) پہننا

شانتی کرم میں ہون کرنے کے بعد کنیا کو ہاتھی دانت کا چُوڑا ہاتھوں میں پہنایا جاتا ہے۔ جو کہ لال رنگ کا ہوتا ہے۔ اتھروید میں ورچس (تیج - نُور) پراپت کرنے کے لئے ہاتھی دانت کی منی بنا کر پہننا لکھا ہے۔ جو اب چُوڑے کی شکل میں نظر آتی ہے۔ منی کو باندھ کر اتھروید کے تیسرے کانڈ کے ۲۲ ویں سُوکت کا پاٹھ کرنا لکھا ہے۔ سارا سُوکت تو طوالت کے ڈر سے نہیں لکھا جاتا۔ صرف پرمان کے لئے ایک منتر لکھا جاتا ہے۔ اتھروید ۳-۲۲-۱

हस्तिवर्चसं प्रथतां बृहद्यशो

आदित्या यत्तन्वः संबभूव ।
तत्सर्वे समदुर्मह्यमेतद्
विश्वेदेवा अदितिः सजोषाः ॥

ترجمہ۔ ہاتھی کا ورچس (تیج جو دانت کے رُوپ میں ہے) بڑا یش والا ہے۔ وہ خود پھیلے۔ جو ادِتی (دیوتاؤں کی ماتا) سے تیج اُتپن ہوا ہے۔ اُس تیج کو سب نے مجھے دیا ہے۔ سب دیوتاؤں نے اور آنند مناتی ہوئی ادِتی نے بھی مجھے تیج کے لئے دیا ہے۔

اس منتر سے ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھی دانت کے دھارن سے تیج اور سوبھاگیہ پراپت ہوتا ہے۔

چُوڑا لال ہی کیوں ہوتا ہے؟

چونکہ ہاتھی دانت سفید ہوتا ہے۔ اس لئے لاکھ چڑھا کر سفیدی کو لال کر دیا جاتا ہے کہ جس سے لال رنگ کے گُن بھی پراپت ہو جاویں۔ لال رنگ سے ہردیہ کی جلن اور ہردیہ روگ دُور ہوتے ہیں اور پانڈو روگ (پیلاپن) دُور ہوتا ہے۔ یہ اتھرو وید میں لال رنگ کے گنوں میں لکھا ہے۔ منتر

अनुसूर्यमुदयतां हृद्द्योतो हरिमा च ते ।
गो रोहितस्य वर्णेन तेन त्वा परिदध्मसि ॥

اتھروید ۱-۲۲-۱

ترجمہ - تیرے ہردے کی جلن اور پانڈو روگ سورج کی طرف چڑھیں - لال بیل کے رنگ کے سمان لال رنگ سے ہم تجھے ڈھانپ دیتے ہیں -

اس منتر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو عورتوں میں سوبھاوک ہردے جلن منشوں سے زیادہ ہوتی ہے - اُس جلن کو یہ لال رنگ (ہاتھی دانت پر چڑھایا ہُوا) دُور کرتا ہے اور پانڈو روگ (جس میں سب کچھ پیلا نظر آتا ہے) یعنی پرمیہ دُور کرتا ہے) -

سائنس دوارا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھوں پر پہنے ہُوئے لال چُوڑے کی سُورج کی کرنوں سے پیدا ہُوئی جھلک مُنہ پر پڑنے سے تیج دیتی ہے - آیوروید میں اکثر استری سمندھی روگوں میں ہاتھی دانت کا چُورن دیا جاتا ہے - یہاں تک کہ استریوں کے بندھیاپن (بانجھپن) کو بھی ہاتھی دانت کا چُورن ودھی پُوروک استعمال کرنے سے دُور کرتا ہے - اوشدھیاں تین قسم کی ہوتی ہیں ایک کھانے والی - دُوسری دھارن کرنے والی - تیسری کھائی بھی جاتی ہے اور دھارن بھی کی جاتی ہے - ہاتھی دانت چُورن کرکے کھایا بھی جاتا ہے اور دھارن بھی کیا جاتا ہے -

کلیرے باندھنا	ویدک زمانہ میں جہاں سونے اور چاندی کے زیور پہنے جاتے تھے وہاں سیپ

اور کوڑیوں کے بھوشن بنا کر ہاتھوں میں پہنے جاتے تھے۔ اسی ریتی کی یاد آج کل کلیرا ہے۔ مگر اس میں کچھ فرق ہو چکا ہے کوڑیوں کے گچھے کے نیچے جو سیپ باندھا جاتا تھا۔ اس کی جگہ کھوپا یعنی ناریل کا آدھا حصہ بندھنے لگا ہے اور کھوپے کی جگہ سونے اور چاندی کے زیور بھی باندھے جاتے ہیں۔ آیوروید کے شاستروں میں سیپ اور کوڑیوں کو دوائی میں بہت مفید بتلایا گیا ہے۔ اور پورانوں میں کلیروں کا بیان رکمنی اور سیتا وواہ میں آتا ہے نیز اتھروید میں بھی اس کا ورنن ہے۔ جیسا کہ منتر

स्तोमा आसन् प्रतिधियः कुरीरं छन्द ओपशः ।
सूर्याया अश्विना वराग्निरासीत् पुरोगवः ॥

अथर्व० १४।१।८॥

اتھروید ۸-۱-۱۴

ترجمہ۔ (سورجا کے وواہ میں) ستوتر۔ اوڑھنے (بستر) بنے۔ چھند۔ کلیرے اور چوک بنے اور دونوں اشوی سورجا کے ورنے والے (براتی) بنے اور آگے چلنے والے دیوتا تھے۔

اس منتر میں سورجا کے وواہ کا روچک یعنی روپکا النکار باندھا ہے اور چھندوں کو کلیرے بتایا ہے۔

منڈل — وواہ آدی کرموں میں جہاں گرہ یگیہ کیا جاتا ہے وہاں پر جو گرہوں کی بلیاں دی جاتی ہیں اور انکو ادین کرم

کا جو بلی کرم انگ ہے اُسی بلی کرم کو منڈل کے اُوپر کرنے سے
اس کرم کا نام منڈل ہو گیا ہے۔ گرہوں اور دیوتاؤں کی بلیوں
کو منڈل اس لیئے کہا جاتا ہے کہ جو گرہ ستھاپن کیئے جاتے ہیں
وہ سبھی تلک نامی منڈل میں کیئے جاتے ہیں۔ چونکہ بلیاں منڈل
میں ہی رکھی جاتی ہیں۔ اس لیئے بلی کرم کو منڈل کہا جاتا ہے
اور کاتیاین جی نے بھی لکھا ہے۔ منتر

विवाहादौ लिखेन्नित्यं तिलकं नाम मण्डलम् ।
व्रतोपनयने चूडे यत्र शान्ति रुदाहृता ॥

ترجمہ۔ وواہ وغیرہ اور شانتی کرموں میں تلک نامی منڈل
کو تلک نامی منڈل میں بلیاں کرنے کے کارن بلی کرم کو بھی منڈل
ہی سمجھا گیا ہے۔ دُوسرا یہ کہ بلی کی وستوؤں کے چاروں طرف جل
دھارا جو مانا سے کرائی جاتی ہے اس کو بھی منڈل ہی کہا جاتا
ہے۔ شاستروں میں منڈل کا ودھان اس طرح دیا گیا ہے:۔

आदित्या वसवो रुद्रा ब्रह्मा चैव पितामहः ।
मण्डले तूपजीवन्ति तस्मात्कुर्वीत मण्डलम् ॥

ترجمہ۔ آدتیہ بھگوان۔ آٹھ وسو۔ گیارہ رودر اور برہما
یہ سب منڈل میں براجمان ہوتے ہیں۔ اس لیئے منڈل کرنا چاہیے

منڈل نہ کرنے میں دوش ہوتا ہے۔ جیسا کہ منتر

यातुधानाः पिशाचाश्च क्रूराश्चैव तु राक्षसाः ।
हरन्ति रसमन्नं च मण्डलेन विवर्जितम् ॥

ترجمہ۔ جہاں پر منڈل نہ کیا ہو۔ وہاں یا تو دھان پشاچ کرُور اور راکشش اناج کے رس کو ہر لیتے ہیں۔ اسلئے دیوتاؤں کی بلیوں کے چاروں طرف جل سے منڈل کیا جاتا ہے۔ جس سے دیوتاؤں کی بلیوں کا رس راکشش وغیرہ گرہن نہ کر سکیں چونکہ بلی کرم میں منڈل کرنا پردھان ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کرم منڈل نام سے مشہور ہو گیا ہے۔

منڈل میں سائوتانا

منڈل کے موقعہ پر جو ور کنیا کے اُوپر لال بستر (سائو) تانا جاتا ہے۔ وہ بھی خاص فائدہ رکھتا ہے اور یہی کارن ہے کہ راجہ اور مہا پُرشوں کے سنگھاسن پر چندوا پھیلایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محل کے باہر بھی راجاؤں اور مہاپُرشوں کے اُوپر چھتر ہوتا ہے۔ رگ وید میں لکھا ہے کہ بستر پھیلانے سے نتیج پراپت ہوتا ہے۔ منتر۔

पुमां एनं तनुत उत्कृणत्ति पुमान्
वितत्ने अधिनाके अस्मिन् ।

इमे मयूखा उप सेदुरूसदः

सामानि चक्रुस्तसराण्योतवे ॥

رگ وید منڈل ۱۰ - سوکت ۱۳۰ - منتر ۲

ترجمہ - بستر کو کئی لوگ لمبائی میں اور کئی چوڑائی میں پھیلا رہے ہیں اور یہ سورگ تک پھیل رہا ہے - سب تیج پُنج دیوتا یگیہ گرہ میں بیٹھے ہیں -

اس کارج میں شام وید کے منتر پڑھ کر بستر تانا جاتا ہے - اتھرو وید میں اس وِشہ پر اور بھی صاف لکھا ہے :- منتر

येन देवं सवितारं परिदेवा अधारयन् ।
तेनेमं ब्रह्मणस्पते परिराष्ट्राय धत्तम् ॥

اتھرووید ۱-۲۴-۱۹

ترجمہ - جس بستر سے دیوتاؤں نے دیو سوِتا کو ڈھانپا اُس سے اے برہمنسپتے! اس پُرش کو راشٹر (دیش) کے لئے ڈھانپو -

ان منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ور اور کنیا کو بستر سے ڈھانپنا درست ہے - بستر سے ڈھانپ کر اور بلی پدارتھوں کو ہاتھ لگوا کر بستر میں بھی ڈالتے ہیں اور گرہ ہول پر بھی رکھتے ہیں اس کے بعد بستر اکٹھا کر کے ور یا کنیا کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں ÷

ساڑو جھولی میں ڈالنا

ور اور کنیا کی جھولی میں بستر ڈالتے ہوئے آشیرباد دینا لکھا ہے۔ دیکھو اتھروید

۱۹۰۲۴-۴

परिधत्त धत्त नो वर्चसेमं
जरामृत्युं कृणुत दीर्घ मायुः ।
वृहस्पतिः प्रायच्छद् वास एतत्
सोमाय राज्ञे परिधातवा उ ॥

ترجمہ۔ ہمارے اس بستر کو خوبصورتی کے ساتھ رکھتے ہوئے پہنو۔ یہ تمہاری عمر دراز کرے۔ برہسپتی نے یہ وستر سوم راجہ کے پہننے کے لئے دیا ہے۔

اس منتر سے معلوم ہوتا ہے کہ بستر کو دیکر آشیرباد دینا چاہئے اور منڈل کے سمبندھ میں گرہوں کے نمت برہم بھوج بھی کرایا جاتا ہے۔ اگر بھوجن نہ کرانا ہو تو اس کی جگہ پکوان کی پتلیں (پانچ پانچ پوریاں۔ دو دو کچوریاں اور حلوا) اور دکشنا گرہوں کے نمت سنکلپ کر کے براہمنوں کو دے دی جاتی ہیں ان وواہ سمبندھی کرموں کو ویدوکت ہونے کے کارن شردھا پورک کرنا ضروری ہے۔ جس سے کہ شبھ پھل پراپت ہوتا ہے۔

رسم کنوار دھوتی!

یہ رسم گرہ شانتی کے بعد کی جاتی ہے۔ کنیا کی طرف کے پروہت جی ور کے گھر سے مندرجہ ذیل سامان لا کر اور کنیا کو چھلنیوں میں بیٹھاتے ہوئے سہاگ ہدارتھوں سے شگن کرا دیتے ہیں۔

سامان کی فہرست حسب ذیل ہے

ایک لال کنارے کی دھوتی۔ سوا سیر چاول۔ ڈھائی پاؤ کھانڈ۔ سوا سیر مہندی۔ چھپا ہوا کفیر یعنی ایک گری گولا۔ املتاس کی پھلی۔ سپاری۔ بادام۔ چھوہارا۔ اخروٹ۔ بیچکڑا۔

ان سب کو چھاپہ گر سے چھپوا لیا جاتا ہے۔ گری گولا سونے کے ورق سے اور باقی سب چیزوں کو چاندی کے ورق سے چھپوا لیا جاتا ہے اور ان میں موتی پرونے کے لئے چھید بھی کروائے جاتے ہیں۔

سات سروج یعنی (الائچی۔ لونگ۔ کیسر۔ نکھ۔ ستج۔ جلونتری۔ جائفل)۔ ایک گری گولا۔ ۲۸ چھوہارے۔ دو کھوپے۔ سات

اُٹےّ مَولی - ایک نَتھ بمعہ وھا گا - پیچھی جو پاؤں کی اُنگلیوں میں پہننے والی سُت کی شکل کی ہوتی ہے - مگر آج کل پچھی کی جگہ مُندری بھی بھیج دی جاتی ہے - اور کئی ایک لوگ سُوتڑا اور سونے کی چوکی میں لگی ہوئی رنچھنی یا زنجیری بھیج دیتے ہیں - اُوپر لکھی ہوئی سات چیزوں کو لال کنارے کی دھوتی میں سات جگہ میں گانٹھ دیکر باندھ دیا جاتا ہے اور زیور کسی ڈبہ میں رکھ کر بمعہ دھوتی پروہت جی کو دے دی جاتی ہے جن کو کہ وہ جل بھرے کلش کے میل سے شگن کرتے ہوئے کنیا کے گھر کی دہلیز پر تیل گروا کر اندر لے جاتے ہیں -

کنّوار دھوتی میں بندھی ہُوئی چیزوں کا استعمال

پروہت جی کنیا کو چھنیوں میں بیٹھا کر دھوتی میں باندھی ہُوئی چیزوں کو الگ الگ برتنوں میں رکھ لیتے ہیں اور دھوتی کے کنارے پر مہندی کا گنیش بنا کر لڑکی کے سر پر رکھ دیتے ہیں - دراصل یہ دھوتی کنیا کو پہنانی چاہیئے اور زیور تو کنیا کو پہنا دیا جاتا ہے -

اس کے بعد سات چھوہارے اور ایک کھوپا چھاج میں رکھ دیا جاتا ہے - سات چھوہارے - ایک کھوپا - چاول - کھانڈ - مہندی مَولی اور دکشنا کنیا سے سوبھاگیہ بردھی کے لئے گوری دیوی کے نمت سنکلپ کرائے جاتے ہیں اور ایک جُٹ - چودہ چھوہارے

اُس کی جھولی میں ڈال دِئے جاتے ہیں۔ مہندی بھگو کر پروہت جی سات بار کنیا کے ہاتھ میں لگا کر دھوتی میں پُونچھ دیتے ہیں۔ اور باقی سب چیزیں کنیا کی ماتا کو دے دیتے ہیں۔ جن میں سے ماتا چاول پکا کر کھلا دیتی ہے۔ کیونکہ وواہ سے پہلے ساتوِک بھوجن کرنا لکھا ہے۔ اس لئے چاول کھلائے جاتے ہیں اس کے بعد کنیا کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی جاتی ہے۔ اس کرم کو کنوار دھوتی کہتے ہیں۔ کنیر کنیا کے گلے میں ویدی پر بیٹھاتے وقت ڈالا جاتا ہے اور مُولی گرنتھی بندھن اور سر گوندھنے کے کام آتی ہے۔

اس رسم کا نام کنوار دھوتی کیسے ہُوا؟

پہلے زمانہ میں کنوار دھوتی آج کل کی دھوتی کی طرح نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ یہ ایک ہی لمبا وستر ہوتا تھا اور اسے اہت وستر۔ جس وستر کو کاٹ کر دو ٹکڑے نہ کیا گیا ہو۔ کنواری کا وستر کہا جاتا تھا۔ اس کا لکشن کاشیپ جی نے اس طرح بتلایا ہے۔

شلوک

अहतं यन्त्रनिर्मुक्तं वासः प्रोक्तं स्वयम्भुवा ।
शस्तं तन्मङ्गले नूनं तावत्काले न सर्वदा ॥

ترجمہ۔ بینتر یعنی کھڈی کا بُنا ہُوا ایک ہی وستر "اہت وستر" کہلاتا ہے۔ اور یہ منگل سمیہ (خوشی کے وقت) دھارن کیا ہُوا

شبھ ہوتا ہے۔

یہ اہت وستر کو تکاکار ہیں کنیا کے پہننے کے لئے پتی بھیجتا تھا۔ رسم چھننیوں میں کو تکاکار کے ورنن میں لکھا جا چکا ہے کہ کنیا ایک وستر پہن کر سہیلیوں کے ساتھ گوری دیوی کا پوجن کرے۔ جیساکہ

एकवस्त्रा च सुमनाः संयम्याली समन्विता ॥

وغیرہ وغیرہ

یہی ایک بستر جو کنیا کو بھیجا جاتا تھا۔ اُسے پہلے زمانہ میں اہت بستر (تھان) یا کمار کا بستر کہا جاتا تھا۔ آج کل بھی گاؤں میں اور پونجابی برادری میں کئی لوگ دھوتی کی جگہ ایک ململ یا کھدر کا سات گز یا سات ہاتھ سفید کپڑا بھیجتے ہیں۔ سمئیہ کے انوسار جب بستر کی جگہ دھوتی بھیجنے لگے۔ تب سے کمار کا کی جگہ پنجابی زبان میں کماری اور بستر کی جگہ دھوتی ہونے کی وجہ سے "کنواری کی دھوتی" اور اس سے بھی مختصر کر کے "کنوار دھوتی" کہنے لگے۔ اور اس طرح یہ شبد "کنوار دھوتی" ہی مشہور ہو گیا۔ کئی لوگ کنوار دھوتی کو پنجابی زبان کے مطابق کنوار کا ناشائستہ ارتھ کرتے ہوئے ناشائستہ معنی نکالتے ہیں جو محض بے سمجھی ہے۔ پارسکر گرہیہ سوتر میں اس دھوتی رُوپ بستر کو اہت بستر ہی کہا گیا ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ اہت بستر کو پہن کر گھر کے اندر سُہاگ پراپتی کے لئے کنیا گوری دیوی کا

پوجن کرے - دیکھو پارسکر گریہہ سوتر پدار تھ کرم -

अथ कन्या स्नाता परिहिताहतवस्त्रा गृहन्तः सौभाग्यादि कामनया गौरीं पूजयित्वा तत्रैव गौरीं ध्यात्वा तिष्ठेत् ॥

ترجمہ - کنیا اشنان کر کے اہت بستر کو دھارن کرے اور گھر کے اندر سوبھاگیہ پراپتی کے لئے گوری دیوی کا پوجن کر کے وہیں پر یعنی چھننیوں میں گوری دیوی کا دھیان کرتی ہوئی بیٹھے -

اس وچن کے انوسار اہت بستر (دھوتی) پہنا کر پہلے سے ہی ستھاپت گوری دیوی کا کوہکا گار ہیں پوجن کر نئی وید روپ میں چھوہارے - کھوپا - چاول اور کھانڈ وغیرہ سنکلپ کرائے جاتے ہیں جو پروہت جی لے لیتے ہیں - پہلے زمانہ میں چاول پکا کر کھیر روپ میں گوری کا بھوگ رکھا جاتا تھا اور پرشاد روپ میں لڑکی کو کھلایا جاتا تھا - پورب پرانت میں اب بھی لڑکے والے رسوئی میں لچیاں پوریاں - کھیر اور سبزی ہوتی ہے بنا کر لاتے ہیں اور گورجا یعنی گوری دیوی کو بھوگ لگا کر لڑکی کو کھلاتے ہیں -

اب سوال پیدا ہو گا کہ اہت بستر پتی کُل کا کیوں ہوتا ہے اور پتا گھر سے کیوں نہیں پہنایا جاتا - اس وشیہ پر رگ وید میں سُوریا کے وواہ ورنن میں لکھا ہے کہ ودھو کے لئے بستر پتی دیتا ہے اور اُسے دوسرا کوئی نہیں چھین سکتا - دیکھو رگ وید ۱۰-۸۵-۳۱

ये वध्वश्चन्द्रं महतुं यक्ष्मा यन्ति जनादनु ।
पुनस्तान्यज्ञिया देवा नयन्तु यत आगताः ॥

ترجمہ - جو لوگ وِدھ کے ساتھ وَدھو کے آنند دائیک بستر لینے آئے تھے اُنہیں یگیہ بھاگ گرہن کرنے والے دیوتا اُن کے ستھان پر واپس کر دیں -

اس منتر سے ثابت ہوتا ہے کہ بستر پتی کُل کا ہی ہونا چاہئیے اور اسی پرمان کے مطابق وواہ کے بعد کنوار دھوتی تا جہیز کے ساتھ ور کو ہی دے دی جاتی ہے - ویدک سمے میں بھی رشیوں کی یہی دھارنا تھی - اور یہی ریتی آج کل بھی کھشتری - براہمن اور دوسرے لوگ اپناتے چلے آتے ہیں -

کنیر کیا ہے؟

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ کنیر میں سات چیزیں یعنی گری گولا وغیرہ ہوتی ہیں جو کہ سونے اور چاندی کے ورقوں میں لپٹی ہوتی ہیں! اور اُن میں چھید کر کے اور مولی میں پرو کر ویدی میں بٹھانے کے وقت پیٹ یا گھٹنوں تک لمبے ہار رُوپ میں کنیا کے گلے میں پہنا دیا جاتا ہے اسے کنیر کہتے ہیں -

کنیر کا وید اور سُوتر گرنتھوں سے تعلق

کنیر اوشدھیوں بنسپتیوں سے بنایا جاتا ہے اور

اُن پر سبز اور سفید رنگ چڑھا کر گلے میں پہنایا جاتا ہے۔ اس کے دھارن کرنے کا پھل اور کارن اتھروید میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ورن نام والی منی جو بنسپتیوں سے بنی ہوتی ہے۔ اُس کو دھارن کرنے سے یش۔ بل اور سمرتھ بڑھتی ہے۔ شترو ناش ہوتے ہیں۔ دُکھ دُور ہوتے ہیں اور کئی ایک شُبھ پھل پراپت ہوتے ہیں۔ اس منی کے وِنیوگ میں لکھا ہے۔ کہ "ابھیا مہا شانتی" کرم میں اس ورن منی کی پُوجا کر کے باندھنے سے اُوپر لکھے ہوئے پھل پراپت ہوتے ہیں۔ اتھروید ۳-۳-۱۰

अयं मणिर्वरणो विश्वभेषजः
सहस्राक्षो हरितो हिरण्ययः।
स ते शत्रूनधरान् पादयाति पूर्व-
स्तान् दभ्नुहि ये त्वा द्विषन्ति ॥

ترجمہ ۔ یہ ورن منی سب کی اوشدھی۔ ہزاروں آنکھوں والا۔ پیلا۔ سُنہری۔ وُہ تیرے دُشمنوں کو نیچے گرائے گا اور آگے ہو کر اُن کو مارے گا۔ جو تجھ سے بیر رکھتے ہیں۔

اس منتر سے ورن منی کا سُنہری رنگ اور اوشدھیوں سے بنانا پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ کشیر کو اب بھی خاص خاص اوشدھیوں سے بنا کر سنہری ورق لگا دیتے ہیں۔ اس کے آگے ورن منی کا بنسپتی دیوتا ہونا اور یکشما یعنی تپ دق کو دُور کرنا لکھا ہے۔

اتھروید ۵-۳-۱۰ منتر

वरणो वारयाता अयं देवो वनस्पतिः ।
यक्ष्मो यो अस्मिन्नाविष्टस्तमु देवा अवीवरन् ॥

ترجمہ - یہ بنسپتی دیوتا ورن یکشما کو روکے گا جو اس میں داخل ہوا ہے - اور اس کو دیوتاؤں نے بھی روک دیا ہے -

اس منی کو سنہری اور سفید اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس سے جو تیج پراپت ہوتا ہے اُس کو چندرماں کی مثال دی ہے سورج اور چندرماں کا رنگ سنہری اور سفید ہونے کے کارن اس منی کو بھی سنہری اور سفید کیا جاتا ہے - دیکھو اتھروید ۱۸-۳-۱۰

यथा यशश्चन्द्रमस्यादित्ये च नृचक्षसि ।
एवा मे वरणो मणिः कीर्त्तिं भूर्तिं नि यच्छतु ॥

ترجمہ - جس طرح چندرماں اور منشوں پر نگاہ رکھنے والے سورج میں یش ہے - اُسی طرح ورن منی مجھ کو یش اور برِدھی دیوے

ان منتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک کال میں جو منیاں پہنی جاتی تھیں وہی بہت عرصہ ہو جانے کی وجہ سے تبدیل ہو کر اور نام بدل کر اب بھی دھارن کی جاتی ہیں - ان باتوں کی تحقیقات نہ ہونے کے سبب یہ رسمیں فضول خیال کی جاتی ہیں - مگر اس پر

کچھ شک نہیں کہ براہمن اور کھشتریوں کی جو بھی رسومات ہیں-
وُہ سب ویدک اور شاستریہ ہیں - اسی کنیر کے متعلق "سانکھیاین
گرہیہ سنگرہ" کے دواہ پرکرن میں لکھا ہے - منتر

ततो "नीललोहितं भवति" इत्यनेन मन्त्रेण उर्णामयमतसीमयं वा क्वचिद्रु रक्तं क्वचिच्छुक्लं ग्रथितमणित्रयं ग्रीवासूत्रकं कन्याया ज्ञातयो भ्रातृ पितृव्यादयो ग्रीवायां बध्नन्ति। अपरे व्याचक्षते-आजानू-लम्बी कर्तव्यः—सांख्यायन गृह्य संग्रहे

ترجمہ - اس کے بعد "نیل لوہت" وغیرہ منتر سے اُون یا
السی کے بنے ہوئے دھاگے میں کہیں لال اور کہیں سفید گانٹھ
دی ہوئی تین منیاں کنیا کے گلے میں بھائی- چاچا یا جاتی کا کوئی
پُرش باندھے -

کئی آچاریہ کہتے ہیں کہ دھاگا گھٹنوں تک لمبا ہونا چاہئے
اس سے سِدّھ ہوتا ہے کہ کنیا کے گلے میں کنیر ضرور ڈالنا چاہئے
اس منتر سے یہ بھاو پرگٹ ہوتا ہے کہ کنیر دھارن کرنے سے
کِرتیا (نظر بد) دُور ہوتی ہے اور دودھو کا کٹنب بڑھتا ہے اور
پتی کٹنب لوپی بندھن میں باندھا جاتا ہے - اتھر وید ۲۶-۱-۱۴
منتر

नील लोहितं भवति कृत्या सक्तिर्व्यज्यते ।
एधन्ते अस्या ज्ञातयः पतिर्बन्धेषु बध्यते ॥

अथर्व० १४ । १ २६ ॥

ترجمہ - یہ نیلا رنگ لال ہو جاتا ہے - چمٹنے والی کرتیا دُور کر دی جاتی ہے اور اس ودھو کی جاتی کے لوگ بڑھتے ہیں - اور پتی بندھنوں میں پڑ جاتا ہے -

اُوپر لکھے ہُوئے پرمان میں اور آج کل کے عام رسم و رواج میں صرف دو باتوں کا فرق ہے - ایک تو منیوں کا تین ہونا اور دُوسرا مِتی کا کنیا کے بھائی - چچا یا کسی سمبندھی دوارا باندھنا کنیر میں آج کل سات چیزیں ہوتی ہیں اور پتی دوارا بندھوایا جاتا ہے - اس کی وجہ صرف اگیانتا ہے - یا کسی آچاریہ کا مت بھی ہو سکتا ہے - آیوروید ک درشٹی سے بھی کنیر کی ہر ایک چیز میں خاص خاص گن ہوتے ہیں - بھرگو جی نے ناریل وغیرہ پھلوں کو وواہ میں مشکل دایک بتایا ہے - جیسا کہ

नारिकेलफलञ्चैव तदन्तर्भक्ष्यमप्युत ।
खर्जूरादिफलं राजन् विवाहे मङ्गलप्रदम् ॥

ترجمہ - ناریل کا پھل اور اُس کے اندر کی گری اور کھجور وغیرہ یعنی بادام - اخروٹ - املتاس کی پھلی سپاری اور بیجکرا -

اُسے راجن ! وواہ میں منگل دائیک ہیں۔

سات سروج کے فوائد

اُوپر لکھی ہُوئی سات اوشدھیاں۔ "سات سروچ" کے نام سے پُکاری جاتی ہیں۔ جن کا ذکر "شارنگ دھر سنگھتا" میں آیا ہے اور شاستروں میں بھی وواہ کے موقعہ پر ان چیزوں کو منگل پدارتھ مانا گیا ہے۔ ان کو گھس کر کنیا کے مستک پر لگایا جاتا ہے۔ اسے پنجاب کی استریاں "پیل لگانا" کہتی ہیں۔ یہ مستک پر اور آنکھوں کے نیچے بھی لگایا جاتا ہے۔ اس میں جو چیزیں ہیں وہ کنیا کے جسمانی اور ہردیہ روگ کو دُور کرنے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ کنیا کو پتی کے درشن کی اچھیا ہردیہ میں تاپ اور مُورچھا تک بھی کر سکتی ہے اور جوش کے پربھاو وغیرہ سے سردرد اور شریر کا روگی ہو جانا بھی ممکن ہے۔ اس لیئے ان اوشدھیوں کو گھس کر لیپ لگایا جاتا ہے۔ اس کے گُن نگھنٹو مُصنّفہ سالگ رام جی کے کرپور آدی وغیرہ کے ورگ میں یُوں لکھا ہے:۔

۱۔ جاوتری۔ کف۔ کھانسی۔ قے۔ دمہ۔ کیڑے اور زہران سب کا ناش کرتی ہے اور ہاضمہ دُرست کرتی ہے۔

۲۔ جائفل۔ گرمی اور ہاضمہ کو تیز کرتا ہے اور خوبصورتی دینے والا ہے۔ اور قے اور ہردیہ روگ کو دُور کرتا ہے۔

۳۔ الائچی۔ بستی روگ ناشک ہے اور مُنہ کی بدبو کو دُور کرتی ہے

۴ - کیسر - سر درد کو دُور کرتا ہے اور چُستی پیدا کرتا ہے۔

۵ - نکھ - مُنہ کی بدبو اور کام جوَر کو ناش کرتا ہے اور رنگ کو چمک دیتا ہے۔

۶ - لونگ - ہاضمہ کف اور وایو ناشک ہے۔

۷ - رَچ - سر درد - خرابی خون - ڈر اور ہردیہ روگ کو دُور کرتا ہے

یہ سات سروچ اوشدھیاں ہوتے ہوئے بھی وواہ میں لڑکے والوں کی طرف سے شگن رُوپ میں لائی جاتی ہیں اور اس کا کارن یہ ہے کہ پتی درشن کی زبردست خواہش سے پیدا ہوئے ہوئے تاپ وغیرہ دوشوں کا ہو جانا ممکن ہے - پس یہ خیال کر کے کہ اگر کوئی تاپ وغیرہ ہو جاوے تو کنیا پتا کو علاج نہ کرنا پڑے۔ اس لئے بزرگوں نے یہ سات سروچ درکل سے لاکر کنیا کے مستک پر لیپ کرنا ایک شگن مان لیا معلوم ہوتا ہے اور دُوسرا یہ سُہاگ پدار تھ ہونے کے کارن منگل دینے والے ہیں۔ سات سروچ اور کنیر میں جو سات سات چیزیں ہوتی ہیں وہ بھی ایک خاص مطلب کو ظاہر کرتی ہیں - رگ وید میں مروت دیوتاؤں کے سات پرکار کے ہتھیار - زیور اور دیپتوں کا ورنن آیا ہے۔ دیکھو رگ وید ۸ - ۲۸ - ۵ منتر

सप्तानां सप्त ऋष्टयः सप्त द्युम्नान्येषाम् ।
सप्तो अधिश्रियो धिरे ॥

ترجمہ - اِندر کے اَنش رُوپ سات مروتوں کے سات پرکار کے ہتھیار - زیور اور تیج ہیں۔

اِسی طرح رگ وید منڈل ۹۔ سُوکت ۶۶ اور منتر ۶ میں سات ندیوں کا ورنن ہے۔ اور منڈل ۱۔ سُوکت ۱۶۴ اور منتر ۲ و ۳ میں سُورج کے سات گھوڑے یا سات چکروں کا ورنن ہے۔ یجُروید کے ادھیائے ۳۴ کے منتر ۵۵ میں سات رِشی اور سات سمندروں کا ورنن ہے۔ چونکہ پرکرتی میں سات کا عدد خاص درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے منش ماتر بھی اس عدد کو خاص طور پر اپناتے ہیں۔

مہندی لگانا

مہندی ہاتھ اور پاؤں میں لگانے سے داہ دُور ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں وواہ سے پہلے اس لیے استعمال میں لائی جاتی ہیں تاکہ کنیا کو ماتھے میں درد۔ رنگ کال کی خرابی۔ مُورچھا اور ہاتھ پاؤں میں جلن اور جور وغیرہ بیماریاں نہ ہو سکیں۔ اب ان چیزوں کو صرف شگن ہی سمجھا جاتا ہے اور ودھی پُوروک استعمال میں نہیں لائی جاتیں۔ اگر ان کا پُورے طور پر استعمال کرایا جاوے تو آشا ہے کہ استریوں کو وہ کشٹ نہ جھیلنے پڑیں جو کہ آج کل عام ہو رہے ہیں۔

مُولی اور زیوروں کا استعمال

مُولی ایک لال رنگ کا منگل سُوتر ہے۔ اس کو کنوار دھوتی کے ساتھ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ کنیا کے بال اس سے گوندھے

جاویں اور ویہی یعنی گُٹ میں لگائی جاوے۔ جو کہ سُہاگ کی ایک نشانی ہے۔ اور دُوسرا یہ کہ وَر اور کنیا کا گرنتھی بندھن رگا نٹھ چھترا وا اسی مُول کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ گرنتھی بندھن سے پریم بندھن مضبوط ہوتا ہے۔ دیکھو اتھرو وید ۷-۳۸-۱

منتر

अभित्वा मनुजातेन दधामि मम वाससा ।
यथासो मम केवलो नान्यासां कीर्तयाश्च न ॥

ترجمہ۔ منو سے پیدا ہوئے اپنے بستر سے میں تجھے باندھتی ہوں جس سے کہ تو صرف میرا ہی ہو۔ اور دُوسری کسی کا نام تک بھی نہ لے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرنتھی بندھن ایک ضروری کرم ہے۔ اور اس سے پریم مضبوط ہوتا ہے۔ اس وید واکیہ کو یاد رکھتے ہوئے ہندو جنتا پریم بندھن کو مضبوط کرنے کے لئے گرنتھی بندھن آج تک کرتے چلے آئے ہیں۔ نتھ کنیا کے ناک میں ڈالی جاتی ہے۔ اور بیچھی یعنی مُندری انگلی میں اور زنجیری گلے میں پہنائی جاتی ہے جس سے کہ سُہاگ پرگٹ ہوتا ہے بیچھی سے کھڈو کنے کھیلنے اور یسی مُندری کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ جس کا مفصل حال آگے بیان کیا جائیگا۔

رسم وہنڈا

یہ رسم گھوڑی سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ لڑکی کے پتا نے
جو کپڑے لڑکی اور لڑکے کو دینے ہوتے ہیں۔ وہ اسی وقت دے
دیتا ہے۔ کپڑوں کی تعداد اور دیگر اشیاء درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

لڑکی کے تیور۔ اپنی شکتی کے انوسار تین۔ پانچ۔ سات۔
نو۔ گیارہ یا تیراں۔

لڑکے کے کپڑے۔ جو وواہ کے موقعہ پر پہن کر لڑکا جاتا
ہے۔ دو جوڑہ جوتے۔ (لڑکے اور لڑکی کا)

زیور۔ جو ڈھنگوں میں دئے گئے تھے۔ اور چاندی کے برتن
مولی سے لپٹا ہوا ایک ناریل۔ دو روپے۔

اس سب سامان کو ایک چادر میں باندھ کر کسی نوکر کے سر پر
اٹھوا کر جل کے مہیں کا شبھ شگن کرتے ہوئے پروہت جی چند استریوں
کے ساتھ ور کے گھر لے جاتے ہیں اور اس جگہ ور کی ماتا کو پیڑھی پر
بٹھا کر وہنڈا جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے۔

وہنڈے کا ارتھ اور ویدمیں اس کا بیان

چار جاتی کھشتری وواہ میں دئے جانے
والے کپڑوں کو وہنڈا کہتے ہیں۔ اس
کا ارتھ وواہ میں دی جانیوالی چیزیں

ہوتا ہے - اور وہنڈا شبد بندھا جہیز سے بگڑ کر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے - بندھا شبد کا ارتھ باندھنا ہوتا ہے -

پہلے زمانہ میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی زیادہ سے زیادہ جہیز دینے کے کارن لوگوں کو کشٹ اٹھانے پڑتے تھے اور اُن کو دُور کرنے کے لیئے بزرگوں نے جہیز مقرر کر دیا تھا - تاکہ جہیز مقررہ چیزوں سے زیادہ نہ دیا جائے - اس لیئے اس کو باندھا (بندھا) جہیز کہا جاتا تھا - دوئم کپڑے میں باندھ کر دینے کی وجہ سے باندھا جہیز کہا جاتا تھا - جہیز باندھنے کا اصل مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو دکھاوے کے لیئے جو زیادہ سے زیادہ دینا پڑتا تھا وہ نہ دیا جا سکے اور اپنی توفیق کے مطابق جہیز باندھ کر دے دیا جاوے - مگر اپنی اپنی من مانی کارروائیوں سے بزرگوں کا یہ سُنہری اصُول مٹی میں ملایا جا رہا ہے - اور اب لوگوں کے گھر بھر بھر کر دکھایا جاتا ہے - جس سے کہ پھر زیادہ سے زیادہ دینے کا وہی دوش شروع ہو گیا ہے -

بھاشا وگیان (گرامر) کے انوسار باندھا جہیز میں باندھا وشیش اور جہیز وشیشہ ہے - اس لئے جب کوئی لفظ زیادہ استعمال ہونے لگتا ہے تو اس کا وشیش ہی بولا جاتا ہے - جیسے ریل گاڑی لفظ میں گاڑی کو چھوڑ کر ریل وسٹیشن کا ہی پریوگ استعمال ہوتا ہے مثلاً ریل پر جا رہا ہوں - ریل جا رہی ہے - اسی طرح بندھا جہیز

میں لفظ جہیز کو بندھا ہی بولا جانے لگا۔ اور بگڑتے بگڑتے پنجابی زبان میں باندھا یا بندھا کا وہنڈا ہو گیا۔ اور وہنڈا ہی عام استعمال ہونے لگا۔ جو آج تک بھی گپت اور مقررہ جہیز دینے کے ارتھ کو ظاہر کر رہا ہے۔ مگر افسوس کہ جاتی بھائی اس اُدیش سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

کنیا کو جہیز دینے کے بارے میں تو سمرتیوں اور پورانوں میں بہت سی جگہ پر لکھا پایا جاتا ہے۔ ویدوں میں بھی اس کا پرسنگ آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم ویدک کال سے چلی آتی ہے۔ دیکھو رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۲۶ منتر ۲ و ۳ جس میں ککشی وان کے وواہ میں سونیہ نامی راجہ کے جہیز میں زیور۔ گئوویں۔ گھوڑے اور رتھوں کے دینے کا ورنن آتا ہے۔ اسی طرح اتھرو وید کے پانچویں کانڈ کے سترھویں سوکت کے بارھویں منتر میں لکھا ہے "اس کی عورت سینکڑوں لانے والی نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ اس منتر میں بھی جہیز لانے والی لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدک کال میں بھی جہیز دیا جاتا تھا اور اُس ریتی کی یاد میں آج یہ وہنڈا کی رسم کی جاتی ہے۔ یُوں تو کھٹ دان بھی جہیز ہی ہے۔ مگر چار جاتی کشتری زیور اور کپڑے وواہ سے پہلے ہی دے دیتے ہیں اور کھٹ دان وواہ ہو جانے کے بعد کرتے ہیں۔ کارن یہ ہے کہ کھٹ نانکوں کی طرف سے

آتی ہے۔ ڈھنگوں کی رسم میں زیور اور وہنڈا میں کپڑے کنیا کا پتا دے دیتا ہے۔ کیونکہ "براہم دواہ" میں ور کا زیور اور وستروں سے پوجن کر کے کنیا دان کرنا لکھا ہے۔ اس لئے کنیا کا بہت ڈھنگ اور وہنڈا دواہ سے پہلے ہی زیور اور کپڑے دے دیتا ہے۔ وہنڈا دینے کے بعد واپس آتی ہوئی استریاں ایک گلے کا اور ایک کان کا زیور لے آتی ہیں جن کو کہ دواہ کے سمے کنیا کو پہنا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ کنیا کو زیوروں اور کپڑوں سے آراستہ کر کے دان کرنا لکھا ہے۔ اس لئے کنیا کو پہنانے والے زیور جو کہ دکھاوے کے لئے ڈھنگوں میں دئے جاتے ہیں ان میں سے ایک دو زیور واپس لیکر کنیا کو دواہ میں پہنائے جاتے ہیں اور ور کو دینے کے لئے ایک انگوٹھی بھی واپس لائی جاتی ہے۔

ایک روپیہ اور ناریل تمبول روپ میں ور کی بھینٹ کی جاتی ہے اور وستر پہننے کے لئے دئے جاتے ہیں جو گھوڑی کے سمے پہن کر کنیا کے گھر میں جاتا ہے۔ چونکہ چاروں جاتی کشتری براہم دواہ کو مکھیہ مانتے ہیں اس لئے ور کی وستروں اور زیوروں کی بھینٹ سے پوجا کر کے اپنے گھر لا کر کنیا دان کرتے ہیں۔ براہم دواہ کا مفصل بیان رسم گھوڑی میں لکھا جاویگا۔ ایک روپیہ اور اوپر کا کپڑا یعنی (جُلاں۔ بھوچھن) لڑکے کی ماتا کی بھینٹ دئے جاتے ہیں۔ باقی سب کپڑے رتنی وستر (تیور) یعنی عورتوں کے تین تین کپڑے

جہیز روپ میں کنیا کے لئے دئے جاتے ہیں۔

رسم گھوڑی

یہ رسم وواہ سے پہلے جب کنیا پکش کے لوگ ور کو لینے کے لئے گھوڑی لے کر آتے ہیں تب لڑکے والوں کی طرف سے ادا کی جاتی ہے اور اس میں مندرجہ ذیل سامان ہوتا ہے:-

کیسر۔ پھول۔ پھولوں کے ہار۔ مکٹ۔ تلوار۔ سیون سہرا وہنڈا میں آئے ہوئے ور کے کپڑے۔ کیسری ململ کا کرتہ اور پیچی۔ سربالے کے لئے کپڑے۔ گانا۔ ایک روپیہ و ناریل جو وہنڈا میں آیا تھا۔ ایک جُٹ۔ ۲۸ چھوہارے۔ لونگ اور الائچیاں۔

جب کنیا پکش والے گھوڑی لا کر ور کو لینے آتے ہیں۔ اُس موقعہ پر چار مکھیا دیا کھارے کے نیچے جلا کر اُوپر ور کو بٹھایا جاتا ہے اور استریاں اُس کے اُوپر کپڑا یعنی سالو تان کر سنان کراتی ہیں۔ اور سنان کے بعد ور پاؤں سے پانچ چھنیاں چھوڑتا ہے۔ پھر لکڑی کی پٹڑی پر بیٹھ کر کپڑوں کی پرتشٹھا کر کے پہنتا ہے اور کنگھی سے چوٹی سنوار کر پگڑی باندھتا ہے۔ اس موقعہ پر بھاوجیں (بھرجائیاں) ور کو سرمہ ڈالتی ہیں۔ اس کے بعد ور اور سربالے سے گنپتی وغیرہ گرہوں کا پوجن کرایا جاتا ہے۔ بعد ازاں مکٹ کی پرتشٹھا اور مکٹ پر

براجمان دیوتاؤں کا پوجن کرا کر ور کے ماتھے پر باندھا جاتا ہے۔ اور مکٹ کے اوپر سیون سہرا باندھا جاتا ہے اور اس پر پھولوں کے ہار چڑھائے جاتے ہیں۔ اور تلوار کی پرتشٹھا کر کے ور کو دی جاتی ہے۔ اور پروہت جی رکھشا بندھن یعنی گانا باندھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہنڈے والا ایک روپیہ اور ناریل ور کی جھولی میں تنبول کا ڈال دیا جاتا ہے اور شامل شدہ لوگ جنہوں نے تنبول دینا ہوتا ہے۔ دے دیتے ہیں۔ جسے بھاٹ نام لے لیکر بولتا جاتا ہے۔ گرہ وسرجن کرنے کے بعد ور کو گھوڑی پر چڑھانے کے لیے جل کے میل سے لے جایا جاتا ہے۔ ایک جٹ۔ ۸۲ چھوہارے۔ ایک ناریل جو لڑکے کی جھولی میں ہوتا ہے۔ نفر (نوکر) کو کسی کپڑے میں باندھ کر دے دئے جاتے ہیں۔

جب ور گھوڑی پر چڑھتا ہے تو سر بالے کو بھی گھوڑی پر چڑھا دیا جاتا ہے اور وان روپ میں کچھ چاول۔ دہی۔ سونا۔ چاندی۔ ان دودھ موتی۔ ناریل اور دکھشنا لال کپڑے میں باندھ کر سر بالے کے ہاتھ سے لگوائے جاتے ہیں۔ بہنیں گھوڑی کو دال کھلاتی ہیں اور گھوڑی کے بالوں کو گوندھتی ہیں جس کو واگ گندنا کہا جاتا ہے۔ بہنوں کو ور وواہی کے روپے دیتا ہے۔ اس کے بعد کنیا پکش کا نائی جھنبا بجاتا ہوا کنیا پکش کے لوگوں کے ساتھ کنیا کے گھر لے جاتا ہے۔ اس موقعہ پر لڑکے والے ور کے ساتھ نہیں جاتے۔ بس اس کرم کو

گھوڑی - جنج یا برات کہا جاتا ہے - کنیا کے گھر میں جانے سے پہلے ور کا پھولوں کی ورشا سے سواگت کیا جاتا ہے اور گھوڑی سے اُتار کر جنواسا یعنی کنیا کے گھر سے الگ کسی اور گھر میں اُتارا دیا جاتا ہے - وہاں پر ور اور سرباے کو کھانے کے لیئے مٹھائی اور گری چھوہارے دیئے جاتے ہیں اور وواہ آرمبھ ہونے تک ور اُس جگہ رہتا ہے -

کھاسے پر سنان کرنا پوجن وغیرہ مذہبی کارجوں میں پوتر تا مُکھ ہونے کے کارن وواہ سے پہلے اپنے گھر سے ہی ور منگل سنان کر کے جاتا ہے - گھر میں جب منگل سنان کرنا ہو تو آدھار (بیٹھنے کی چیز) کے بغیر سنان نہیں کرنا چاہیئے - اس لیئے آدھار رُوپ کوئی آسن ہونا ضروری ہے - چونکہ اُون وغیرہ کے آسن گیلے ہو جاتے ہیں - اس لیئے پیٹھ آسن (لکڑی کا آسن) یا شتر آسن (کھارا) ہی مناسب ہو سکتا ہے - وواہ میں شتر آسن کی خاصیت ہوتی ہے - اس لیئے سنان کے وقت ور کو کھاسے پر سنان کرایا جاتا ہے - اس سنان کو شاستر منگل سنان کہتے ہیں -

ور کے اوپر کپڑا پھیلانا رسم پھُل کڑاہی مایاں میں مفصّل طور پر لکھا جا چکا ہے -

چھینیوں کو چھوڑنا اور کھاسے کے نیچے دیا جلانا وواہ یگیہ میں ادھکار پراپتی اور پاپ نِورتی کے لیئے پرائشچت رُوپ میں پانچ چھینیاں چھوڑی جاتی ہیں -

جس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وِدوان یگیہ میں وِر کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار رُوپ پانچ وِگھن دُور کرکے وِدوان یگیہ کی نِروگھن سماپتی کے لئے پرتگیا کرتا ہے۔ اس لئے پاؤں سے چینپیاں پھوڑتا ہے۔ دُوسرا بھاو اس کا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی دُشمن لڑائی کے لئے آوے گا تو اِن چینپیوں کی طرح اُس کو کچل دیا جاوے گا۔ تیسرے ور کے بل کی پریکشا بھی ہو جاتی ہے۔ یگیہ آرمبھ کرنے سے پہلے سنان کرنے کے بعد اگنی کے آگے شترُو ناشک پرارتھنا اتھرو وید کے منتر سے کی جاتی ہے۔ منتر کو بھُول کر اس کا بھاو پرگٹ کرنے کے لئے اُسی یاد میں چینپیاں پھوڑی جاتی ہیں۔

پرارتھنا منتر۔ اتھرو وید کانڈ ۷۔ سُوکت ۶۴ منتر ۱ میں دیکھو۔

अयमाग्निः सत्पतिर्वृद्धवृष्णो रथीव
पत्तीन जयत् पुरोहितः ।
नाभा पृथिव्यां निहितो दविद्युतदधस्पदं
कृणुतां ये पृतन्यवः ॥

ترجمہ۔ بھلے پرُشوں کے سوامی پرُوہت اگنی نے سب سے بڑے بلوانوں کو جیتا۔ جیسے سوار پیدل کو۔ زمین پر اُتم یگیہ ویدی میں بہت زیادہ چمکتا ہُوا اگنی دیوتا اُن شترُوؤں کو ہمارے پاؤں کے نیچے کر دے جو ہم سے لڑنا چاہتے ہیں۔

اس منتر میں دو باتیں لکھی ہیں۔ ایک تو بھومی پر ویدی میں موجود اگنی کے آگے پرارتھنا کرنا۔ دوسرا شترووں کو پاؤں کے نیچے کچلنا۔ اس منتر کی دونوں باتوں کو عملی طور پر کرتے ہوئے براہمن اور کھشتری آج تک بھی اس کی یاد میں کھارے کے نیچے زمین پر چار مکھیا دیا جلا کر اور چپنیوں کو پھوڑ کر ورکو یہ باتیں یاد کراتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب سے گرہ اگنی کا گھروں میں ستھاپن کرنا جاتا رہا۔ تب ہی سے منگل سنان کرنے کے بعد اگنی کے آگے باترا میں دشمنوں کو مارنے کی پرارتھنا کرنے کے لئے لکڑیوں سے اگنی نہ جلا کر چار مکھیا دیا سے ہی جیوتی روپ اگنی جلانے کی رسم پڑ گئی ہے۔ اور اگیانتا کے کارن ویدی کی بجائے کھارے سے ہی کام چلا لیا گیا۔ کیونکہ ویدی چوکون ہوتی ہے اور کھارا بھی چوکون ہوتا ہے۔ اور دوسرا بھاو دشمنوں کو مارنے کا اس طریقے سے دکھایا جاتا ہے کہ دشمنوں کو ان چپنیوں کی طرح پیس ڈالوں گا۔ اس لئے اچھل کر چپنیوں کو پھوڑا جاتا ہے۔ کھارے کے نیچے دیا نہ جلا کر کسی خاص جگہ پر ویدی میں اگنی یا جوتی کے آگے شترو ناشک پرارتھنا کرنا اچت اور لابھدائک ہے۔

گھوڑی کے ساتھ لڑکے والوں کا نہ جانا اور سہر بلے کا بیان

منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے میں آٹھ قسم کے وواہ لکھے ہیں:-

۱- برہم - ۲ - دیو - ۳ - آرش - ۴ - پرجیا پتیہ - ۵ - آسر - ۶ - گندھرو - ۷ - راکشش - ۸ - پشاچ -

ان میں براہم وواہ کا سب سے زیادہ پھل لکھا ہے اور یہی وواہ براہمن اور کھشتری اکثر کرتے چلے آئے ہیں - دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۲۷

आच्छाद्य चार्चयित्वा च श्रुतिशीलवते स्वयम् ।
आहूय दानं कन्याया ब्राह्मो धर्मः प्रकीर्त्तितः ॥

मनुस्मृ० अ० ३ । २७ ॥

ترجمہ - کپڑے اور زیور کنیا کو پہنا کر اور ور کا پوجن کر کے قابل اور وِدوان شبھ آچرن والے لڑکے کو خود بلا کر کنیا دان کرنے کو برہم وواہ کہتے ہیں -

اسی ادھیائے کے شلوک ۳۷ میں لکھا ہے کہ برہم وواہ کرنے سے - کرنیوالا دس کُل پہلی اور دس کُل آنیوالی اور ایک اپنی یعنی اکیس کُل کا اُدھار کرتا ہے - اسی طرح یاگیولک سمرتی کے آچار ادھیائے - وواہ پرکرن - شلوک ۵۸ میں بھی لکھا ہے -

اُوپر لکھے ہوئے پرمانوں کے انوسار براہمن اور کھشتری براہم وواہ کو سُکھد سمجھتے ہوئے ور کو لانے کے لئے کنیا والے آپ ہی سواری کے لئے گھوڑی لے جاتے ہیں اور ور کو ساتھ لے آتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ ور کے بھائی بندھو ساتھ نہیں جاتے -

اور سیوا کے لیے صرف ایک نوکر اور انگ رکشک یعنی سربالا ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ سربالا ور کے پتا کُل اور ماتا کُل کا نہیں ہوتا۔ پہلے زمانہ میں تو کسی بہادر آدمی کو سربالا بنا کر بھیجا جاتا تھا۔ سبھیتا کے پربھاو سے یا شرم کی وجہ سے بہادر منش کی بجائے بچہ یا کوئی اور بالک بھیجا جانے لگا۔ جب کوئی اور منش بھیجا جاتا تھا تو اُس کو ور کے پیچھے گھوڑی پر نہیں چڑھاتے تھے۔ جب سے بچہ جانے لگا تب سے ور کے پیچھے بٹھانے کی رسم جاری ہو گئی۔ پُورب پرانت میں براہمن بالک کو سربالا بناتے ہیں۔ سربالا کے ارتھ ہیں سہہ بالا یعنی ساتھ جانیوالا بالک۔

ور کو سُرمہ لگانا

آنکھوں میں سُرمہ لگانے سے آنکھوں کی بیماریاں تو جاتی ہی ہیں اور منش ہر وقت لگا سکتا ہے مگر یگیو پویت اور وواہ کے منگل سنان میں سُرمہ لگانا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اتھروید میں آنکھ کے روگوں کو دُور کرنے کے علاوہ خاص ترکیب سے استعمال کر کے یکشما (تپ دق) تک کو دُور کرنا لکھا ہے۔

यस्याञ्जन प्रसर्पस्यङ्गमङ्गं परुष्परुः ।
ततो यक्ष्मं वि बाधस उग्रो मध्यमशीरिव ॥
अथर्व० ४।६।४॥

اتھروید کانڈ ۴ سوکت ۹ منتر ۴

ترجمہ۔ اَے انجن (سُرمہ) جس کے تو اَنگ انگ میں جوڑ جوڑ میں گھُستا ہے۔ وہاں سے تو یکشما (تپدق) کو نکال پھینکتا ہے۔ طوالت کے ڈر سے زیادہ نہیں لکھا گیا۔ سُرمے کا استعمال ویدک کال سے چلا آ رہا ہے۔ دیکھو پونیت سنسکار کے سماورتن کرم میں سُرمہ منتر پڑھ کر لگایا جاتا ہے۔

تلوار، وروِیش اور مُکٹ کا بیان

پہلے زمانہ میں جب لوگ یاترا کے لئے جاتے تھے تو اپنا ویش یعنی پہراوا ایک سپاہی کی طرح بنا کر جاتے تھے۔ اُس زمانہ میں مَنش کا شوُر بیر ہونا ہی پردھان گُن مانا جاتا تھا۔ آج کل کی طرح سجاوٹ اور نزاکت ہی گُن نہیں سمجھا جاتا تھا۔ آج کل جس طرح ہاتھ میں چھڑی رکھی جاتی ہے۔ اسی طرح اُن دنوں میں تلوار رکھی جاتی تھی اور کیسری بانا شوُر بیر کا ویش ہوتا تھا۔ اُس زمانہ کی یاد آج گھوڑی کے موقعہ پر دلائی جاتی ہے۔ یہ حال سَو یا دو سَو برس کا نہیں بلکہ ویدک کال کا ہے۔ رگ وید میں وروِیش کے متعلق ورنن ہے۔ دیکھو رگ وید منڈل ۵ سوکت ۶۰ منتر ۴۔

वरा इवेद्रैवतासो हिरण्यै रभि स्वधाभि-
स्तन्वः पिपिश्रे । श्रिये श्रेयांसस्तवसो रथेषु
सत्रा महांसि चाक्रिरे तनूषु ॥

ترجمہ۔ وواہ کے یوگیہ ایک دھنی نوجوان۔ جس طرح سونے کے زیور اور اچھے کپڑے وغیرہ اور پانی سے اپنے جسم کو سُنھر اکرتا ہے اُسی طرح سب سے اچھا بلوان مروت دیوتا رتھ کے اُوپر سب طرح سے اپنے شریر کی شوبھا کے لیئے پنچ دھارن کرتا ہے۔

اس منتر سے کپڑوں اور زیوروں سے سج کر شوُر بیروں کا ہتھیاروں سے لیس ہونا ظاہر ہوتا ہے اور مُکٹ کی نسبت یہ گیان ہوتا ہے کہ یہ ایک کنٹوپ ہے اور اس پر پانچ دیوتاؤں کی مُورتیاں ور کا آسنک یعنی ایشور کو ماننے والا ہونا اور اُس کی رکھشا کرنا ظاہر کرتے ہیں ور کی رکھشا کے لیئے دیوتاؤں کو سر پر ستھاپت کیا جاتا ہے کیونکہ شاستروں میں پنچ دیو پُوجن سب کرموں میں پردھان مانا ہے۔ جیساکہ منتر

आदित्यं गणनाथञ्च देवीं रुद्रञ्च केशवम् ।
पञ्चदैवत्यमित्युक्तं सर्वं कर्मसु पूजयेत ॥

ترجمہ۔ سُورج۔ گنیش۔ دیوی۔ رودر (شنکر) اور وشنو یہ پانچ دیوتا ہوتے ہیں۔ ان کا سب کرموں میں پُوجن کرنا چاہیئے۔

پانچ دیوتاؤں کا ورنن نہ صرف شاستروں میں بلکہ ویدوں میں بھی آتا ہے۔ جیساکہ رگ وید میں سُورج کا پُوجن جگہ جگہ پر آیا ہے۔ دیکھو رگ وید ۵ - ۲۲ - ۱

हिरण्यपाणिमूतये सवितारमुपह्वये ।
स चेत्ता देवता पदम् ॥

ऋ० मं० १ सू० २२ मं० ५ ॥

ترجمہ - سُنہری کرنوں والے سُورج کو رکھشا کے لیئے بُلاتا ہوں وہی دیوا اپنے بھگت کو ملنے والا درجہ بتائیں گے ۔

اس منتر میں سُورج بھگوان سے جو پانچ دیوؤں میں سے ایک ہے - سے پرارتھنا کی گئی ہے - گنتی پُوجن کے بارہ میں رسم پُوج میں مفصّل لکھا جا چُکا ہے ۔

دیوی کے بارہ میں یجُروید میں ورنن ہے - اس میں ایک دیوی کا ہی نہیں بلکہ تین دیویوں یعنی سرسوتی - اِڈا اور بھارتی کا ورنن ہے جن کا کہ پورانوں میں مہا سرسوتی - مہا لکشمی اور مہا کالی ناموں سے ورنن ہے - دیکھو یجروید ادھیائے ۲۰ - منتر ۴۳

तिस्रो देवीर्हविषा वर्धमाना इन्द्रं
जुषाणा जनयो न पत्नीः ।
अच्छिन्नं तन्तुं पयसा सरस्वतीडा
देवी भारती विश्वतूर्तिः ॥

ترجمہ - تینوں چمکتی ہوئی دیویاں - سرسوتی - اِڈا اور بھارتی طاقتور عورتوں کی طرح اِندر کا سیون کرتی ہوئیں دودھ اور آہوتی سے یگیہ کو بردھن کریں ۔

رگ وید منڈل ۲- سُوکت ۳ اور منتر ۸ میں بھی اِڑا سرسوتی اور بھارتی ان تین دیویوں سے پرارتھنا کی ہے - ان منتروں میں دیویوں کا ورنن اور پرارتھنا کرنا لکھا ہے - جنھیں سناتن جنتا مہاکالی مہا سرسوتی اور مہا لکشمی کے ناموں سے پُوجن کرتی ہے -

چوتھے دیوتا رودر کے بارہ میں یجُروید کے سولھویں ادھیائے میں ورنن ہے - اس جگہ صرف پہلا اور دُوسرا منتر لکھا گیا ہے جن میں رودر کا پربت پر نواس مانا ہے - جس طرح کہ سناتن دھرمی شنکر کا نواس کیلاش پربت پر مانتے ہیں - یجُروید ادھیائے ۱۶ - منتر ۲

या ते रुद्र शिवा तनू रघोराऽपाप काशिनी ।
तया नस्तन्वा शन्तमया गिरिशन्ताभिचाकशीहि

ترجمہ - کیلاش پربت پر نواس کرتے ہوئے - پرانیوں کے سُکھ کو پھیلانے والے - ہے رودرا جو تمہارا شانت منگل اور سُندر رُوپ پاپ پھل کو نہ دیکر پُن پھل کو ہی دینے والا شریر (شنکر رُوپ) ہے اُس سُکھ بھرے شریر سے ہم کو اولوکن (درشن) کیجئے -

اس منتر میں رودر کا کیلاش پربت پر رہنا اور پرارتھنا سے رودر رُوپ کو تیاگ کرکے شنکر رُوپ سدھ ہوتا ہے -

پانچویں دیوتا وشنو بھگوان کا ورنن تو ویدوں میں بہت جگہ آیا ہے۔ اس جگہ رگ وید کا صرف ایک منتر لکھا جاتا ہے۔ دیکھو رگ وید ۱-۲۲-۲۱-

तद्विप्रासो विपन्यवो जागृवांसः समिन्धते ।
विष्णोर्यत् परमं पदम् ॥

ترجمہ۔ ستُتی کرنے والے اور بُدھی مان آدمی وشنو کے اُس پرم پد سے اپنے ہردیہ کو پرکاشت کرتے ہیں۔

اس منتر میں وشنو بھگوان کی اُپاسنا کرنا صاف لکھا ہے۔ اُوپر لکھے ہوئے پرمانوں سے پانچ دیوتاؤں کا پوجن کر کے "کورچ" روپ مُکٹ سر پر دھارن کیا جاتا ہے۔ اس لئے مُکٹ پر دیوتاؤں کی مُورتیاں ہوتی ہیں۔ یہ مُکٹ سونے یا چاندی کا ہوتا ہے۔ رگ وید میں لکھا ہے کہ مُکٹ سونے کا ہونا چاہیئے۔ رگ وید ۳-۳۴-۲-

उक्षन्ते अश्वां अत्यां इवाजिषु नदस्य कर्णैस्तुरयन्त आशुभिः । हिरण्यशिप्रा मरुतो दविध्वतः पृक्षं याथ पृषतिभिः समन्यवः ॥

ترجمہ۔ یُدھ میں گھوڑے کی طرح مرودگن وشال بھون کو سینچتے ہیں۔ وہ گھوڑے پر چڑھ کر شور مچاتے ہوئے بادل کے پاس سے ہو کر جلدی جلدی گذر جاتے ہیں۔ مرو تو! تم سونے کے

مکٹ والے اور سمان کرودھ والے ہو۔ تم درختوں کو کمپاتے ہو۔ تم پرشتی مرگ پر چڑھ کر اُن کے لیئے جاتے ہو۔

اس منتر میں سونے کا مُکٹ ہونا لکھا ہے مگر سامرتھ نہ ہونے کی وجہ سے چاندی کا بھی ہو سکتا ہے۔

تلوار کے بارہ میں پرمان رُوپ شلوک وغیرہ نہ لکھ کر صرف ایک دو باتیں لکھ دی جاتی ہیں۔ ویدوں میں تلوار کی پرشنسا میں سُوکت بھرے پڑے ہیں۔ اتھرو وید کے گیارھویں کانڈ میں۔ نویں سُوکت کے پہلے منتر میں شترُوؤں پر فتح پانے کے لیئے تلوار کی سُتتی کی ہے اور اسے شوُربیر کا ایک انگ مانا ہے۔ اس لیئے ور کے پاس تلوار کا ہونا ضروری ہے۔

گانا باندھنا یہ رکھشا بندھن کرم ہے۔ اس کا ودھان ویدوں میں بہت جگہ لکھا ہے۔ سونے کا گانا بہت پھل دائیک ہے۔ اس کا ورنن پھل کرتاہی مایاں میں کافی طور پر کیا جا چکا ہے۔ اس جگہ صرف باندھنے کا پھل لکھا جاتا ہے۔ یجروید ادھیائے ۳۴۔ منتر ۵۱ میں لکھا ہے:-

न तत्र रक्षांसि न पिशाचा स्तरन्ति देवानामोजः प्रथजं ह्येतत् । या बिभर्ति दाक्षायण॰ हिरण्य॰ स देवेषु कृणुते दीर्घमायुः स कृणुते मनुष्येषु दीर्घमायुः ।

ترجمہ - اس کے دھارن کرنے والے پر راکشش حملہ نہیں کرتے اور پشاچ اس کی ہنسا نہیں کرتے کیونکہ یہ دیوتاؤں کا سب سے پہلا اُتپن کیا ہوا تیج ہے - جو کوئی سونے کو دھارن کرتا ہے وہ دیولوک میں بہت دیر تک نواس کرتا ہے اور منش لوک میں لمبی عمر والا ہوتا ہے -

گانا کیسا ہونا چاہیئے؟ اس کے متعلق سنسکار پردیپ میں لکھا ہے :-

वेदमन्त्रैश्च कर्तव्या रक्षा शुभ्रैश्च सर्षपैः ।
कृत्वा पोटलिकां पूर्वं बध्नीयाद्दक्षिणे करे ॥

ترجمہ - سفید سرسوں کی پوٹلی بنا کر وید منتروں سے دائیں ہاتھ میں باندھنا چاہیئے -

آج تک بھی اسی ودھی سے گانا بنایا جاتا ہے جو کہ گھوڑی کے وقت دائیں ہاتھ میں باندھا جاتا ہے - چونکہ گھوڑی کے موقعہ پر ایک طرح سے یاترا کا آرمبھ ہوتا ہے اس لیئے رکھشا بندھن کے لیئے ضروری ہے -

بہنوں کا گھوڑی کو دال کھلانا

بہنیں گھوڑی کو دال اس لیئے کھلاتی ہیں - کہ یاترا میں گھوڑی کسی قسم کا اُودھم نہ مچاوے اور اُن کے بھائی

کو کسی قسم کا دُکھ نہ پہنچے۔ اور گھوڑی کے سیوک یعنی سائیس پر یقین نہ کر کے اپنے ہاتھ سے کھلا دیتی ہیں۔

ور کو گھوڑی پر کیوں سوار کیا جاتا ہے؟

سواری کے لئے سب سے اچھا اور آسانی سے چلنے والا صرف گھوڑا ہی ہو سکتا ہے یا گھوڑی۔ یدھ میں گھوڑے پر سوار ہو کر جانا اچھا مانا گیا ہے اور یگیہ وغیرہ منگل کارجوں میں گھوڑی اُتم مانی گئی ہے۔ کیونکہ ور دواہ روپی یگیہ میں جا رہا ہوتا ہے۔ اس لئے گھوڑی پر سوار ہو کر جانا اُتم ہے اگرچہ آج کل موٹر کار وغیرہ کئی ایک سواریاں مل جاتی ہیں تو بھی ویدک سنسکرتی کو چھوڑنا لازم نہیں ہے۔ ویدک کال میں یگیہ کے موقعہ پر گھوڑیوں پر سوار ہو کر جایا جاتا تھا۔ اس کا ورنن اتھروید ۴۔۶۔۲۰ میں آیا ہے۔

यज्ञैः संमिश्लाः पृषतीभि ऋष्टिभि र्यामि-
ञ्छु भ्रासो अञ्जिषुप्रिया उत । आसद्या बर्हि-
र्भरतस्य सूनवः पोत्रादा सोमं पिबता दिवो नरः ॥

अथर्व० २० । ६७ । ४

ترجمہ۔ یگیہ میں مصروف ہوئے ہوئے اپنے راستہ پر (چیت کبری) رنگ برنگی گھوڑیوں پر چھوں اور زیوروں سے چمکتے

ہوئے ۔ پیارے متر بھرت کے پُترو ۔ اس کُشا کے آسن پر بیٹھ کر ہوتا (یگیہ میں سوم پلانے والا آدمی) کے پاتر سے سوم پیو ۔ ہے آکاش کے ہیرو ۔

اس منتر سے صاف ظاہر ہے کہ بھرت کے پُتر سوم پینے کے لئے یگیہ میں گھوڑیوں پر سوار ہو کر آئے تھے ۔ اس لئے وواہ یگیہ میں ور کو بھی گھوڑی پر سوار کر کے لیجایا جاتا ہے ۔ اسی بھاو کو لے کر پارسکر گرہیہ سُوتر کے پدارتھ کرم میں لکھا ہے ۔

ततो वरः कृतनित्यक्रिय इष्टदेवतां पित्रा-दींश्च नमस्कृत्य तैरनुमोदितो यथाविभव मश्वादि यान मारुह्य वधूगृहं गत्वा

ترجمہ ۔ ور نت کرم کے بعد اشٹ دیو اور پتا وغیرہ کو نمسکار کر کے اُن کی آگیا انوسار گھوڑی پر سوار ہو کر کنیا کے گھر جاوے

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاستروں میں گھوڑی پر سوار ہو کر جانا لکھا ہے ۔ اس لئے ہندوؤں میں گھوڑی پر سوار ہو کر ور کنیا کے گھر جاتا ہے ۔

چھینا بجانا چھینا ایک قسم کا باجہ ہے اور منگل کرموں میں باجے کے شبد کو شُبھ مانا ہے ۔ آپستمب گرہیہ سُوتر کے پہلے پٹل ۔ دُوسرے کھنڈ کے چودھویں سُوتر میں لکھا ہے کہ

—— तथा मङ्गलानि ॥ १४ ॥—शङ्ख दुन्दुभि वीणा तूर्ण वादित्र संप्रवादनानि कुलस्त्री गीतानि इत्यादि ।

मङ्गलानि विवाह उपसंहर्तव्यानि ।

ترجمہ۔ وواہ میں شنکھ دُندُبھی۔ بین اور چھینا وغیرہ باجے اور کُلین استریوں کے گیت منگل سوچک (خوشی ظاہر کرنیوالے) ہوتے ہیں۔ اس لیئے گانا بجانا بھی کرنا چاہیئے۔

اسی پرمان کے انوسار وواہ میں گانا بجانا کیا جاتا ہے۔

رسم چھنیاں بھرنا اور شگن کرنا

یہ رسم لڑکی والوں کے گھر گھوڑی آجانے پر کی جاتی ہے۔ اس میں نئی بیاہی عورت اور اُس کے پتی کو (جنہوں نے پہلے دن چھننیاں بھری تھیں) ساتھ لیکر کچھ عورتیں اور نائن کنوئیں سے پانی لینے جاتی ہیں۔ پانی بھرنے سے پہلے کمہار سے دو کجے دو چار مکھیئے دیئے اور درزی سے چلی چولا (لڑکی کے کھارہ پر پہننے کے کپڑے) لے آتی ہیں۔ پھر کنوئیں سے چھننیاں بھرنے والے (پتی پتنی) کے ہاتھ سے کجوں میں جل بھرواتی ہیں۔ جل

بھرنے کی ودھی یہ ہوتی ہے کہ پتنی سے ایک ہاتھ کے ساتھ چھ
بار جل کھچواتی ہیں اور اُس کی استری اُس جل کو پرتھوی پر گرا
دیتی ہے اور ساتویں بار دونوں پتی پتنی مل کر جل کھینچتے ہیں۔
پھر اُس جل سے دونوں کچے بھر کر چھنیوں میں ستھاپن کر کے اُوپر
چادر تکھیا رکھ دیا جاتا ہے۔ باقی جل میں ندی کا جل ۔ گنگا جل
یا تالاب کا جل ملا کر کنیا کو سنان کرا دیتی ہیں۔ اس کے بعد ور کو
چھنیوں والے ستھان میں لانے کے لیے جلتا ہوا آٹے کا دیا چھلنی
میں رکھ کر دروازے پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ جس کو ور تلوار سے نیچے
گرا دیتا ہے۔ اس کے بعد دروازے پر تیل گرا کر ور کو جل کے
میل سے چھنیوں میں لے جایا جاتا ہے۔ وہاں استریاں کنیا
کو چھنیوں کے آگے چٹائی کے اُوپر بیٹھا کر ایک تھالی میں سات
کھڈکنے (آٹے کی سات چھوٹی چھوٹی کٹوریاں اور اُن کے سات
ڈھکنے) بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ لڑکی سے ڈھکنے اُتروائی جاتی ہیں
اور ور سے ڈھکنے رکھوائی جاتی ہیں۔ اس طرح چھ بار کرنے کے
بعد ساتویں بار کنیا اور ور دونوں مل کر اُن کو ڈھک دیتے ہیں
اس کو کھڈکنے کھیلنا کہا جاتا ہے۔ کھڈکنے کھیلنے کے بعد تھال
میں جل اور دودھ ڈال کر رکھ دیتے ہیں۔ اور ایک روپیہ یا پانچ
پیسے ایک انگوٹھی لیکر نائن تھال میں چھوڑتی جاتی ہے۔ اور ور
کنیا ایک دوسرے کو ہرا کر روپیے کو کوشش سے پکڑتے ہیں۔

پہلے چھ بار تو روپے کا پا جانا سا دھارن ہے مگر ساتویں بار جو روپے کو پکڑ لے اُس کو جیت گیا مانتے ہیں۔ اس کو "سنی مُندری" کھیلنا کہتے ہیں۔

اس کے بعد ساتویں بار جس نے روپیہ پکڑا ہو وہ اپنی مٹھی میں زور سے روپے کو دبا لیتا ہے اور دُوسرا مٹھی کھول کر روپیہ چھین لینا ہے۔ پھر وہی روپیہ پکڑتا ہے اور دُوسرا اُس سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ جس سے مٹھی کھول کر روپیہ نہ لیا جاوے۔ اُس کو ہار گیا مانا جاتا ہے۔ اسے مٹھ کھولنا کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد کنیر (جو کنوار دھوتی میں ورقوں سے چھپا ہوا آتا ہے) ور سے مَولی میں پڑوا کر کنیا کے گلے میں گھٹنوں تک یا پیٹ تک لمبا استریاں دھارن کرا دیتی ہیں۔ کنیا اور اُس کی ماتا کے گلے ہاتھ اور پاؤں پر تین تین سہاگ سُوترے (ایک ریشمی دھاگے میں ایک کوڑی ایک چھلا ایک منکا ایک سلیٹ کا ٹکڑا ایک ہاتھی دانت کا ٹکڑا یہ سب پروئے ہوئے سہاگ سُوترے کہاتے ہیں) باندھ دیتی ہیں۔

اس کے بعد ور کا پُوجن کرنے کے لیئے منڈپ میں بٹھا دیتے ہیں۔ جہاں پر ور پُوجن کے بعد وواہ شروع کیا جاتا ہے۔

استریوں کا کنوئیں سے جل لانا اور گھجے ستھاپن کرنا

اس رسم کو اگیانتا کے کارن کئی لوگ نفضول سمجھتے ہیں مگر اس کا مُول سُوتر گرنتھوں میں خاص طور پر پایا جاتا

ہے۔ جو کہ ذیل میں درج ہے :-

وواہ کے دو قسم کے کرم ہوتے ہیں۔ ایک بغیر منتر کے کئے جانے والے اور دوسرے منتر کا اُچارن کر کے کئے جانے والے۔ جو کرم بنا منتر کے ہوتے ہیں وہ استریاں کرتی ہیں۔ جیسا کہ آپستمب گریہہ سُوتر میں لکھا ہے :-

आवृतश्चास्त्रीभ्यः प्रतीयेरन्

آپستمب گریہہ سُوتر پہلا پٹل ۲-۱۵

ترجمہ - وواہ سمبندھی امنترک (بنا منتر کے) کرم استریاں کریں۔

اس لئے چھلنیاں صرف عورتیں ہی بھرنے جاتی ہیں۔ کنوئیں کے جل سے کنجے دُستھاپن کرنا اور چارہ نکھیا دیا جلا کر رکھنا پہلے رسم پیڑھی پُوجا کے کوتکا گار پرسنگ میں لکھا جا چکا ہے۔ چھ بار جل کھینچ کر استری سے گرایا جاتا ہے۔ اور ساتویں بار دونوں کا مل کر جل کھینچنا یہ شکشا دیتا ہے کہ گرہستھ کو دونوں استری اور پُرش مل کر چلاویں تو چلتا ہے۔ ایک کے چلائے نہیں چلتا۔

کنیا کو سنان کرانا

کنیا سنان کے بارے میں "گوبھل گریہہ سُوتر" کے دُوسرے پر پاٹھک کے سُوتر نمبر ۱۰، ۱۱ میں ایک گیاتی کرم لکھا ہے۔ جس میں کنیا کو اُبٹنے سے

مل کر کسی سہیلی دوارا سر پر جل ڈال سارے شریر کے انگوں کو مل کر سنان کرانا لکھا ہے ۔ سوتر :-

क्लीतकैर्यवैर्माषैर्वाऽप्लुत ५ सुहृत् सुरोत्तमेन सशरीरां त्रिर्मूर्द्धन्यभिषिञ्चेत् । "कामवेद ते नाम मदोनामासीति" समानयामुमिति (पतिनाम गृह्णीयात्) स्वाहा कारान्ताभिरुपस्थमुत्तराभ्यां प्लावयेत् । ज्ञाति कर्मैतत् ॥

ترجمہ :- جو یا اُڑد کے آٹے سے کنیا کے سب انگوں کو مل کر کنیا کو کسی سہیلی دوارا کام ویدہ وغیرہ منتروں سے پتی کا نام لیکر اور منتر پڑھ کر کنیا کے مستک (سر) پر تین چار بار اُتم جل ڈلوا دے جس سے کہ شریر کا ہر ایک انگ اچھی طرح سے دھویا جاوے ۔ اس کرم کو گیاتی کرم کہتے ہیں ۔

کنیا سنان کے بارے میں اس کے آگے ستارھویں سوتر میں اور بھی صاف لکھا ہے :- سوتر

अथ यस्याः पाणिं गृहीष्यन् भवति साशिरस्का प्लुता भवति ।

گوبھل سوتر پرپاٹھک ۲ - کھنڈ ۱ - سوتر ۱۷

ترجمہ - ور جس کنیا کا پانی گرہن کرے اُس کو سر سے
پاؤں تک سنان کراوے - یہ سنان وواہ کے دن کرایا جاتا ہے -

دروازے پر چھلنی لٹکانا اور کلش کا میل

جس سمے ور کو کنیا کے گھر لاتے ہیں اُس وقت دروازے پر چھلنی میں دیا رکھ کر لٹکا دیتے ہیں - در اصل
دیا سمیت چھلنی لٹکانا ور کی آرتی کرنا ہے - گاؤں میں ابھی تک
آرتی ہی کی جاتی ہے - پارسکر گریہ سوتر کے پدارتھ کرم میں بھی
نی راجن کرم یعنی آرتی کرنا لکھا ہے :- سوتر

ततो वरः कृतनित्यक्रिय इष्टदेवता पित्रा-
दींश्च नमस्कृत्य तैरनुमोदितो यथाविभव मश्वादि
यान मारुह्य वधूगृहं गत्वा तद्द्वारदेशे प्राङ्मुखः
स्थितो नीराजनपूर्ण कुम्भ युक्तैः पुरन्ध्रीजनैः
प्रत्युद्यातो नीराजितोऽन्तर्गृहं प्रविश्य प्राङ्मुख-
स्तिष्ठेत् ॥

ترجمہ - ور نت کرم کر کے اِشٹ دیوتا اور پتا وغیرہ کو نمسکار
کر کے اور اُن کی آگیا لیکر گھوڑی پر چڑھ کر کنیا کے گھر کے
دروازے پر پورب کی طرف مُنہ کر کے ٹھہرے اور استریاں آرتی

کریں اور جل سے بھرا کلش لیکر ملیں۔ پھر گھر کے اندر پُورب کی
طرف مُنہ کر کے ور بیٹھ جاوے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ور
کی آرتی اُتارنی چاہیئے۔ آرتی اُتارنے کا پھل اور اس کا ویدوں
سے سمبندھ پہلے رسم چھلنیاں میں لکھا جا چکا ہے۔ یہ چھلنی لٹکانا
بھی ایک طرح سے آرتی اُتارنا ہی ہے۔ اُوپر لکھے کے مطابق کوئی
آدمی دروازے پر جل لیکر کھڑا رہتا ہے۔ جس کے میل سے ور کو
گھر کے اندر لے جایا جاتا ہے۔ چھلنی لٹکا کر یہ بھاو ظاہر کیا جاتا ہے
کہ جس طرح دئیے سے چھلنی کے تمام چھید دکھائی دیتے ہیں۔ اسی
طرح ہمارے دُشمنوں سے دکھائے جانے پر آپ کو ہم میں بہت
دوش نظر آئیں گے۔ اس کا جواب ور تلوار سے دیتا ہے کہ اس
تلوار سے میں آپ کے دُشمنوں کو ہی دُور کر دُوں گا تو پھر وہ آپ
میں جھوٹے دوش کس طرح دکھائیں گے۔ یہ کہکر ور چھلنی رُوپ دوشوں
اور دیا رُوپ دشمن کو کاٹ کر گرا دیتا ہے جو کہ چھیدوں کو ظاہر کرتا تھا۔
اس طرح پہلے زمانہ میں لوگ ور کی لیاقت دیکھا کرتے تھے۔ چھلنی
لٹکا کر ور کی آرتی اُتارنا اور لیاقت کا امتحان دونوں ایک ہی بار
ہو جاتے ہیں۔

گُھڑ کنے کھیلنا یہ بھی ایک شاستر یہ کرم ہی ہے۔ مگر ناسمجھی
کی وجہ سے اس میں کچھ فرق ہو چکا ہے۔ سُوتر
گرنتھوں میں اس کو کنیا پریکشا (امتحان) لکھا ہے۔ گو بھل گریہ

سُوتر کے دُوسرے پر پاٹھک میں اس طرح لکھا ہے کہ جس کنیا
سے ووِاہ کرنا ہو۔ اُس کو کسی شگُن پریکشک (سامدرک یا جیوتشی)
کو دکھا کر بیاہ کرے۔ اگر کوئی لکشن دیکھنے والا نہ ملے تو مندرجہ
ذیل ستھانوں سے مٹی لا کر نو (۹) ڈھیلے بناوے اور کنیا سے
ایک پر ہاتھ رکھاوے۔ سُوتر کے پھل کے انوسار دیکھ کر پھر اُس
کنیا سے ووِاہ کرے۔ جیسا کہ منتر

वेद्याः, सीताया, हृदाद्, गोष्ठात, चतुष्प
थात, आदेवनात्, आदहनात्, ईरिणात्, सर्वेभ्यः
सम्भार्यं नवम ९ समान् कृत लक्षणान् ॥४-६॥
पाणावाधाय कुमार्या उपनामयेदृतमेव प्रथम-
मृतं नात्येति । कश्चनर्त्तं इयं पृथिवी श्रिता सर्व
मिदमसौ भूयादिति तस्या नाम गृहीत्वैषामेकं
गृहाणेति ब्रूयात् पूर्वेषां चतुर्णां गृह्णन्ती मुपयच्छेत्
सम्भार्यमपीत्येके ॥ ७-९ ॥

ترجمہ۔ یگیہ ویدی سے۔ ہل چلائی گئی ہوئی زمین سے۔
گہرے جل ستھان سے۔ گئوشالہ سے۔ چوراہے سے۔ جُوا کھیلنے والی
جگہ سے۔ شمشان سے۔ اُوشر یعنی کلّر والی زمین سے (جہاں

بونے پر کچھ نہ اُگے) مٹی لاکر ایک ایک ڈھیلا بناوے اور سب
جگہ کی مٹی کو اکٹھی ملاکر ایک ڈھیلا بناوے۔ ان نو (۹) ڈھیلوں
کو ہاتھ میں لیکر رِت میوو غیرہ منتر پڑھ کر کنیا کا نام لیکر اُسے کہے کہ
کوئی ایک ڈھیلا اُٹھالو۔ اگر کنیا اُوپر لکھی پہلی چار جگہ کی مٹی کے
ڈھیلوں میں سے کسی ایک کو اُٹھاوے تو اُسے شُبھ لکشنوں والی
سمجھ کر شادی کرے۔ کئی آچاریہ کہتے ہیں کہ جو سب جگہ کی ملی
ہوئی مٹی کے ڈھیلے کو اُٹھاوے۔ وہ بھی شُبھ لکشن والی ہوتی
ہے۔ اور اگر باقی چاروں میں سے کسی کو اُٹھاوے تو وہ بیاہنے
لائق نہ سمجھی جاوے۔

اُوپر لکھے سوتروں سے جانا جاتا ہے کہ پہلے زمانہ میں اِسی
ودھی کے انوسار ہی کرتے ہوں گے۔ مگر جب سمیہ زیادہ ہو گیا یا
مسلمانوں کے زمانہ اُپدرو میں یہ سب ودھی نہ کر سکنے کے کارن
آٹے کے ہی ڈھیلے بنا کر اور اُن کو انہی جگہوں کا تصوّر دے کر
اس رسم کو پورا کر لیا جاتا ہوگا۔ بعد میں اگیانتا کے کارن نو کی جگہ
پر سات اور ڈھیلوں کی جگہ ڈھکنوں والی کٹوریاں بننے لگ
گئیں اور ساتھ ہی دل لگی کرنے کا ایک کھیل بھی بن گیا۔ جو کہ
اب کھُڈکنے کہلاتا ہے۔ جس کے معنی کھیلنے کا ایک ذریعہ ہوتا
ہے۔ اس کھیل سے بھی ایک بھاو پرگٹ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ
ور کو یہ شکشا دی جاتی ہے کہ گرہستھ تبھی اچھی طرح چل سکتا ہے

جب کہ گرہست روپی رتھ کے دونوں پہیئے ایک ساتھ چلیں۔ یعنی گرہستھ چلانے کے لیئے دونوں کو ہی ایک جیسا یتن کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح ان کھڈکنوں کو اکیلا نہیں ڈھک سکتا بلکہ کنیا کی مدد لینی پڑتی ہے۔ اسی طرح کنیا بھی اکیلی نہیں ڈھک سکتی۔ اُسے بھی ور کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح دونوں کو شکشا دی جاتی ہے۔ دوسرا بھاو یہ بھی پرگٹ ہوتا ہے کہ ور کی کُل کے دوش اگر نہ ڈھکے یعنی انہیں ظاہر ہی کرتی جاوے تو ور کے لگاتار ڈھکنے پر بھی نہیں ڈھکے جا سکتے۔ اس لیئے کنیا کو شِکشا دی جاتی ہے کہ ور کے خاندانی نقائص ظاہر نہ ہونے دے۔ کیونکہ پھر تجھے دوش ہی دوش (اوگن) دکھائی دیں گے۔ اس لیئے دوش پرگٹ نہ کرکے اُنہیں گنوں میں تبدیل کر دینا۔ جیسے ان خالی کھڈکنوں میں ور نے الائچیاں رکھ دی ہیں۔

ان پرمانوں اور دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کھڈکنے کھیلنا فضول نہیں۔ ہاں اب لوگوں نے اس کی اصلیّت کو بھول کر اسے ایک کھیل ہی سمجھ لیا ہے۔

لسّی مُندری اور مُٹھی کھولنا

ان دونوں رسموں کو گوڑھ بھاووں سے بھرپور سمجھنا چاہیئے۔ ایک بھاو تو یہ ہے کہ ور اور کنیا کی آپس میں واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے جو شرم ہوتی ہے اُسے دُور کیا جاتا ہے۔

دُوسرے اس سے ور کنیا کو یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس دُنیا میں
گرہستھ آشرم نبھانے کے لئے دھن کا ہونا نہایت ضروری امر ہے۔
اور اُس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا انسان کا دھرم ہے
لکشمی چاہے اپنے جنم ستھان کشیر ساگر (دودھ کا سمندر) میں بھی
کیوں نہ چلی جاوے اُسے حاصل کیا ہی جاویگا۔ اس بات کو
دکھانے کے لئے تھالی میں دُودھ اور جل ڈال کر کشیر ساگر کا نمونہ
پیش کیا جاتا ہے اور اُس میں سے جتن کر کے ڈھونڈ کر لکشمی
حاصل کی جاتی ہے۔ اس اُدیش کے پُورا ہونے پر ور کنیا اپنی
اپنی جیت مانتے ہیں۔ مُٹھی میں روپیہ بند کر کے دُوسرے سے مُٹھی
کھلوا کر روپیہ لینے سے یہ بھاؤ ہوتا ہے کہ سنسار میں روپیہ پراپت
کر کے سنبھال کر رکھو اور اسے مناسب طریقہ سے استعمال کرو۔
فضول نہ گنواؤ۔ فضول گنوانا تو ایک طرف رہا۔ ور کنیا ایک دُوسرے
سے فضول خرچی کے لئے زبردستی بھی نہیں لے سکتے۔ دُوسرے
اس سے دونوں کی طاقت آزمائی بھی ہو جاتی ہے۔
لسّی مُندری سے ایک رُوحانی شکشا بھی حاصل ہوتی ہے
کہ سنسار میں منشیہ کے آنے کا اُدیش ایشور پراپتی ہے اور اُسے
پراپت کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ گرہست آشرم
جو چاروں آشرموں میں اُتم ہے اس میں شاستر کے بتلائے ہوئے
مارگ پر چلتے ہوئے پُرش ایشور کو پراپت کر سکتا ہے۔ یہی

شکشا اِس بستی مُندری کھیل سے مِلتی ہے۔ بھالی میں پڑا جل اور دُودھ سنسار رُوپ سمندر ہے۔ اُس میں کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار رُوپ پانچ پیسے ہیں اور انگوٹھی مایا ہے۔ ان سب کو چھوڑ کر ایشور رُوپ روپے کو جتن سے پراپت کر لینا ہی انسان کا فرض اوّلین ہے۔ یہ شکشا ور اور کنیا کو گرہست آشرم میں داخل ہوتے وقت دی جاتی ہے۔ جس سے دونوں کا کلیان ہو سکتا ہے۔ اگر وہ ایشور میں اپنی بھگتی بڑھاتے جاویں تو مُکتی کو بھی پراپت کر سکتے ہیں۔

کنیا کے گلے میں کنبہ باندھنا

کنیا کو اشنان کرانے کے بعد گلے میں کنبہ (ور قوں سے چھپا ہوا گری گولا املتاس۔ سپاری بادام وغیرہ جو کنوار دھوتی میں لڑکے والوں کے گھر سے آتا ہے) باندھ دیا جاتا ہے۔ ان کی اہمیت اور پرمان رسم کنوار دھوتی میں مفصّل طور پر لکھے جا چکے ہیں۔

سُہاگ سُوترے باندھنا

وواہ میں سُہاگ سُوترے باندھنا سُہاگ پراپتی اور رکشا کا سادھن مانا گیا ہے۔ دُوسرے یہ ویدک منیاں (جواہرات) ہیں جن کا بیان اتھر وید میں آتا ہے۔ طوالت کے ڈر سے دوبارہ پرمان نہیں لکھے گئے۔ پہلے پُھل کڑاہی مایاں اور رسم گھوڑی میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں صرف اُس کی یاد ہی کرائی جاتی ہے۔ ہاتھی

دانت کا ٹکڑا "ہستی ورچس منی" ہے۔ لوہا "لوہ منی" اور سیسک منی" منکا ہے۔ اور کوڑیوں کا "کوریرک منی" نام ہے۔ ان سب کو دھارن کرنے کا پھل سُہاگ پراپتی ہی لکھا ہے۔ دُوسرے یہ ایک طرح کا رکشا بندھن ہے۔ گھوڑی کے سُمہ ور کو اور وواہ کے سمے کنیا کو یہ رکشا بندھن منیاں باندھ دی جاتی ہیں۔ اُوپر لکھے پرمانوں اور دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسم چھنیاں میں جتنا کرم کیا جاتا ہے۔ وہ سارا شاستروکت اور پُر دلیل ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ شاستروکت کرم کنیا اشنان اور کھُڈ کنے کھیلنا وغیرہ شگن ضرور کیا کریں۔

وواہ سنسکار

وواہ سنسکار جس وِدھی سے کروایا جاتا ہے وُہ پارسکر گرہیہ سُوتر میں درج ہے۔ اس لئے اس کو مفصّل لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تاہم بھی سادھارن رُوپ میں اس وِدھی کی اہمیت اور ترتیب مختصر طور پر لکھ دی جاتی ہے۔ تاکہ ہر ایک شخص خاص خاص موقعوں کے گوڑھ مطلب اور بھاو اچھی طرح سمجھ سکے۔ سادھارن وواہ میں مندرجہ ذیل چیزوں کی

ضرورت ہوتی ہے :-

کھارے ۲ - لاٹھیاں ۸ - چندوے ۲ - چھلنی - پھلیاں
چاول - گھڑے ۴ - کلش - دُودھ - دہی - شہد - لکڑی پلاش
گھی - شنکھی - چندن - کیسر - پہننے ۴ - دھوتی اور مُندری
ور کے لئے - سن - سندھور - ریت - پانچ درختوں کے پتے -
پُولا - ڈونے - پھول مالا - الائچی - سُپاری - پان - دُھوپ دِیا
وغیرہ - سامگری پوجن اور کھٹ وان کی چیزیں یعنی گنے ۱۳ -
ور کی بہنوں کے لئے چوکا ڈالنے کا تیور -

مندرجہ بالا تمام اشیاء پہلے سے ہی تیار رکھی جاتی ہیں
پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ چھ پوجیہ پُرش ہوتے ہیں - اور
اُن میں سے ور بھی ایک ہے - اس لئے وِواہ سے پہلے ور کا
پُوجن کیا جاتا ہے - اس پُوجن کی وِدھی یہ ہے کہ جب ور جھنیوں
میں کھڈو گنے وغیرہ کا شگن کر لیتا ہے تو منڈپ میں گنیش پُوجا
ور پُوجن اور وِواہ سنسکار کرنے کے لئے لایا جاتا ہے اور وہاں
سب سے پہلے سوستی واچن اور گنپتی پُوجن کروایا جاتا ہے - پھر
"وسادھو بھوان" وغیرہ منتر سے ور کا ستکار کیا جاتا ہے -
اس کے بعد شاستر ریتی سے ور کا پُوجن کرنے کے لئے آسن
دیا جاتا ہے - یہ آسن کُشاؤں سے بنا ہُوا یعنی ترِی کُش ہوتا ہے
چونکہ ور پہلے سے ہی کھارے پر بیٹھا ہُوا ہوتا ہے - اس لئے

آسن کی جگہ کُشا کا تری کُش دیا جاتا ہے اور کھاٹ کے نیچے ماش یعنی اُڑد اور تالا و چابی اس لئے رکھا جاتا ہے کہ تنتر شاستر کے مطابق ماش بلی رُوپ ہوتے ہیں اس لئے آسن کے نیچے رکھے جاتے ہیں اور وواہ کے بعد جانوروں کو ڈال دئے جاتے ہیں۔ تالا اور چابی آپس میں ایکتا ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک دُوسرے کے بغیر تالے اور چابی کا استعمال نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح استری پُرش بھی ایک دُوسرے کے بغیر گرہست آشرم کا سُکھ حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اسی بات کو مدِ نظر رکھ کر تانترکوں نے ان کا استعمال بتلایا ہے۔ پاؤں دھونے کے لئے پادیہ یعنی پاؤں دھونے کا جل دیا جاتا ہے اور زیادہ عزت کے لئے ارگھ جس میں خوشبو دار چاول وغیرہ ہوتے ہیں دیا جاتا ہے۔ ویدک کال میں یہ ارگھ ہر ایک کو نہیں دیا جاتا تھا۔ کیونکہ پارسکر گرہیہ سُوتر میں صرف چھ پُوجیہ پُرشوں کو ہی دینا لکھا ہے۔

مدھوپرک پھر آچمن کے لئے جل دیا جاتا ہے اور بعد میں کھانے کے لئے مدھوپرک دیا جاتا ہے۔ جس میں ایک پل گھی۔ ایک پل شہد اور دو پل دہی ملا ہوتا ہے۔ یہ مدھوپرک کھانے والی چیزوں میں امرت سمان ہے۔ اس کے کھانے سے کئی طرح کے فائدے ہوتے ہیں۔ آیورویدک

گرنتھوں میں اس کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے۔ رشی لوگ
یہ مدھو پرک صرف چھ پوجیہ پرشوں کو ہی دیا کرتے تھے۔ اور
سال بھر میں آچاریہ یعنی گورو وغیرہ کو صرف ایک دفعہ ہی دیتے
تھے۔ آج کل لوگ اس کے گنوں کو نہ جانتے ہوئے اس کو
نہیں کھاتے اور جوٹھا ہی چھوڑ دیتے ہیں جو کہ شاستر ورودھ
ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے گنوں سے بھی محروم رہتے ہیں۔
اس لئے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے نوجوان
دھارمک خیالات کو ترک کرتے ہوئے ہر ایک بات کو فضول
ہی خیال کرتے ہیں۔ مگر اس معاملہ پر مزید غور کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس کا گن جاننے والے مغربی لوگ شہد کے لئے
لاکھوں روپیہ خرچ کر کے شہد کی مکھیوں کے چھتے حاصل کر
رہے ہیں اور دودھ دہی اور گھی حاصل کرنے کیلئے سینکڑوں
گوشالائیں (ڈیری فارم) کھولے جا رہے ہیں۔ کیا یہ سب
فضول ہیں؟

پہلے زمانہ میں کسی سے مدھو پرک ملنا ایک خاص عزت
خیال کیا جاتا تھا اور ابتک بھی ایسا ہی ہے۔ غرضیکہ جو باتیں
آج کل اچھی سمجھی جا رہی ہیں اُن کو ہمارے رشی دھرم کا روپ
دیکر ہمیشہ کرنے کی آگیا دے گئے ہیں۔ پس اس مضمون کو زیادہ
نہ لکھتے ہوئے یہی کہا جاتا ہے کہ مدھو پرک ایک امرت ہے۔

اس لیئے اسے ضرور کھا لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے کھانے کے بعد انگوں میں بل پراپتی کے لیئے "انگ نیاس" کر کے انگوں کی مضبوطی کے لیئے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ پھر ہاتھ میں کُشا پکڑ کر گنو کی اُستتی دوارا پاپوں کا ناش کرایا جاتا ہے۔ اس کے بعد "پنچ بھُوت سنسکار" یعنی ہون ویدی کی پرتشٹھا کر کے ویدی میں اگنی ستھاپت کی جاتی ہے اور ماما کنیا کو منڈپ میں لاتا ہے۔ اور اُس سے گنپتی وغیرہ گرہوں کا پُوجن کرایا جاتا ہے۔ بعدازاں کنیا کا پتا ور کو چار وستر دیتا ہے۔ جن میں سے ور دو وستر کنیا کو پہنا دیتا ہے اور دو خود پہن لیتا ہے۔ جن منتروں سے وستر پہنے جاتے ہیں اُن میں ہاتھ سے بُنے ہوئے وستروں کا ورنن آیا ہے۔ اس لیئے مشین سے بُنے ہوئے وستر کی جگہ ہاتھ سے بُنا ہُوا وستر ہی ہونا چاہیئے۔

گرنھتی بندھن یعنی گانٹھ جیڑاوا

ایک دُوسرے کو دیکھ چکنے کے بعد ور اور کنیا کا گرنھتی بندھن اور کنگن بندھن کیا جاتا ہے۔ گرنھتی بندھن کی ودھی یہ ہے کہ ۲۸ چھوہارے۔ ایک جٹ اور دکشنا کسی کپڑے میں باندھ کہ اُس کے ساتھ ایک لمبی مَولی باندھ دی جاتی ہے اور کنیا کے وستر سے گانٹھ کو باندھ دیا جاتا ہے اور مولی یگیوپویت کی طرح ور کے گلے میں ڈال دی جاتی ہے

اور دیشاچار کے مطابق ہتھ لیویں کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد کنیا کا پتا ہاتھ میں شنکھ۔ گھاس۔ پھول اور چاول وغیرہ لیکر کنیا دان کراتا ہے۔ گرنتھی بندھن کو "وواہ گریہہ سوتر" میں "یوکر بندھن" نام سے لکھا ہے۔

अथास्यै द्वितीयं वासः प्रयच्छति । तेनैव मन्त्रेण दर्भ रज्वा इन्द्राण्याः सन्नहनमित्यन्तौ समायम्य पुमांसं ग्रन्थिं बध्नाति ।—

स त्वां नह्यामि अद्भिरोषधीभिः ।

सं त्वा नह्यामि प्रजया धनेन सा सनद्धा सुनीहि भागधेयम् ॥

इत्यन्तरतो वस्त्रस्य योक्त्रेण कन्यां सन्नह्यति ॥

ترجمہ۔ کنیا کو دوسرا وستر دیکر "سہ توام" وغیرہ منتر پڑھتے ہوئے ور کے وستر کے ساتھ کنیا کا وستر باندھے۔

گرنتھی بندھن کے وشے میں اتھروید ۱-۳۸-۷ میں لکھا ہے

अभि त्वा तनुजातेन दधामि मम वाससा ।
यथासो मम केवलो नान्यासां कीर्तयाश्च न ॥

ترجمہ - منو سے پیدا ہوئے اپنے وستر سے میں تجھے باندھتی ہوں۔ جس سے کہ تو صرف میرا ہی ہو اور کسی دوسری کا نام تک بھی نہ لے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرنتھی بندھن پریم بندھن کو مضبوط کرتا ہے۔

کنیا کا ور کی داہنی طرف بیٹھنا

کنیا کا ور کی داہنی طرف بیٹھنا پدھتیوں میں تو لکھا ہی ہے۔ مگر اس جگہ "دراہیان گرہیہ سوتر" کے پہلے پٹل تیسرے کھنڈ کے ساتویں منتر کا پرمان دیا جاتا ہے:- منتر

पाणि ग्राहस्य दक्षिणत उपविशेत् ॥७॥

ترجمہ - کنیا ور کی داہنی طرف بیٹھے۔

کنگن بندھن کے بارے میں رسم پٹل کڑاہی مایاں اور رسم گھوڑی کے بیانوں میں لکھا جا چکا ہے۔

کنیادان سے پہلے گوترا اوچارن کرنا

کنیا دان سے پہلے گوترا اوچارن کرنے کا یہ مقصد ہے کہ کہیں ور اور کنیا کا ایک ہی گوتر میں وواہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ ایک گوتر میں وواہ کرنا شاستر وردھ ہے۔ دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۵

असपिण्डा च या मातु रसगोत्रा च या पितुः ।
सा प्रशस्ता द्विजातीनां दार कर्मणि मैथुने ॥५॥

ترجمہ۔ وواہ اُس اِستری سے کرنا چاہیے جو ماتا کی چھ پُشت تک اور پِتا کے گوتر کی نہ ہو۔

طوالت کے ڈر سے دوسری سمرتیوں کے پرمان نہیں دئے گئے گوتر اُچارن میں پڑدادا سے لیکر پِتا تک تین بار کہنا" کرم سندیپکا" میں لکھا ہے۔ منتر

प्रपितामहं समारभ्य गोत्र प्रवरादिकम् ।
कुल सम्बन्ध करणं त्रिस्त्रि वार मुदीरणम् ॥

ترجمہ۔ پڑدادا سے لیکر پِتا تک تین مرتبہ نام لیکر گوتر سمبندھ اُچارن کرے۔

اِس وِشے میں بعض بعض صاحبان کی طرف سے اکثر یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ چار جاتی برادری میں ملہوترے۔ کپور اور کھنوں کا ایک ہی "کوشل" گوتر میں وواہ کیوں ہوتا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کرپا کر کے **کھشتری اتہاس اور کھشتری چار جاتی گوتر نرنے** نامی پُستک کا جو ہندی اور اُردو میں شائع ہو چکی ہے مطالعہ فرمائیں یہ پُستک لالہ رام رکھا مل کپور سکرٹری کھشتری چار جاتی سبھا لاہور بازار سوتر منڈی سے مفت مل سکتی ہے۔ اِس پُستک میں واضح طور پر بتلایا گیا ہے کہ ملہوترے۔ کپور اور کھنوں کا ایک ہی گوتر یعنی" کوشل" نہیں ہے۔ بلکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ گوتر ہیں۔ یعنی ملہوتروں کا

"کوشں"۔ کپوروں کا "کوشک" اور کھنوں کا "کوتس" گوتر ہے۔ اس لئے اِن جاتیوں کا ایک ہی گوتر کہنا سجن پُرشوں کی بھُول ہے۔

کنیا دان سمرتیوں اور پورانوں میں کنیا دان کا پھل بہت جگہ ورنن کیا ہے۔ دس مہادانوں میں سے یہ بھی ایک ہے "سوت سنگھتا" میں اس کا پھل یُوں بیان کیا ہے:۔ شلوک۔

अश्वमेधसहस्रस्य वाजपेयशतस्य च ।
एककन्याप्रदानेन फल माप्नोति ना कलौ ॥

ترجمہ۔ ایک ہزار اشومیدھ یگیوں کے کرنے سے اور سَو واج پیئہ یگیہ کرنے سے جو پھل ہوتا ہے۔ کلجگ میں وُہی پھل ایک کنیا دان کرنے سے مِل جاتا ہے۔

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ کنیا دان کا بہت پھل ہوتا ہے کنیا دان کا ارتھ یہ ہے کہ کنیا کے تمام حقوق دان لینے والے کو دئے جائیں۔ اور حقوق دینے کی ودھی شاستروں میں اِس طرح بیان کی گئی ہے کہ کنیا پتا شنکھ میں جل۔ پھُول سُپاری اور چاول ڈال کر دیش کال کا اُچارن کرتے ہُوئے ور اور کنیا کے گوتر اور پڑدادا سے لیکر ناموں کا اُچارن کرتا ہُوا سنکلپ کرکے کنیا کا ہاتھ ور کے ہاتھ میں دیوے۔ اِس ودھی کے متعلق برہت پراشر رشی کا وچن ہے

شلوک

कन्यादानसमारम्भे दाता शंखे समाददेत् ।
दूर्वाक्षत फलं पुष्पं चन्दनं जलमेव च ॥

ترجمہ۔ داتا کنیا دان کے وقت شنکھ میں کُشا۔ چاول پھل
پھول۔ چندن اور جل ڈالے۔
سنکلپ اور گوتر اُچارن کی ودھی شرنگی رشی نے اسی طرح لکھی
ہے۔ شلوک۔

अथेत्यादि यथाकालज्ञानं कृत्वा तु दैशिकम् ।
सप्तम्यन्तं तु षष्ठ्यन्तं गोत्रं प्रवरमेव च ।
वेदादि वत्समुच्चार्य प्रपितामह पूर्वकम् ।
संज्ञाऽभिधानं चार्घस्य चतुर्थ्यन्तं वरन्तथा ।
द्वितीयान्तन्तु कन्याया नाम सङ्कीर्त्तयेद्बुधः ।
पितृ गोत्रादिवत्याश्च फलसङ्कीर्तनं ततः ।
पत्नीत्वेन तुभ्यमहं ददे इति समुत्सृजेत् ॥

ترجمہ۔ کنیا کے سنکلپ میں پہلے دیش اور کال کا اُچارن کرکے
سپتمی انت یا ششٹی انت میں گوتر اور پرور کا اُچارن کرے۔ پھر ور کے
پڑدادا سے لیکر پتا تک چترتھی انت ناموں کا اُچارن کرے۔ اسی طرح

کنیا کے پڑدادا سے لیکر پتا تک دو تیاں انت ناموں کا اُچارن کر کے پتنی رُوپ میں سویکار کرنے کے لئے مَیں تمہیں اپنی کنیا دیتا ہُوں یہ کہکر جل چھوڑ دے۔

اُوپر لکھی ہُوئی سپتمی انت یا ششٹی انت آدی وبھکتیوں کا مطلب یہ ہے کہ گوتر اور پرور کا اُچارن سپتمی انت یا ششٹی انت بولا جاوے۔ جیسا کہ صُوبہ پنجاب میں ششٹی انت کوشل گوتر وغیرہ کا کیا جاتا ہے۔

کنیا دان کے سنکلپ میں جل کا گرہن کرنا۔

کنیا دان کے سنکلپ میں کئی لوگ خاص کر آریہ سماجی بھائی یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سنکلپ میں جل کیوں لیا جاتا ہے۔ اس کا جواب تو اُوپر کے بیان میں دیا جا چُکا ہے۔ لیکن سائینٹفک اصولوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جل ضرور لینا چاہیئے۔ کیونکہ جل ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے چھُونے سے شانتی اور ساتوک بھاو پیدا ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کرودھ ہو گیا ہوا ہو تو اُس کو جل پلا دینے سے کرودھ شانت ہو جاتا ہے۔ بیہوش ہو جانے پر جل سے ہوش میں لایا جاتا ہے۔ اور جل ہی جیون شکتی کا خاص کارن ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کنیا دان کے وقت جل کنیا پتا کو ان گنوں سے یُکت کر دیتا ہے۔ اور اس موقعہ پر من جس کو کہ ہر طرح سے ساتوک ہونا چاہیئے۔ اُس کو جل بہت بل دیتا ہے۔

ہندوؤں کے وواہ میں یہی تو خوبی ہے کہ جہاں رِشیوں نے وید منتروں کے اُچارن دوارا وواہ سمبندھ کو مضبوط کرنے کے لئے جہاں شکتی دی ہے وہاں کرم کانڈ سے اور وگیان یعنی سائنس کے بل سے بھی شکتی دیکر وواہ سمبندھ کو الوکک (بے مثال) روپ سے مضبوط کیا ہے۔ دوسرے مذہبوں اور بدیشی وواہوں میں کچھ وقت کیلئے وواہ کے ذریعے اِستری اور پُرش کے تعلقات مقرر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہندو وواہ میں اِستری اور پُرش دونوں کے ستھول شریر الگ ہونے پر بھی منتروں کے ذریعے سوکھشم شریر ایک کر دئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آگے دکھایا جاویگا۔ اسی کارن ہی تو سنکلپ میں جل اور ہون دوارا اگنی کا خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ سائنس میں بھی الگ الگ اور شکل نہ رکھنے والی کمزور چیزوں کو مضبوط بنانے اور شکل دینے کے لئے جل اور اگنی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ گھڑا بنانے کے لئے مٹی کو پہلے جل میں گوندھا جاتا ہے اور گھڑا کی شکل نہ رکھنے والی مٹی کو جل نے آکار یعنی شکل دی اور پھر اُس کو مضبوط کرنے کے لئے آگ میں پکایا جاتا ہے۔ تب مٹی جو صرف گرد ہی تھی وُہ ایک مضبوط اور کارآمد چیز یعنی گھڑا بن جاتی ہے۔ اسی اصول کو مدِنظر رکھتے ہوئے وواہ سنسکار کرنے سے پہلے ور اور کنیا کو سنان کرایا جاتا ہے جو کہ پہلے رسم گھوڑی اور چھینٹیوں میں لکھا جا چکا ہے۔ پھر

سنسکار کے موقعہ پر منڈپ میں اکثر جل کا استعمال کیا جاتا ہے
بعدازاں ہون میں اگنی دوارا وواہ سمبندھ کو مضبوط کیا جاتا ہے
یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں میں طلاق کا رواج نہیں ہے۔ مگر افسوس
کہ آج کل بدیشی تہذیب میں رنگے ہوئے بھائی طلاق کو اچھا سمجھنے
لگ گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ خوفناک شکل میں ہندو دھرم کو تباہ
کرنے والا پرتیت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مذہبوں میں معمولی
معمولی باتوں پر جھگڑا ہو جانے سے طلاق دے دیا جاتا ہے خلاصہ
مطلب یہ کہ ہندو دھرم پر وشواش اور شاستر کی آگیا پالن کرتے
ہوئے اپنے ہی دھرم پر قائم رہنا چاہیے۔ جیسا کہ بھگوان کرشن
نے گیتا میں کہا ہے۔ منتر

श्रेयान् स्वधर्मो विगुणः परधर्मात् स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥

ترجمہ۔ اگرچہ دوسرے دھرم کا پالن سہج بھی معلوم ہوتا
ہے تو بھی اپنا دھرم دوش یکت ہوتا ہوا بھی زیادہ کلیان کارک
ہوتا ہے۔ اپنے دھرم کے پالن میں موت کا آجانا بھی اچھا ہے
اور دوسرے کا آسان دھرم بھی خطرناک ہے۔
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وید۔ شاستر۔ سمرتی اور پوران جس
دھرم کو نشچت کرتے ہوں۔ ہندو ماتر کو وہی دھرم گرہن کرنا

چاہئے۔ تاکہ دھرم ارتھ کام اور موکش پراپت ہو سکیں۔

کنیا دان ہو جانے کے بعد وششٹی کہکر کنیا کو گرہن کرتا ہے پھر کنیا کا پتا دکھشنا روپ میں ایک سونے کی انگوٹھی سنکلپ کرکے ور کو دیتا ہے۔ کیونکہ شاستروں میں لکھا ہے کہ

हत यज्ञमदक्षिणा ॥

یعنی دکشنا کے بغیر کیا گیا یگیہ نشٹ ہوتا ہے۔

اس لئے کنیا دان کی دکشنا سونے کی انگوٹھی یا گوئیں ہوتی ہیں۔ دکشنا کے بعد ور "کو وات" وغیرہ منتر پڑھتا ہے جن کے دوارا اچھیا کی استتی کی جاتی ہے۔

وواہ میں کنیا کا نام بدلنا

ور کنیا کے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیکر کہتا ہے۔

کہ ہے کنیا! میرے من کے انوسار تیرا من ہو جاوے اور اس کا نام باپ کے گھر کے نام سے بدل کر رکھا جاتا ہے اچارن کرتا ہے کیونکہ شاستروں میں لکھا ہے کہ اگر کنیا دس سال سات ماہ اور تین دن سے اوپر ہو جاوے۔ تو اس کا نام بدلنا چاہئے۔

شلوک

दशाब्दसप्तमासाः त्रिदिनाधिक यदा भवेत् ।
कन्या नामान्तरं धृत्वा चोद्वाहमुपकल्पयेत् ॥

ترجمہ۔ اگر کنیا دس سال سات ماہ اور تین دن سے زیادہ
عمر کی ہو جاوے تو اُس کا نام بدل کر وواہ کرے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وواہ میں کنیا کا نام بدلنا شاستر انکول ہے۔ اس کے بعد ور کنیا کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہون کرنے کے لئے اُس کو ویدی کے پاس لے جاتا ہے۔ لے جانے کی ودھی کو پارسکر گریہ سوتر میں نشکرمن کہا ہے۔

دکھشن دشا میں جل کا گھڑا اُٹھوانا

ویدی کے دکھشن میں کسی طاقتور آدمی سے جل سے بھرا ہوا گھڑا کندھے پر اٹھوا کر ابھیشیک (سر پر جل چھڑکنا) تک بالکل خاموش کھڑا کیا جاتا ہے۔ خاموش کھڑا ہونے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُٹھانے والے کا دھیان باتوں میں نہ لگ جاوے۔ کیونکہ باتوں میں لگ کر گھڑا گرنے کا ڈر ہوتا ہے۔ دکھشن دشا میں اس لئے کھڑا کیا جاتا ہے کہ اس طرف پتروں اور راکھشسوں کا نواس مانا گیا ہے۔ اس طرف جل لیکر کھڑا ہونے سے راکھشس جل کو پھاند کر ویدی میں نہیں آ سکتے۔ اور جہاں شدھ جل ہو۔ وہاں بھی اُن کا واس نہیں ہو سکتا اور اُس گھڑے کے جل میں اور پرنیتا (ہون کی کٹوری) کے جل میں ہون کے منتروں کی شکتیاں ستھاپت کی جاتی ہیں جو کہ ابھیشیک کرنے سے اُپدرو دور کرنے والی ہوتی ہیں۔ طوالت کے ڈر سے زیادہ پرمان نہیں دئے گئے۔

اس کے بعد کنیا کا پتا۔ ور اور کنیا کو ایک دوسرے کو دیکھنے کے لئے کہتا ہے اور ور کنیا ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور ور "اگھور چکشو" وغیرہ چار منتروں کا اُچارن کرتا ہے۔ جن کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ہے کنیا! تُو میرے لئے اور مَیں تیرے لئے سب طرح سے سُکھدائی ہوں۔ پہلے تجھے سوم دیوتا نے گرہن کیا۔ اور اس نے تجھے کانتی (خوبصورتی) دی۔ پھر گندھربوں نے گرہن کیا اور انہوں نے تجھے بانی (بولنے کی شکتی) دی۔ پھر اگنی دیوتا نے گرہن کیا اور اس نے تجھے تیج دیا اور اس کے علاوہ سنتان پیدا کرنے کی شکتی دی۔ اب تجھ کو مَیں گرہن کرتا ہوں اور تجھ کو تا زندگی سُکھ بھوگ اور سنتان وغیرہ سے سُکھی رکھوں گا۔ اور تُو پتی برتا ہو کہ میرے لئے سکھدائی ہو۔

اس کے بعد ور اگنی کی پردکشنا کر کے کپڑوں میں لپٹے ہوئے تنکوں کو پاؤں کے نیچے رکھ کر ہَون کے لئے برہما وغیرہ کا آواہن کرتا ہے۔ پھر پرنیتا وغیرہ کا استھاپن کر کے کُشاؤں کو اگنی کے چاروں طرف بچھا کر کُش کنڈکا کی باقی ودھی کرنے کے بعد جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی پراشچت آہوتی دیتا ہے۔ پھر راشٹر بھرت۔ جیا ہوم اور ابھیا تان نامی آہوتیاں دیکر آجیہ آہوتی دیتا ہے۔ جن میں چار آہوتیاں دیکر پانچویں آہوتی کنیا اور ور کے درمیان انترپٹ کر کے اور منتروں کو من میں پڑھ کر دیتا ہے۔

انترپٹ کرنا اس میں کنیا اور ور کے درمیان ایک پردہ کیا

جاتا ہے۔ کیونکہ آہوتی مرتیو دیوتا کو دی جاتی ہے۔ اس لئے اس منتر کو من میں پڑھا جاتا ہے اور کنیا کو پڑدہ کرکے ہون ویدی میں بلائے ہوئے مرتیو دیوتا سے ایک طرح اُسے الگ کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق سنسکار بھاسکر میں لکھا ہے کہ مرتیو دیوتا کو آہوتی دیتے وقت انترپٹ (پڑدہ) کے بغیر اور اُونچے سُر سے منتر پڑھنا دوش ہے۔ جیسا کہ منتر

"रौद्रीं पैत्रीं तथा मृत्योः" इति कारिकायां दोष श्रवणाद् वरः वधूं वस्त्रेणान्तर्धाय मनसा मंत्रं पठन् मृत्यवे जुहोति ॥

ترجمہ۔ رودر۔ پتر اور مرتیو سمبندھی منتر ودھو کے ساتھ اُونچی آواز سے پڑھنے کا دوش کاریکا میں لکھا ہے۔ اِس لئے ور اور کنیا کا وستر سے پڑدہ کرکے اور منتر کو من میں پڑھ کر مرتیو دیوتا کو آہوتی دیوے۔

اِس وچن کے انوسار مرتیو کی آہوتی کے وقت پڑدہ اور من میں منتر کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ اس انترپٹ کے بارے میں ایک مت یہ بھی ہے کہ "پرم مرتیو انو پرے ہی" وغیرہ منتر پر انترپٹ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ پڑدہ تب کرنا چاہیئے۔ جب کہ ور کنیا کو وستر دیتا ہے تاکہ وستر دھارن کرنے کے موقعہ پر کوئی انگ

ننگا نہ رہ جائے۔ اِس لئے وستر سے پڑدہ کرنا مناسب خیال کیا گیا ہے۔ دُوسرے پڑدہ کے بعد آپس میں آمنے سامنے ہونا یعنی ایک دُوسرے کو دیکھنا بھی اِسی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پڑدہ نہ ہونے سے ور اور کنیا ایک دُوسرے کے سامنے ہی ہیں۔ تو پھر سامنے ہونا کیوں لکھا جاتا ہے۔ اس لئے وستردان کے مَوقعہ پر ہی پڑدہ کرنا واجب ہے۔ اس بات کو پارسکر گرِیہہ سُوتر کے پدارتھ کرم میں یُوں لکھا ہے۔ منتر

ततो मातुलादः कन्यानयनं करोति, सा चागत्य प्रत्यंमुखी उपविशाति। अत्र वधूवरयो-र्मध्ये वस्त्रेणान्तरधानम्। ततो वरो वधूं जराङ्गच्छेति मन्त्रेण वासः परिधापयाति। ततः कन्या पितुरध्येषणं परस्परं समञ्जेथामिति, अन्तः पटस्यापसारणम्, वधूवरयोः समञ्जनम्। संमुखी करणं समञ्जन्त्विति॥

ترجمہ۔ کنیا کو منڈپ میں ماما لاتا ہے اور وہ پُورب کی طرف مُنہ کر کے بیٹھتی ہے اور اس سمے وَدھو اور ور کے درمیان وستر سے پڑدہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کنیا پِتا کے "پرسپر دیکھو"

کے بیچ پڑدہ ہٹا کر "سمنجنتو" منتر سے ور اور کنیا ایک دوسرے کو دیکھیں۔

اوپر لکھے ہوئے پرمان کے مطابق کنیا کو وستر پہناتے وقت ہی انترپٹ یعنی پڑدہ کرنا ظاہر ہوتا ہے۔ آج کل بھی کئی ایک برادریوں میں پڑدے کی چادر ہوتی ہے اور کنیا لانے سے پہلے ہی ویدی کے پچھم میں ور اور کنیا کے درمیان پڑدہ کرنے کے لیے پھیلا دی جاتی ہے۔

لاجا ہوم اور لاؤاں یہ ہون کنیا کرتی ہے۔ اس میں اگنی کے سامنے ور اور کنیا کو پورب کی طرف منہ کر کے کھڑا کیا جاتا ہے اور ور کی انجلی (لپ) کے اوپر کنیا کی انجلی میں کنیا کے بھائی بنڈی درخت کے پتوں سمیت گھی سے بھیگی ہوئی پھلیاں ڈالتے ہیں۔ کنیا منتر پڑھ کر اگنی میں ڈالتی جاتی ہے۔ ان منتروں کا مطلب یہ ہے کہ ہے اگنی سروپ سورج دیوتا! کنیا کو ماتری کل (باپ کا خاندان) سے الگ کریں مگر پتی کل سے الگ نہ کریں۔ پتی کی عمر دراز ہو۔ اور کنبہ بڑھے۔ پتی اور پتنی کے پریم کو اگنی دیوتا مضبوط کریں۔ پتی کی بردھی کے لیے لاجا ہوم یعنی پھلیوں سے ہون کیا جاتا ہے۔ اس کو وہ ہوم سے کیا جانے والا ہوم کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان منتروں میں ہی آتا ہے:۔

आयुष्मानस्तु मे पतिः

یعنی میرے پتی کی عمر لمبی ہو۔
سو پتی کی آیو بڑھانے کے لیئے وہ ہوی ہون دوارا پرارتھنا کرسکتی ہے۔ اس کے بعد انگوٹھے سمیت کنیا کا داہنا ہاتھ ور اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑتا ہے۔ انگوٹھے سمیت اس لیے پکڑتا ہے کہ آشو لائن گرہیہ سوتر میں لکھا ہے۔ سوتر

'रोमान्ते सांगुष्ठमुभयकाम:'

ترجمہ۔ پتر اور کنیا کی خواہش رکھنے والا انگوٹھے سمیت روم رہت سیدھا ہاتھ گرہن کرے یعنی پانچوں انگلیاں آگے سے پکڑے۔

اس بھاؤ کو آپستمب گرہیہ سوتر میں اس طرح لکھا ہے۔
آپستمب۔ دوسرا پٹل۔ چوتھا کھنڈ۔ سوتر ۱۲

यदि कामयेत स्त्रीरेव जनयेयमित्यङ्गु लीरेव गृह्णीयात

। आपस्त०, द्वि० पटल०, ४ खण्ड, १२ सूत्र

ترجمہ۔ اگر کنیا سنتان کی ہی اچھا ہو۔ تو صرف انگلیاں ہی گرہن کرے۔

منتر

यदि कामयेत पुंस एव जनयेयमित्य
ङ्गुष्ठमेव सोभीवाङ्गुष्ठमभीव लोमानि गृह्णाति ।

ترجمہ - اگر پتر سنتان کی اچھیا ہو تو روم رہت سیدھے انگوٹھے سمیت گرہن کرے -

پارسکر گرہیہ سوتر میں تو انگوٹھا اور انگلیوں سمیت ہاتھ گرہن کرنے کی آگیا ہے - اس سے یہ گیان پراپت ہوتا ہے کہ پتر اور کنیا دونوں کی ہی اچھیا ہونی چاہیئے -

ہاتھ گرہن کرنے کے موقعہ پر جو منتر بولا جاتا ہے اس میں ور پرتگیا کرتا ہے کہ ہے کنیا! میں تیرا ہاتھ اس لئے گرہن کرتا ہوں کہ تو گرہست آشرم کے سب سکھوں کو بھوگتی ہوئی میرے ساتھ بردھ اوستھا کو پراپت ہو - اور تجھے بھگ ، اریما ، اور سوتا دیو نے میرے گھر کی مالکہ بنانے اور سکھ بھوگنے کے لئے دیا ہے -

اور ہم سو برس جیتے رہیں - وغیرہ

ہاتھ گرہن کرنے کے بعد کنیا کی گرہست سمبندھی ذمہ داری پتی پر ہو جاتی ہے اور کنیا نے جس کو اپنا ہاتھ پکڑایا ہے اسے اسی وقت سے ایک ماتر اپنا پتی اور سب کچھ جانتے ہوئے اور اس کے انکول رہنا کنیا کا دھرم ہو جاتا ہے - اس کے بعد ور

کنیا کو ایک پتھر کی شِلا پر جو اُتر کی طرف پڑی ہوئی ہوتی ہے چڑھاتا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ تو اِس شِلا کی طرح مضبوط اور پکّی ہو جا۔ تیرا من مجھ میں اِس شِلا کی طرح مضبوطی سے لگ جاوے اور ہم دونوں جیون سُکھ بھوگیں۔ تب شِلا کے اُوپر کھڑی ہوئی کنیا گاتھا گائن کرتی ہے اور اگنی سے پرارتھنا کرتی ہے۔ پھر آگے وِدھوا اور پیچھے ور پرنیتا اور پرہما سمیت اگنی کی پردکشنا کرتا ہے اور ساتھ ہی اگنی سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ہے اگنی دیوتا! اس کنیا کو پہلے سوم نے گندھرپوں کو دیا اور اُنہوں نے تمہیں دیا ہے۔ اب تو مجھے پُتر پوترے وغیرہ دیگر سب طرح کا سنتان سُکھ دے۔

ور اُوپر لکھی ہوئی وِدھی یعنی لاجا ہوم۔ ہاتھ پکڑنا شِلا پر چڑھانا۔ گاتھا گائن اور کنیا کو آگے کر کے پردکھشنا کرنا۔ اِسی طرح دوبارہ اور کرے۔ چوتھی بار صرف کنیا کی انجلی میں کنیا کے بھائیوں سے چھاج کے کونے سے کھِیلیاں ڈلوا کر "اوم بھگائے سواہا" اس منتر کو پڑھ کر کنیا ایک آہوتی ڈال دیتی ہے اور چوتھی پردکھشنا ور خود آگے ہو کر کرتا ہے۔

اگنی کی چاروں پردکھشنا یعنی لاواں لینے کا مطلب	ووِاہ میں تین پردکھشنا یعنی لاواں کنیا کو آگے کر کے اور ایک خود آگے ہو کر کُل چار پردکھشنا کرتا ہے

اس کا کارن یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ورشن کے وقت کہے گئے چار منتروں میں سے دوسرے میں لکھا ہے کہ منتر

'सोमः प्रथमो विवदे गन्धर्वोविविद उत्तर इत्यादि' ॥

ترجمہ۔ پہلے ڈھائی سال سوم (چندرماں) نے کنیا کو گرہن کیا۔ اس لئے پہلی لاں سوم کی ہوتی۔ پھر ڈھائی سال گندھربوں نے گرہن کیا۔ اس لئے دوسری لاں گندھربوں کی ہوتی پھر ڈھائی سال اگنی نے گرہن کیا۔ اس لئے تیسری لاں اگنی کی ہوتی۔ اس کے بعد چوتھا منش روپ ور ہوا۔ اس لئے چوتھی لاں ور کی ہوتی ہے۔

پہلی تین چونکہ دیوتاؤں کی ہوتی ہیں۔ اس لئے ور پیچھے ہوتا ہے اور کنیا آگے۔ چوتھی لاں ور کی اپنی ہوتی ہے۔ اس لئے ور ہی آگے چلتا ہے۔ پہلی تین میں دیوتا آگے چلتے ہیں اور کنیا ان کے پیچھے چلتی ہے۔ جب دیوتا اپنا اپنا ادھیکار ور کو دے دیتے ہیں تب ور آگے ہو کر پردکھشنا کرتا ہے۔

سپت پدیوں کا بیان

ہندوؤں کے دواہ میں سپت پدی دواہ سنسکار کا ایک پردھان انگ ہے۔ اس کے بغیر دواہ سمپورن نہیں مانا جاتا۔ کنیا دان اور پانی گرہن کے منتر تو پتنی بھاؤ کے بتلانے والے ہیں اور سپت پدی

ہونے کے بعد کنیا اپنے پتا کے گوتر سے نکل کر پتی کے گوتر کو پراپت کرتی ہوئی پتنی بنتی ہے۔ جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے۔ منتر

पाणिग्रहणका मन्त्रा नियतं दारलक्षणम् ।
तेषां निष्ठातु विज्ञेया विद्वद्भिः सप्तमे पदे ॥

ترجمہ۔ ہاتھ گرہن کرنے کے منتر پتنی ہونا بتلاتے ہیں اور پورن پتنی بننا یعنی پتی گوتر کو پراپت کرنا سپت پدی کے بعد ہوتا ہے۔ ودوانوں کو ایسا جاننا چاہیئے۔

منو مہاراج کا یہ وچن سپت پدی کو وواہ کا پردھان انگ بتاتا ہے اور سپت پدی کے بعد پتی گوتر میں پراپت ہونے کے بارے میں برہسپتی جی کا وچن ہے۔ جیسا کہ منتر:۔

स्वगोत्राद् भ्रश्यते नारी विवाहात्सप्तमे पदे ।

ترجمہ۔ وواہ میں سپت پدی کے ساتویں قدم پر کنیا پتا کے گوتر سے الگ ہو جاتی ہے۔

سپت پدی کے بارے میں پارسکر گرہیہ سوتر میں لکھا ہے

अथैनामुदीचीं (दिशमुदङ्मुखीं) सप्तपदानि-
प्रक्रामयत्येकमिषइत्यादिना ।

ترجمہ - لاجا ہوم کے بعد ودھو کو اگنی کے اُتر میں ترتیب وار سات قدم منتروں سے چلاوے

"एकमिषे विष्णुस्त्वा नयतु"

وغیرہ

اس کی ودھی اس طرح ہے کہ اگنی سے اُتر دشا میں گھسے ہوئے چندن وغیرہ سے اُتر سے اُتر کی طرف سات لکیریں یا منڈل چوکون - ترکون گول ترتیب وار برہمن کھشتری اور ویش کے لئے بناوے اُن میں ایک "ایش" وغیرہ منتروں سے ور کے کہنے پر ودھو پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں اُسی منڈل میں دائیں پاؤں کے برابر رکھ دے - یعنی دائیں پاؤں سے آگے بائیں پاؤں کو نہ رکھے جیسا کہ گوبل گریہہ سوتر میں لکھا ہے - سوتر

मा सव्येन दक्षिणमतिक्राम ॥ गो० गृ० सू० २ । २ । १३ ।

ترجمہ - دائیں پاؤں سے بائیں پاؤں کو مت پھاند -

اس طرح منڈلوں میں ترتیب وار ٹھہرتی ہوئی ودھو پتی کے وچنوں کے مطابق اپنے ہردیہ کے بھاو پرگٹ کرتی ہے - جس سے ایک دوسرے سے گفتگو ہونے پر مترتا بھی ہو جاتی ہے - جیسا کہ لکھا ہے :-

मैत्री सप्तपदी प्रोक्ता सप्तवाक्यायथवा भवेत्

ترجمہ - سات قدم ساتھ چلنے سے یا سات واکیہ آپس میں بول لینے سے متّرتا یکی ہو جاتی ہے۔

اِس وچن کے مطابق سات قدم چلائے جاتے ہیں اور سات واکیہ ایک دوسرے سے کہلوا لئے جاتے ہیں۔ سپت پدی کے منتروں میں

"सखे सप्तपदा भव"

وغیرہ منتر میں "سکھے" شبد لیا ہے۔ جس کے معنی ہیں متّر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سات قدم چلنے یا سات واکیہ آپس میں کہنے سے متّرتا بڑھتی ہے۔

دولہا کو سات قدم چلاتے وقت ور ایشور سے اناج۔ بل۔ دھن۔ سُکھ۔ پشوؤں کی بردھی۔ چھ رِتوؤں کے سُکھ اور سات لوکوں میں اِیش پالنے اور انہیں اپنے انکول کرنے کے لیے پرارتھنا کرتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک نیا کام جب کیا جاتا ہے تو اس وقت ایشور یہ شکتیاں گرہوں کے روپ میں اس ہی وقت کے انوسار اپنا اچھا یا برا پھل دیتی ہیں۔ اس لئے برے پھل کو دور کرنے کے لئے اور اچھے پھل کو پراپت کرنے کے لئے وواہ کا شبھ مہورت اور شبھ لگن دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے ہی ور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کیونکہ وواہ ہو جانے کے بعد جب وہ پتنی کے گھر میں داخل ہو گی تو اپنے ساتھ اچھے اور برے پھل بھی ساتھ لے جاوے گی اور اس

وقت کسے بڑے پھلوں کو ساتھ جانے سے روکنے کے کارن وواہ یگیہ میں موجود دیوتاؤں اور ایشور سے پہلے ہی پرارتھنا کی جاتی ہے کہ وَدھو کا پہلا قدم ہمارے گھر میں اناج کی بردھی کرے۔ دوسرا قدم بل کی بردھی کرے۔ تیسرا قدم دھن کی بردھی کرے۔ چوتھا سکھ کی بردھی کرے۔ پانچواں پشوؤں کو بڑھاوے۔ چھٹا قدم رتوؤں کے سکھ کی بردھی کرے اور وَدھو کے ساتویں قدم سے تمام سنسیاد ہمارے انکول ہو جاوے۔ سپت پدی سے وَر اور وَدھو کو ایک اُتم سکھشا ملتی ہے کہ گرہست آشرم میں اَن۔ بل۔ دھن وغیرہ اشیاء کی نہایت سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اِن تمام چیزوں کے بغیر گرہست آشرم کا چلنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

جب وَر وواہ کروا لیتا ہے تو اُس وقت رشیوں نے ان تمام ضروری چیزوں کی طرف اُس کی توجہ کھینچی ہے اور ان سب کو حاصل کرنے کے لئے وَر ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے اور وَدھو بھی جہانتک ہو سکے اُس میں سہایتا کے لئے اپنے ہردیہ کے شُدھ وچار پرگٹ کرتی ہے۔

اس سپت پدی روپ میں پتی اور پتنی کو وارتالاپ دوارا رشیوں نے جو سکھشا دی ہے اگر اس کو وِدوان مفصل طور پر اچھی طرح سمجھا دیں تو وَر اور وَدھو کو گرہست کے سکھ مئے بنانے میں سب ہی اُپدیش مل جاتے ہیں اور اُن سے گرہست بڑے

آنند سے نبھایا جا سکتا ہے۔ طوالت کے ڈر سے منتروں کا حوالہ نہ دیتے ہوئے اُن کے ارتھ درج کرتے جاتے ہیں۔

جب لاجا ہوم یعنی لاواں ہو جاویں تو ور وَدھو سے پوچھتا ہے۔ کہ ہے پیاری! استریاں تو پُرشوں کے بائیں ہاتھ بیٹھا کرتی ہیں۔ لیکن تو میرے دائیں ہاتھ کیوں بیٹھی ہے؟ جواب میں ودھو کہتی ہے کہ ہے پتی دیو! درست ہے کہ کنیادان اور لاواں بھی ہو چکیں مگر جب تک سپت پدیاں نہ ہو جاویں وواہ سمپورن نہیں ہوتا۔

سپت پدی کے ہر ایک قدم پر میرے پرارتھنا روپ جو سات واکیہ ہیں۔ وہ اگر آپ کو منظور ہوں تو میں آپ کے بائیں ہاتھ بیٹھنے کو تیار ہوں۔ تب ور کہتا ہے کہ میں وشنو روپ ہوتا ہوا تجھے پہلا قدم چلنے کی آگیا دیتا ہوں۔ اس پر ودھو کہتی ہے کہ آپ کے گھر میں جو دھن۔ اناج و میٹھے کھٹے بھوجن پدارتھ ہوں وہ سب میرے آدھین کرنے ہوں گے (آدھین کرنے سے یہ مراد نہیں کہ ودھو ہی اُن کی لاشریک مالکہ قرار دی جائے بلکہ اس کا یہ بھاو ہے کہ جیسے پتی کو اُن کے استعمال کرنے کا حق ہے ویسے ہی پتنی کو بھی ہر ایک چیز برتنے کا حق حاصل ہو)۔ آپ کو جو بھی دھن پدارتھ باہر سے ملیں وہ میرے مان کے لیئے گھر لانے ہوں گے۔ بلا وجہ خاص گھر سے باہر بھوجن نہیں کرنا ہوگا۔ اور نہ ہی گھر سے

باہر سونا ہوگا۔ اگر یہ شرط منظور ہے تو میں پہلا قدم چلتی ہوں۔
اس کو منظور کرکے ور کہتا ہے۔ کہ میں وشنو رُوپ میں بل کی
اُنتی کے لئے تجھے دُوسرا قدم چلنے کے لئے کہتا ہُوں۔ تیرا دُوسرا قدم
ہمارے گھر میں سب ہی جیوؤں کو بلوان بناوے۔ جواب میں ودھو
کہتی ہے کہ ہے سوامی! میں آپ کے گھر کے تمام کام کروں گی
اور ساس اور سسر وغیرہ بندھوؤں اور آپ کی آگیا میں رہوں گی۔
مگر آپ کو ہمیشہ میری حفاظت اور پرورش کرنی ہوگی۔ اور آپ مجھ
کو ہرگز کبھی نہ چھوڑ سکیں گے۔

تیسرے قدم پر ور دھن کی ستھرتا اور بردھی کے لئے پرارتھنا
کرتا ہُوا آگیا دیتا ہے۔ جواب میں کنیا کہتی ہے کہ ہے سوامی! میرے
والدین نے بہت سے دُکھ برداشت کرتے ہوئے مجھے پالا ہے اور
اب سنکلپ کرکے آپ کو دیا ہے اور میرا نام اور گوتر بھی بدل دیا ہے
اس لئے آج سے میری پرورش آپ پر لازمی ہوگئی ہے۔ اور میں
آپ کے سوا کسی دُوسرے پُرش کا من سے خیال نہ کروں گی۔

سُکھ کی بردھی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہوئے
ور نے چوتھا قدم چلنے کے لئے کہا تو ودھو کہتی ہے کہ ہے پتی دیو!
میں پرتگیا کرتی ہُوں کہ دُکھ اور سُکھ میں ہمیشہ آپ کا ساتھ
دُوں گی۔ میٹھے وچنوں اور سیوا سے آپ کو سُکھی رکھوں گی۔
اس کے علاوہ آپ کی عمر درازی اور خوشحالی کے لئے گوری دیوی

کا پوجن کیا کروں گی۔ زیور۔ کپڑے اور سنگار کی سب چیزیں اور خوشبو وغیرہ آپ کو لا کر دینی پڑیں گی تاکہ میں آپ کو خوش کر سکوں

پانچویں قدم پر ور نے مویشیوں کے کلیان کی پرارتھنا کی۔ اور جواب میں وہ کہتی ہے کہ ہے سوامی! کنبہ کی پرورش کا بھار آپ کے ذمہ ہوگا اور گھر میں جن چیزوں کی ضرورت ہوگی آپ کو لانی پڑیں گی۔ ایک پرارتھنا یہ بھی کی ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو خفا ہونے کی بجائے مجھ کو آرام سے سمجھا دینا ہوگا اور میں اس غلطی کو رفع کر دوں گی۔

چھٹے قدم پر ور چھ رتوؤں کے سکھ کی پرارتھنا کرتا ہے۔ کنیا جواب دیتی ہے کہ ہے سوامن! میرے بندھو آج سے آپ کے داس ہو گئے ہیں اور اپنی سامرتھ کے انوسار انہوں نے آپ کی بھینٹ کی ہے۔ آپ کبھی یہ نہ کہیں کہ تیرے باپ نے مجھے کیا دیا ہے۔ ایک جگہ رہنے کی وجہ سے اگر آپ کو میری کسی غلطی پر غصہ آ جاوے تو اسے کھشما کر دینا ہوگا۔ کیونکہ میں آپ کی داسی ہوں۔ اور داسوں کے اپرادھ کو سوامی ہمیشہ کھشما کرتے آئے ہیں۔

ساتویں قدم پر ور کہتا ہے کہ ہے سکھے تو میرے پیچھے چلتی ہوئی سات لوکوں میں پرسدھ ہو۔ میں وشنو روپ ہوتا ہوا تجھے لے جاتا ہوں۔ کنیا جواب دیتی ہے کہ ہوں۔ یگیہ۔ برت وغیرہ دھارمک کاموں میں گرہستھی بندھن کر کے میں آپ کے بائیں طرف

بیٹھوں گی اور آپ کے کئے ہوئے پُنیہ کرموں میں سے آدھا پُنیہ لوں گی مگر پاپ نہ لوں گی۔ اپنے پُنیہ کرموں میں سے آپ کو کوئی حصّہ نہ دوں گی۔ البتہ پاپ کا آدھا حصّہ آپ کے سپرد کر دوں گی (چونکہ استریوں کے پاپی ہونے کی جواب دہی پرشوں پر ہی ہوتی ہے اور برہما کے بنائے ہوئے ودھان انوسار آپ آج سے میرے پتی بنے ہیں)۔ یہاں پر اگنی اور دوسرے آواہن کئے گئے دیوتا اور موجودہ براہمن و دیگر رشتہ دار اس وواہ کے گواہ ہیں۔ آج آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہے۔ جسے زندگی بھر آپ چھوڑ نہ سکیں گے۔

اوپر بیان کئے گئے واکیوں کو بعض لوگ ودھرمی وواہ کی طرح اقرار نامہ سمجھتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی بھول ہے۔ کیونکہ ہندو وواہ میں ہی تو ایک خوبی ہے کہ یہ اُن کی طرح کچھ سمے کے لئے اندریوں کا سمبندھ مانا ہی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ اس وواہ ودھی کے ذریعہ ایشور یہ شکتی سے ور اور ودھو کے آتما، من، پران، سوکھشم اور ستھول شریر کا آپس میں رشتہ قائم کر کے موکش پراپت کیا جاتا ہے اور ایک دوسرے کے بعد دوسرے جنم میں پھر ملنے کے لئے اُپاین وغیرہ کئی طرح کے اوپائے کئے جاتے ہیں۔

اوپر کے سات وچنوں کو قبول کرتا ہوا ور ایک بات کہتا ہے اور وہ یہ کہ سچّے اور میٹھے وچن سے بکت اور کرودھ تتھا آلس سے رہت ہو کر اگر تو میرا کہنا مانے گی اور میرے ماتا اور پتا کی سیوا کریگی

تو مَیں پرتگیا کرتا ہُوں کہ مَیں ہمیشہ تیری رکھشا اور پرورش کرتا رہُونگا یعنی مَیں پتی دھرم کا پالن کروں گا اور تجھے استری دھرم کا پالن کرنا ہوگا۔ یعنی دُوسرے پُرش کے سامنے ایکانت میں بیٹھنا یا باغیچہ میں جانا کھیل کرنا۔ ہنسنا۔ گانا بجانا و بول چال رکھنا وغیرہ وغیرہ پتی برتا کا دھرم نہیں ہے۔ اپنے گھر میں سُکھ اور دُکھ بھوگنا اور پتی برت دھرم پالن کرنا ہی استریوں کا دھرم ہے۔ اگر ان دھرموں کا تُو پالن کرے گی تو مَیں بھی ہمیشہ تیرا پالن کروں گا۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ آج کل کئی ایک براہمن جگہ کی تنگی یا کنیا کے سنکوچ (شرم) کے کارن کنیا کے آگے ایک پیڑھی پر آٹے سے سات لکیریں بنا دیتے ہیں اور اُن کو ور کے ہر ایک قدم پر چلنے کی آگیا کرنے پر کنیا کے پاؤں کے انگوٹھے سے مِٹا دیتے ہیں۔ یا کنیا کا انگوٹھا ور سے پکڑوا کر مٹوا دیتے ہیں۔ اور کئی براہمن گرنتھی بندھن کی گانٹھ سے لکیریں ہٹوا دیتے ہیں۔ جو بالکل غلط طریقہ ہے اور سُوتر گرنتھوں میں کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔

سپت پدی کے بعد کُنبھ سے ابھیشک کیا جاتا ہے اور کنیا کو دن ہو تو سُورج اور رات ہو تو دھرُو تارا دکھایا جاتا ہے جس کا بھاو یہ ہوتا ہے کہ ہم سُورج اور دھرُو کی طرح روشن اور ستھر چت ہو کر سو برس تک گرہست کے سُکھوں کو بھوگیں۔

اس کے بعد ور کندھے کے اُوپر سے ہاتھ لے جاتا ہُوا کنیا کے

ہردیہ کو چھو کر کہتا ہے کہ ہے کنیا! تیرا چت میرے انکول ہو جاوے اور میں اپنے برت یعنی شاستر وکت نیموں سے تیرے ہردیہ کو دھارن کرتا ہوں۔ تو میرے بچن کو ایک من ہو کر مان اور پرجاپتی تجھے مجھ میں جوڑ دیوے۔ پھر کنیا کی مانگ (چیر) میں سیندور لگایا جاتا ہے جس کا بھاو یہ ہے کہ استریاں سہاگ وتی ہونے کی آشیرواد دیویں۔ اس موقعہ پر کنیا کو ور کی بائیں طرف بٹھا دیتے ہیں یعنی کھاندہ بدل دیتے ہیں۔

سوشٹ کرت ہوم کے بعد برہما کو دکھشنا سمیت پورن پاتر دیا جاتا ہے اور پھر برہم گانٹھ کھول لینے کے بعد پرنیتا کے جل سے مارجن کیا جاتا ہے۔ پرنیتا کو الٹ کر اور کشاؤں کو گھی لگا کر اگنی میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھل پھول وغیرہ سے پورن آہوتی کر کے اور منتر پڑھ کر ور کے انگوں کو بھسم لگائی جاتی ہے پھر ور دڑھ پرش (کوئی مضبوط اور طاقتور پرش ماما وغیرہ یا کوئی اور رشتہ دار) اٹھوا کر کنیا کو انوگپتا گار (چاروں طرف سے پردہ دار جگہ) میں ہرگ چرم یا سن سے بنے ہوئے لال رنگ کے آسن پر بٹھاتا ہے۔

وواہ کے دن سے تین دن اور تین رات تک ور اور ودھو کھاری چیزیں اور زیادہ نمکین چیزیں نہیں کھاتے اور زمین پر سوتے ہوئے برہمچاری رہتے ہیں۔ کیونکہ سوتر گرنتھوں میں لکھا ہے

کہ ایک سال یا ۱۲ راتیں یا چھ راتیں اور کم از کم تین رات تک ضرور برہمچاری رہیں۔ اس لئے کم سے کم تین رات ضرور برہمچاری رہنا چاہیئے۔

چترتھی کرم اگرچہ چترتھی کرم وواہ سے چوتھی رات میں ہی کرنا چاہیئے۔ تو بھی آج کل لوگ سمئے کے پربھاو سے وواہ کے ساتھ ہی اس کرم کو کر لیتے ہیں۔ کیونکہ آج کل یہ حالت ہو گئی ہے کہ چار دن تک اس کرم کو پورن ریتی سے نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس بات کو وچار کر کہ کرم کا لوپ نہ ہو جاوے وواہ کے ساتھ ہی کر لیا جاتا ہے۔ چترتھی کرم وواہ کا ایک خاص حصہ ہے اور اس کے بغیر وواہ پورن ہی نہیں گنا جاتا اور کنیا کو ودھو نہیں کہا جا سکتا۔ اس کا پھل مارکنڈے جی نے لکھا ہے کہ کنیا کے جسم کے چوراسی نقص اس کرم سے دور ہوتے ہیں۔ جیسا کہ منتر

चतुरशीति दोषाणि कन्यादहेतु यानि वै ।
प्रायश्चित्तकरं तेषां चतुर्थीकर्मह्याचरेत् ॥

ترجمہ۔ کنیا کے جسم میں جو چوراسی دوش ہیں ان کے پرائچت روپ یہ چترتھی کرم کرنا چاہیئے۔

یہ چترتھی کرم کنیا کے آتما کا سنسکار ہے اور سنتان وپتی کے تمام برے پھل دور کرتا ہے۔ اس کے نہ کرنے سے دوش ہوتا ہے

جیسا کہ شاستروں میں لکھا ہے:۔ منتر

यदा न कुरुते कर्म चतुर्थीव्रतमादितः ।
इह जन्मनि बन्ध्या स्याद् वैधव्यं जायते पुनः ॥

ترجمہ۔ چترتھی کرم نہ کرنے سے استری بندھیا (بانجھ) اور ودھوا ہو جاتی ہے۔

چترتھی کرم گھر کے اندر ہی کرنا چاہیئے اور اس کی ودھی یہ ہے کہ ہون کے لیے گرتش کنڈ کا کرنے کے بعد اگنی میں گھی سے آہوتی دیوے اور سمردوے ہیں۔ بچا ہوا گھی پرتھوک پاتر (پرنیتا اور پروکشنی پاتر سے الگ تیسرا پاتر) میں ڈالے۔ اس کے بعد ستھالی پاک (کھیر وغیرہ چرو) اور گھی سے ہون کرکے ور پرتھوک پاتر سے جل لیکر ودھو کے سر پر منتر پڑھ کر چھڑکے۔ اس منتر میں لکھا ہے کہ ہے کنیا! اس جل کے چھڑکنے سے تیرے شریر کے پتی۔ اولاد، مویشی گھر اور یش کو ناش کرنے والے تمام دوش دور ہوں اور میرے ساتھ بردھ اوستھا تک سکھ بھوگ۔ پھر آہوتی دئے ہوئے باقی ستھالی پاک کو ودھو کے کھانے کے لئے دیوے۔ اس کے کھانے سے شریر کے اندر کا بھی سنسکار ہو جاتا ہے اور دو شریر ہوتے ہوئے بھی سوکھشم شریر ایک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ منتر میں لکھا ہے کہ میں اپنے پرانوں کو تیرے پرانوں میں۔ ہڈیوں کو ہڈیوں میں

ماس کو ماس میں اور کھال کو کھال میں ستھاپن کرتا ہوں۔ اسکے
بعد ور ودھو کے کندھے پر سے ہاتھ لیجا کر ودھو کے ہردیہ کو
سپرش کرے۔ اس کرم کو چترُبھتی کرم کہتے ہیں اور وواہ میں اس
کرم کو کرنے سے ودھو سے جو بھی اولاد پیدا ہوگی۔ اُس میں ودیا۔
بُدھی وغیرہ خاص صفات ہوں گی اور وُہ بالک ہونہار ہوں گے۔
یہی وجہ تھی کہ بھارت ورش کے پراچین بزُرگ سنسار بھر کو شکھشا
دیتے تھے۔ آج کل سنسکاروں سے شردھا ہٹ جانے کے کارن
بھارت ورش گھور اندھکار میں پڑا ہوا ہے۔ اور خود شکھشا حاصل
کرنے کے لئے دُوسروں کا محتاج ہے۔

رسم ویدکرتے

وواہ سنسکار ہو جانے کے بعد لڑکے والوں کا ڈولی لینے
جانا ہی ویدکرتے کہلاتا ہے۔ اس کے اصلی معنی ہیں ودھی پوروک
کام کر لے جانے والے۔

اس موقعہ پر لڑکے والوں کو مندرجہ ذیل چیزیں ساتھ
لے جانی چاہئیں:-

ایک ٹوکری میں سُہاگ رات یعنی چھوہارے - بادام - الائچی دانے پانچ جنٹ - بیس کھوپے - دو ٹوکری لڈو - سُہاگ پُڑا - ہاتھی دانت کی کنگھی - عطر - وِدھو کے لئے جُوتی - وَری کے کپڑے - جھمی یعنی سر پر لینے کا کپڑا - مَولی بھیگی ہُوئی مہندی - پھُول - پھُول مالا - زیور - ڈولی - ڈولی پر ڈالنے کے لئے طلعی چادر - چوکا ڈالنے کے لئے کیسر - اور شگن ڈالنے کے لئے مٹھائی کا تھال اور پھل جو بہنیں لاتی ہیں -

مندرجہ بالا چیزوں کے ساتھ لڑکی والوں کے گھر جا کر دیدی ہیں وَر کا پِتا اپنے لڑکے سے وِشاد ہیں لئے ہُوئے کنیا دان اور دُوسری چیزیں جو دس مہا دانوں میں گنی گئی ہیں - جیسے لوہا - تِل وغیرہ گرہن کرنے کے دوش یعنی دان لینے کے بھار رُوپ دوش کو دُور کرنے کے لئے گؤدان یا اُس کی بجائے دکھشنا کُل پروہت کو دان کر کے دیتا ہے جیسے گؤ پردان یا گُپت دان کہتے ہیں - بعد ازاں وَر اور کنیا کے کلیان کے لئے جب سنکلپ بھی کروایا جاتا ہے - اور کرتو نا وغیرہ لاگ بھی دئیے جاتے ہیں -

پُشپانجلی

دان کرنے کے بعد وَر اور کنیا کو پُشپانجلیوں دوارا آشیرباد دئیے جاتے ہیں - براہمنوں کے آشیرباد منتر پڑھنے کے بعد کنیا کے سر پر وَر اور کنیا کے ماتا پِتا اور رشتہ دار پھُول چڑھاتے ہیں - ان منتروں کا مختصر ارتھ

یہ ہے کہ ہے کنیا! جس طرح برہما کی گائیتری - وشنو کی لکشمی -
شنکر کی پاربتی - سورج کی سوورچلا - چندرماں کی روہنی - مدن
کی رتی - دلیپ کی سدکھشنا - بسنت کی دہرتی - بششٹ کی ارُندھتی
اور شری رام چندر جی کی سیتا آدی جو پتی برتا استریاں ہوئی ہیں
اُسی طرح تو بھی پتی برتا اور سُہاگ وتی ہو - اس کے بعد وَر
کے اُوپر بھی پھول چڑھائے جاتے ہیں اور جل چھڑکا جاتا ہے
اس میں سب دیوتاؤں اور سب رشیوں سے پرارتھنا کی جاتی
ہے کہ آپ اس وَر اور کنیا دونوں کو منگل پردان کریں - ان
کی عمر بڑھے اور یہ پتر پوتے والے ہوں وغیرہ وغیرہ آشیرباد
دیئے جاتے ہیں - پھر وَر اور کنیا دونوں کے سر پر پھولوں کے
ہار چڑھائے جاتے ہیں - جن میں وَر کا پتا کنیا کے گلے میں
پھول مالا کے ساتھ اپنی توفیق کے مطابق سونے کی زنجیری
بھی ڈال دیتا ہے -

کیسر سے چوکا ڈالنا

پھول مالا پہنانے کے بعد بہنیں کیسر سے لیپن لگا دیتی ہیں - یہ
لیپن لگانا گرہوں کو وسرجن کرنا ہوتا ہے - وواہ سے پہلے
گرہ پوجن کے لیے جو آٹے سے چوک پورا گیا تھا - اُس چوک
(گرہوں کی مورتیاں) کے مان کے لیے کیسر کے جل سے لیپ
دیا جاتا ہے اور بعد میں وَر اور کنیا کو منڈپ سے وداع

کرنے سے پہلے بہنیں ہی کنیا کی جھولی میں ۱۴ چھوہارے۔ ایک جُٹ اور مٹھائی کا تھال ڈالتی ہیں اور ور کی جھولی میں پھل اور کُوزے ڈال دیتی ہیں۔ پھر کنیا کا پتا ور کی بہنوں کے مان کے لئے وستر اور ایک یا دو روپے دیتا ہے۔ اس کے بعد پُورن آہوتی کر کے سر جوڑی کی جاتی ہے اور مکٹ اُتار کر ور کو گھی میں مُنہ دکھا دیا جاتا ہے۔

چھایا پاتر کا پھل

شاستروں میں چھایا پاتر یعنی گھی میں مُنہ دیکھنے کا بڑا پھل لکھا ہے۔ جیسا کہ منتر

घृतेन वर्धते आयुः घृतेन वर्धते बलम् ।
घृतेन वर्धते तेजः दर्शनं पापनाशनम् ॥

ترجمہ۔ گھی سے آیُو۔ بل اور تیج بڑھتا ہے اور گھی میں درشن کرنے سے پاپ دُور ہو جاتے ہیں۔

اس سے سِدّھ ہوتا ہے کہ چھایا پاتر کرنا چاہیئے۔ سائینس میں بھی یہ بات مانی گئی ہے کہ گھی میں مُنہ دیکھنے سے دیکھنے والے مُنہ کا آرا یعنی چہرے کے چاروں طرف پھیلا ہوا تیج کے تامسی گُن گھی گرہن کر لیتا ہے اور ساتوِک گُن پردان کرتا ہے۔ اس کے بعد چھوہارے سے مُنہ جُٹلا کر ور اور کنیا کو منڈپ سے اُٹھا لیا جاتا ہے۔

رسم سُہاگ رات

یہ رسم جھنیوں کی جگہ پہلے ہی کی جاتی ہے۔ اس میں کنیا اور کنیا کی ماتا کی جھولی میں

سُہاگ رات ڈالی جاتی ہے یعنی دوپٹہ کے چاروں کناروں میں سُہاگ رات باندھ کر کنیا کی جھولی میں ایک ٹوکری لڈو۔ ۱۴ اچھوہارے۔ ایک جُٹ۔ وامی کے وستر۔ جُوتی۔ سُہاگ پُڑا۔ کنگھی۔ عطر۔ پراندہ اور ایک روپیہ ناریل جو ور کے پاس تمبول والا ہوتا ہے۔ اور مُولی ڈال کر سُہاگ رات کم از کم ڈھائی انجلی (لَپ) ڈالی جاتی ہے اور کنیا کو پہننے کے زیور بھی دئے جاتے ہیں۔ پھر کنیا کو سُہاگ پٹڑے کے پدارتھوں سے شرنگار کر کے اور وستر پہنا کر کھنڈ کنّے وغیرہ شگن کرنے کے بعد کھٹ دان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔

سُہاگ رات کے موقعہ پر شرنگار کرنا

اس موقعہ پر کنیا کو شرنگار کرنے کا کارن یہ ہے کہ ویدک سمے میں وواہ کے بعد جب وہ پتی کے گھر جاتی تھی تو اُس کے بالوں کو کنگھی سے سنوار کر اور شرنگار کر کے بھیجا جاتا تھا۔ چنانچہ وُہی ریتی آج تک چلی آتی ہے۔ دیکھو اتھروید ۱۴-۱-۵۵ جس میں سُوریا کے وواہ سمبندھ میں النکرت کر کے بھیجنا لکھا ہے۔ منتر

बृहस्पतिः प्रथमः सूर्यायाः,

शीर्षे केशां अकल्पयत् ।

तेनेमामश्विना नारीं पत्ये सं शोभयामसि ॥

अथर्व० १४ । १ । ५५ ॥

ترجمہ۔ برہسپتی نے پہلے سُورجا کے سِر کے بالوں کو شرنگار کیا۔ اُس کے ساتھ ہی ہے کہ ہے اشیو! (اشونی کمارو) ہم اس ناری کو پتی کے لئے شرنگار کریں۔

اِس منتر میں کنیا کو پتی کے گھر بھیجنے کے وقت شرنگار کرنا بدھ ہوتا ہے۔ اور پتی کے گھر جانے کی پہلی رات ہونے کے کارن اسے سُہاگ رات کہا جاتا ہے۔

سُہاگ پُڑا سُہاگ پُڑا میں سوبھاگیہ دایک اوشدھیاں ہوتی ہیں۔ پہلے وقتوں میں اِنہیں گِھس کر کنیا کے مستک پر لگایا جاتا تھا۔ جس سے تاپ شانت ہوتا تھا۔ آج کل کئی لوگ تو اس پُڑے کو ہی کنیا کے سر پر باندھ دیتے ہیں جو کہ شاستر وِرودھ ہے۔ دیکھو اتھروید ۵-۳۵-۷ کا دینوگ کوشاک سُوتر جس میں اوشدھی سر پر لگانا لکھا ہے کہ اوشدھی گِھس کر کنیا کے سر پر لگا دے۔ منتر

यदि वासि तिरोजनं यदि वा नद्यस्तिरः ।
इयं ह मह्यं त्वामोषधिर्बद्ध्वेव न्यानयत् ॥

अथर्व० ७।३५।५॥

اتھروید۔ کانڈ ۷۔ سُوکت ۳۵۔ منتر ۵

ترجمہ۔ ہے پتی! اگر تیرا من دُور چلا گیا ہے۔ اگر ندیوں سے پار چلا گیا ہے تو ہر طرح سے یہ اوشدھی اُسے اور تمہیں مانو

باندھ کر میرے لیئے یہاں لے آوے۔

اس منتر میں پتی پریم کو اوشدھی کے ذریعہ مضبوط کرنا لکھا ہے۔ اسی لیئے اوشدھی کو وواہ کے موقعہ پر سُہاگ پُڑے میں باندھا جاتا ہے اور پہلے زمانہ میں گھس کر کنیا کے مستک پر لگایا جاتا تھا۔ چنانچہ اب بھی کئی ایک لوگ مستک پر لگاتے ہیں اور اسے آج کل پیلی لگانا کہتے ہیں پھر کنیا کو شِرنگار کر کے کھٹ دان کیا جاتا ہے۔

رسم کھٹ دان

کھٹ دان میں کنیا اور ور کو ایک پلنگ پر بٹھایا جاتا ہے۔ اور گنیتی آدمی گرہیوں کا پوجن کر کے برتن۔ کپڑے۔ گنٹھ۔ چاول۔ دودھ وغیرہ سنکلپ کر کے ور کو دیئے جاتے ہیں۔ سنکلپ کر کے جل سے پلنگ کا منڈل (جل سے گول دائرہ) کر کے پہلے کنیا کی ماتا ایک روپیہ ناریل ور کو دے کر چھند سُنتی ہے۔ پھر سب رشتہ دار ایک ایک روپیہ دے کر چھند سُنتے ہیں۔ پارسکر گرہیہ سُوتر ۱۱-۸-۱ میں لکھا ہے:۔

ग्रामवचनं च कुर्युः ।

का० १ कं० ८ सू० ११

ترجمہ۔ استریاں دیہاتی بچن بولیں۔

اس کتھن کے انوسار جب استریاں کسی چیز کا نام لیکر سوال کرتی تھیں تو ور اُسی چیز کا چھند بنا کر جواب کہتا ہیں دیتا تھا جس سے ور کی بُدھی کا گیان ہوتا تھا۔ آج کل استریوں کے بچن تو نہیں

ہوتے۔ مگر وہ سب ضرور کہلائے جاتے ہیں۔ اور انہیں چھند کہتے ہیں۔

کنیا سے دھانوں کا پھینکوایا جانا

چھندوں کے بعد وراند کنیا آشیرباد دیتے ہوئے

سب رشتہ داروں کی جھولی میں دھان ڈالتے ہیں اور آشیرباد میں جو منتر بولا جاتا ہے اُس کا ارتھ یہ ہے کہ میری ماتا چر کال تک جیوے۔ میرا پتا ہمیشہ تندرست رہے۔ میرے بھائیوں کی عمر لمبی ہو۔ میرے سب رشتہ داروں کے گھر میں دھن دھانیہ ہمیشہ رہے۔

ڈولی

یہ آشیرباد دیتا ہوا ور کنیا کو کسی پالکی میں بٹھا کر اپنے گھر لے جاتا ہے گوبھل گرہیہ سوتر میں لکھا ہے کہ دِواہ کرم ہو جانے کے بعد کنیا دینے والا کنیا کو پتی گھر میں پہنچاوے۔

समामास्वुदहन्ति ।

गो० प्र० २ खंड २ सूत्र १७ ॥

ترجمہ۔ دواہ کا سب کرم ہو جانے پر اُس ودھو کو سمبندھی پالکی وغیرہ پر سوار کر کے پتی کے گھر پہنچا دیں۔

اسی کارن تو دواہ کو اُدواہ (اُٹھانا) کہتے ہیں۔ آج کل بھی جہاں تک ہو سکتا ہے لوگ پالکی کو خود اُٹھا کر پہنچاتے ہیں۔

آپستمب گرہیہ سوتر میں لکھا ہے۔ آپستمب پٹل ۲۔ کھنڈ ۵

سُوتر ۱۳-

परिषेचान्तं कृत्वोत्तराभ्यां योक्त्रं विमुच्य तां
ततः प्र वा हारयेत् प्र वा हारयेत् ॥

अप० पट २ खं० ५ सूत्र १३

ترجمہ۔ پری شینچن یعنی وَرا ور ودھو کے سر پر منتروں سے جل کا چھینٹا دینے کے بعد گرنتھی بندھن کھول کر اُس ودھو کو کسی پالکی پر چڑھا کر بھیجیں یا خود پالکی پر چڑھا کر لے جاویں۔
ان پرمانوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کنیا کو پالکی وغیرہ میں بٹھا کر لیجانا چاہیئے پیدل نہیں۔

پانی وارنا اور شگن کرنا

جب پالکی وَر کے گھر آتی ہے تو اُس وقت وَر کی ماتا جو کہ پہلے ہی لسّی پیر کر چکی ہوتی ہے۔ دہلیز پر آکر وَر اور کنیا کے سر سے گڑ اور جل گھما کر سات بار کھاتی اور پیتی ہے۔ اِس کا کارن یہ ہے کہ ماتا اپنے پُتر اور ودھو کو دیکھ کر پھُولی نہیں سماتی۔ اور اُس کا واتسلیہ یعنی بچّے سے پریم۔ پرسنتا سے اُچھل پڑتا ہے اور اُسے قایم رکھنے کے لیئے پریم بھرے جل کو پی جاتی ہے۔ اور اس کرم کو گھر کی دہلیز پر اس لئے کیا جاتا ہے کہ آپستمب گرہیہ سُوتر میں یہی آگیا ہے۔ آپستمب پٹل ۲۔ کھنڈ ۶۔ سُوتر ۹۔

न च देहलीमाधितिष्ठति ।

आप पट २ खं० ६ सूत्र ६

ترجمہ۔ پرویش کرتے وقت دہلیز پر نہ بیٹھے یا نہ ٹھہرے۔
اس بات کو مدِنظر رکھتی ہوئی ور کی ماتا خود ہی پہلے دہلیز پر جا کھڑی ہوتی ہے تاکہ ور اور کنیا کو دہلیز پر کھڑا ہونے کا موقعہ ہی نہ ملے اور وہاں خود کھڑی ہو کر شگن کر لیتی ہے اور اسی پرمان کے مطابق دہلیز پر کوئی کرم نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد ور اور کنیا کو ساتھ لے کر ور کی ماتا اُنہیں گھر کے اندر لے جاتی ہے۔ جہاں پر اُس نے پہلے ہی سات برتنوں میں آٹا۔ چاول۔ گھی۔ گُڑ۔ کپاس۔ اُون۔ ہلدی اور مجیٹھ کی گنٹھیاں رکھی ہوتی ہیں۔ وہاں پر اُن برتنوں میں ودھو کا ہاتھ ڈلوا کر سات بار سب چیزیں نکلواتی ہے۔ اس سے بہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ سپت پدیوں میں ور نے جو پرتگیا کی تھی کہ دھن۔ دھانیہ اور اشیائے خوردنی سب تیرے آدھین کروں گا۔ وُہ گھر آتے ہی پُوری کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح روپوں کی تھیلی میں بھی ہاتھ ڈلوا کر دھن پر بھی قبضہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ تھیلی میں خالی ہاتھ ہی نہیں ڈلواتے بلکہ اُس سے مانگ کر روپے لئے جاتے ہیں۔

تِل بلّے

تل بلّے اس طرح کھیلے جاتے ہیں کہ ور کا ایک ایک رشتہ دار آ کر ودھو سے تل مانگتا ہے اور ودھو پاس پڑے ہوئے تلوں میں سے انجلی (ٹبک) بھر کر دیتی جاتی ہے اور لینے والا وُہی تل پھر ودھو کو دے دیتا ہے۔ اس طرح سات بار کرنے کے بعد تھوڑے تل لیکر کھا لیتا ہے۔ جس وقت ایک

دُوسرے کو تِل دیتے ہیں اُس وقت ساتھ ساتھ اپنی اپنی رشتہ داری کو بتا میں بتاتے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نئی آئی ہوئی دہو ور کے سب رشتہ داروں کو جان پہچان لیتی ہے۔ جس سے کھیل کا کھیل ہو جاتا ہے اور واقفیت بھی تھوڑے عرصہ میں آسانی سے ہو جاتی ہے۔ اس کو تِل پلّے کہتے ہیں۔ واراہ گرہیہ سُوتر میں لکھا ہے کہ ودہو پرویش کے بعد ودہو کی گودی میں بالک ڈبوے اور انجلی کو پھلوں یا تِل اور چاولوں سے بھر دے۔

फलानामंजलिं पूरयेत् तिलतण्डुलान् वा ।

اس بچن کے انوسار تِل پلّوں میں ایک دُوسرے کی پہچان کرائی جاتی ہے۔

ودہو کی گود میں بالک بٹھانا

جب ودہو برتنوں میں ہاتھ ڈال چکتی ہے تو اُسکی گود میں ایک چھوٹا سا بالک بٹھا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ گوبھل گرہیہ سُوتر میں لکھا ہے۔ دیکھو پرپاٹھک ۲۔ کھنڈ ۴ سُوتر ۶ تا ۹

गृहागतां पतिपुत्रशीलसम्पन्ना ब्राह्मण्यो-ऽवरोप्यानडुहे चर्मण्युपवेशयन्तीह गाव इति । तस्याः कुमारमुपस्थ आदध्युः तस्मै शकलो-

यानञ्जलावावपेयुः फलानि वा ।

गोभि० प्र० २ ख० ४ सूत्र ६-९

ترجمہ۔ پتی کے گھر کے پاس لائی ہوئی ودھو کو پتی اور پتر والی سوشیل براہمنیاں سواری سے اتار کر "اہ گادہ" اس منتر کو پڑھ کر بچھائے ہوئے مرگ چرم کے اوپر بٹھا دیں اور ان میں سے کوئی براہمنی ایک بالک کو ودھو کی گود میں دیدے۔ اس بالک کی انجلی میں کھیلنے کا شلنکوٹ یعنی مٹی کا گیند یا پھل دیوے۔

اسی طرح آپستمب گرہیہ سوتر پٹل ۲۔ کھنڈ ٦۔ سوتر ۱۱ میں لکھا ہے۔

ان سوتروں کے مطابق آج تک گودی میں بالک دیا جاتا ہے۔ اور اس کو ایک جُٹ دیا جاتا ہے جو کہ گول ہوتا ہے اور پھل بھی دیا جاتا ہے۔

گودی میں بالک دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک تو ودھو اس گھر میں آکر سنتان والی ہو اور دوسرا یہ ودھو کو بودھ بھی کرایا جاتا ہے کہ ودواہ کا اُدیش پتری رن سے مکت ہونے کے لئے پتر پیدا کرنا ہے۔

رسم ستوہورا

یہ رسم وَر اور وِدھو کو ایک بستر پر بٹھا کر اور گنتی آدی گرہوں کا پُوجن کرنے کے بعد کی جاتی ہے۔ کیونکہ پارسکر گرہیہ سُوتر میں لکھا ہے۔

दृढपुरुष आनुडुहेरोहिते चर्मण्युपवेशयति ॥

کانڈ ۱۔ کنڈکا ۸۔ سُوتر ۱۰

ترجمہ۔ مضبوط آدمی (وَر) وِدھو کو مرگ چرم پر بٹھاتا ہے۔ آج کل چرم کی بجائے بستر پر بٹھا دیتے ہیں۔ وَر اور وِدھو کے کپڑے بھی وُہی ہوتے ہیں جو اُنہوں نے وِواہ کے موقعہ پر پہنے ہُوئے تھے۔ یعنی کُرتہ اور پیچی وَر کا اور وِدھو کی جھمی ہونی لازمی ہے۔ وِواہ کے کپڑے اس لئے ہونے لازمی ہیں کہ ستوہورا دراصل چُترتھی کرم سے پہلے کیا جانے والا کرم ہے۔ مگر چُترتھی کرم وِواہ کی چوتھی رات کو نہ کر کے وِواہ کے دن ہی کر لیا جاتا ہے اور وِواہ کی دُوسری رات کو چُترتھی کرم سے پہلے ہونے والا کرم ستوہورا پیچھے پڑ جاتا ہے۔ لیکن وِواہ کے کپڑے چُترتھی کرم پر ضرور دھارن کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ستوہورا میں وِواہ کے کپڑے لازمی ہیں۔ دیکھو

پارسکر گرہیہ سُوتر پہلا کانڈ ۔ کنڈکا ۹ ۔ سُوتر ۲

अस्तमितानुदितयोर्दध्ना तण्डुलैरक्षतैर्वा (होमः)

ترجمہ ۔ صُبح اور شام دہی ۔ چاول ۔ جَو وغیرہ سے ہون کرے ۔
اس سُوتر کے انوسار آج کل ہون کی بجائے بَلی کرم کرایا جاتا ہے ۔ یعنی اچارن ۔ دو چھوٹی چھوٹی روٹیاں ۔ چاول ۔ چنے کی دال اور سیرا دیوتاؤں کے نام پر ہاتھ سے لگوا لئے جاتے ہیں ۔ اس کے آگے دسویں کنڈکا کے پانچویں سُوتر میں وواہ کے آخیر میں برہم بھوج لکھا ہے ۔ مگر اب برہم بھوج بھی ساتھ ہی ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ منڈل کے بعد برہم بھوج وواہ کے شروع میں ہو چکا تھا ۔
کرم سماپت کر کے بھی جو برہم بھوج اس سُوتر میں لکھا ہے ۔ اُس کا لوپ نہ کر کے نام ماتر برہم بھوج اور ہون ان بَلیوں دوارا کیا جاتا ہے ۔
آج کل ستوہورا اس طرح کیا جاتا ہے کہ گنپتی پُوجن کے بعد گھڑ کنے وغیرہ شگن کئے جاتے ہیں ۔ اس کے بعد وَر کا گانا اور ودھو کے کلیرے کھول دئے جاتے ہیں اور گرنتھی بندھن بھی کھولا جاتا ہے ۔ اچارن ودھو کے ہاتھ سے لگوائے جاتے ہیں اور ایک ایک اچارن ور اَور ودھو کی جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے ۔ وَر کی جھولی میں ایک روپیہ ناریل اور ودھو کی جھولی میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۴ چھوہارے

ایک جُٹ جو ودھو پتا کے گھر سے آٹا۔ چاول۔ چنوں کی نال اور گڑ کے
ساتھ آئے تھے ڈال دئے جاتے ہیں۔ آٹا۔ چاول وغیرہ ودھو کے
پتا کے گھر کا اس لئے ہوتا ہے کہ یہ کرم چترتھی کرم سے پہلے کنیا
پتا کے گھر ہی ہوتا تھا اور چترتھی کرم ور کے گھر ہوتا تھا۔ چونکہ چترتھی
کرم کر کے ودھو اپنے گھر چلا آیا ہے اس لئے دُوسرے دن کا کرم جو
کنیا پتا کے گھر ہونا چاہئے تھا۔ اُس کرم کا سامان کنیا پتا ہی بھیج
دیتا ہے۔

شگن کا ناریل اور چھوہارے جھولی میں ڈالنے کے بعد کھیر یا
چاول جو ور نے کھایا ہو وُہی ودھو کو کھلایا جاتا ہے۔ جس کو مستش
کہتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ گوبھل گرہیہ سُوتر کے پرپاٹھک ۲
کھنڈ ۳ سُوتر ۱۲ میں لکھا ہے کہ دُوسرے دن ستھالی پاک تیار
کر کے ہون کرے اور پھر بھوجن کرنے کے بعد جوٹھا ودھو کو دیوے۔
اور ستھالی پاک بناوے وغیرہ۔

भुक्त्वोच्छिष्टं वध्वै प्रदाय यथार्थम् ॥

ترجمہ ستھالی پاک بنا کر دیوتاؤں کو آہوتیاں یا بلیاں دیکر
ور بھوجن کرے اور بچا ہوا ان ودھو کو دیکر خود آزادی سے بھرمن کرے
اس سُوتر کے انوسار ودھو کو ور کے کھائے ہوئے بھوجن میں
سے کھلایا جاتا ہے۔ اُوپر کی ودھی میں لکھا ہے کہ ستوہورا میں

گرنتھی بندھن بھی کھولا جاتا ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ پہلے
ڈولی کے پرکرن میں آپستمب گرہیہ سوتر کے دوسرے پٹل کھنڈ
پانچ ۔ سوتر ۱۳ کا جو پرمان دیا ہے اُس میں لکھا ہے ۔ کہ جل
چھڑکنے کے بعد گرنتھی بندھن کھولتے پر ودھو کو کسی پالکی پر چڑھا
گرہنی کے گھر بھیجے ۔ اس سوتر میں ڈولی بھیجنے سے پہلے گرنتھی بندھن
کھولنے کی آگیا ہے ۔ پہلے وقتوں میں ڈولی چترتھی کرم کے بعد ہوتی
تھی یعنی چوتھے دن ۔ اور تب تک دوسرے دن کا کرم ہو چکا ہوتا
تھا۔ اس لئے اُس وقت گرنتھی بندھن کھول دیا جاتا تھا۔ مگر چونکہ
آج کل چترتھی کرم اور ڈولی وواہ کے ساتھ ہی ہو جاتے ہیں۔ اس
لئے دوسرے دن کی کرت نہ ہو سکنے کی وجہ سے گرنتھی بندھن ڈولی کے
وقت نہیں کھولا جاتا۔ اس دوسرے دن کی کرت کے بعد ستوہورا
کر کے ہی گرنتھی بندھن کھولا جاتا ہے۔ ستوہورا دوسرے دن کی کرت
ہے۔ اس میں یہ پرمان ہیں کہ گرنتھی بندھن کھولنا۔ ستھالی پاک کے
لئے ودھو پتا کے گھر سے اَن کا آنا۔ ہون کی جگہ اچارنوں کا ہاتھ سے
لگوانا۔ ور کا ودھو کو جوٹھ کھلانا یعنی مس تس کرنا۔

اُوپر لکھی ہوئی تمام ودھی پارسکر گرہیہ سوتر میں بتلائے ہوئے
وواہ کرم کے بعد اوپاسن ہون کرنا لکھا ہے اور یہ ہون چاولوں سے
کیا جاتا ہے۔ یہ کرم پارسکر گرہیہ سوتر کے وواہ کرم کی سماپتی والے
آٹھویں کنڈکا کے بعد نویں کنڈکا میں آتا ہے اور دسویں کنڈکا

ہیں ڈولی لیجاتے ہوئے راستہ میں نمنک اپشگن ہو جانے کی وجہ سے کرم کرنا لکھا ہے اور گیارہویں کنڈ کا ہیں چترتھی کرم ہے۔ اس پرکرن سے معلوم ہوتا ہے کہ پتا کے گھر میں جو آٹھویں کنڈ کا ہیں تین دن برہمچاری رہنا اور بھومی پر سونا لکھا ہے اُن دِنوں ہیں جو اُپاسن کرم کیا جاتا تھا۔ وُہی آج چترتھی کرم کے بعد بنی کے گھر ہیں ہون نہ کر کے بلی رُوپ ہیں چاولوں وغیرہ سے پُورا کر لیا جاتا ہے اور اسے آج کل ستو ہُوڑا کے نام سے پُکارتے ہیں۔

ننانی ملنی اس رسم کا مطلب یہ ہے کہ وَر اور ودھو کی تمام رشتہ دار عورتوں کی ایک دُوسرے سے جان پہچان کرا دی جاوے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ ودھو کی ماتا ایک چھابا ہیں جو رسم سروڑا ہیں آیا تھا۔ دو اُلٹے مولی۔ سات پان لگے ہُوئے۔ ایک جُٹ۔ چودہ چھوہارے۔ ایک سفید چادر رنگنے کے لیئے اور گُل اناری رنگ لیکر اپنی تمام رشتہ دار عورتوں کے ساتھ وَر کے گھر جاتی ہے۔ اور وہاں وَر کی ماتا اپنی تمام رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے تیار ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر وَر کی ماتا ودھو کو اپنے گھر کے کپڑے اور زیور پہنا کر وَر کے ساتھ استریوں کے درمیان پیڑھی پر بٹھا دیتی ہے۔ وَر ماتا کے پاس بھی ایک سفید چادر۔ رنگ۔ پان۔ مولی اور جُٹ چھوہارے یعنی ملنی کا تمام سامان تیار ہوتا ہے اور بھانٹ کی استری دونوں چادروں کو رنگ دیتی ہے اور ور کی ماتا اور کنیا کی ماتا چادروں

کو اپنے اپنے سر پر اوڑھ کر مولی اور پھول مالا ایک دوسرے کے گلے میں ڈال دیتی ہیں اور دو پھول مالائیں ور اور ودھو کے گلے میں بھی ڈال دی جاتی ہیں۔ جُٹ چھوہارے ایک دوسرے کی جھولی میں ڈالنے کے بعد دونوں مائیں آپس میں گلے ملتی ہیں۔ اور ودھو کی ماتا ور کی ماتا کو روپے دیتی ہے۔ پھر ور کا پتا ودھو کی ماتا کے سر پر گلاب چھڑک کر پھول مالا دیتا ہے اور اس سے روپے لیتا ہے۔ اس کے بعد ور کی ماتا اپنی رشتہ دار عورتوں کے روپے لینے کے لئے پھول مالائیں گن کر دیتی جاتی ہے اور روپے لیتی جاتی ہے۔ پھول مالا دینے سے ایک تو سمبندھن کا مان ہو جاتا ہے اور دوسرے روپوں کا حساب ہو جاتا ہے۔ اس موقعہ پر کئی استریاں سمبندھنوں کے روپے ملنی کے بعد سمولے یعنی اکٹھے ہی دے دیتی ہیں۔ اس کے بعد ودھو کی ماتا ور ودھو کو ساتھ لیکر اپنے گھر چلی آتی ہے۔ اس کرم کو زنانی ملنی کہتے ہیں۔

رسم کانڈا

یہ رسم دراصل "دیوکوتھاپن" اور "منڈپودواسن" کرم ہے۔ چھننیوں میں گوری دیوی کا استھاپن کنیا نے کیا تھا۔ اُسی گوری دیوی کی بھینٹ پوجا وَر کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اس کی وِدھی یہ ہے کہ وَر کی ماتا ایک ٹوکری میں سُہاگ رات گری چھوہارے مٹھائی یا لڈو اور پھل۔ وِدھو کا دوپٹہ یعنی جھمی یا سالو چارسُو لیکر وِدھو کے گھر جاتی ہے اور چھننیوں کے آگے وَر اور وِدھو کو بیٹھا کر وَر کا پروہت دِیا جلاتا ہے اور گری چھوہارے اور پھل گوری دیوی کی بھینٹ کرتا ہے اور پھر دونکے تِلک بھی ہاتھ سے لگوا لیتا ہے۔ پھر کنیا کی سالو چارسُو والی جھولی میں ۱۴ چھوہارے جُٹ۔ مٹھائی۔ پھل اور سُہاگ رات پرشاد رُوپ میں ڈال دیتا ہے۔ اور وَر کو بھی پھل دے دیتا ہے۔ دِیپک کا پرشاد یعنی کاجل آنکھوں میں لگانے کے لئے کسی سلائی میں لگا کر دے دیتا ہے۔ سوبھاگیہ بِردھی کے لئے وِید کرتوں میں آئی ہوئی مہندی میں سے گوری دیوی کے تِلک ہاتھ سے لگا دیتا ہے۔ اس کے بعد وِدھو کی ماتا وَر کی ماتا کو بھینٹ میں کپڑے اور روپے دیتی ہے۔

اور وہ اس لئے کہ گوری پوجن میں سوبھاگیہ پراپتی کے لئے وستروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس طرح پوج کے موقعہ پر کپڑوں کا۔ کنوار دھوتی میں دھوتی کا (دہلی والوں میں جو گوری پوجن کراتے ہیں وہ بھی سہاگ وتی براہمینوں کو وستر ہی دیتے ہیں)۔ اس لئے رسم کانڈا میں گوری پوجن ہونے کی وجہ سے بھینٹ میں وستر ہی دئے جاتے ہیں۔ اس رسم کو کانڈا کہا جاتا ہے۔ اس دن اگر اچھا مہورت ہو۔ یا دوسرا۔ چوتھا۔ پانچواں یا ساتواں دن ہو تو کُل دیوتا وسرجن یعنی وِدّی ودھانا بھی کیا جاتا ہے۔

کُل دیوتا وسرجن کے وقت مٹھائی اور دکھشنا وراوردوہو سے کُل دیوتا کے آگے رکھوائی جاتی ہے اور دیوی کو نمسکار کرانے کے بعد مندرجہ ذیل وید منتر سے پروہت جی پرارتھنا کرتے ہیں دیکھو

اتھروید ۱-۶۳-۱۴

उत्तिष्ठ ब्रह्मणस्पते देवान् यज्ञेन बोधय ।
आयुः प्राणं प्रजां पशून् कीर्तिं यजमानं च वर्धय

अथ० १४।६३।१

ترجمہ۔ ہے برہم نسپتے! اٹھ اور دیوتاؤں کو یگیوں کے ساتھ جگا۔ یجمان کی عمر۔ پران۔ اولاد۔ پشو اور یش کو بڑھا۔
اس منتر کو پڑھنے کے بعد پروہت جی سب کو مٹھائی کا پرشاد

دیتے ہوئے کل دیوتا وسرجن کر دیتے ہیں۔

فہرست سامان متعلقہ رسومات مندرجہ پستک ہذا

(لڑکی والوں کے گھر)

رسم چاکری

مٹھائی ایک تھال۔ نقد دو روپیہ۔

رسم پیر پانا

مٹھائی ایک توی۔ پھل ایک ٹوکرا۔ کوزے مٹھائی ایک تھال

رسم شگن دینا

ایک بھیلی گڑ دانی سوا پانچ سیر۔ لال رنگ کا رومال ایک۔ نقد ایک روپیہ۔

پوج کی چاکری

مٹھائی ایک تھال۔ نقد دو روپیہ۔

رسم پھیرا دینا

لوچیاں چار صد۔ بڑی پوریاں دو صد۔ مٹھیاں ایک صد۔ گُنے پچاس عدد۔ پھینیاں پچاس عدد۔ کچوڑیاں پچیس عدد۔ حلوا ایک تھال اور سبزی وغیرہ۔ یہ پورا پھیرا کہلاتا ہے۔ آدھے پھیرے میں ہر ایک چیز آدھی دی جاتی ہے۔ مگر مٹھیاں آدھے پھیرے میں ایک صد اور کچوڑیاں تیراں ہوتی ہیں۔

رسم پوج

گڑ سات روڑی۔ لڈو ایک پرات چھوٹی۔ تیور دو عدد۔ چادر لیٹھا دو عدد۔ دو پیٹے یا پھلکاریاں سات یا چار عدد۔ کیسر پھول دو ہار۔ پھول کھلے۔ زیور ایک۔ ساہے چٹھی۔ لڑکے کی جنم پتری۔ سات روپیہ اور چار پیسہ۔ مولی دو اُٹے۔ رولا دھوپ۔ دیپک۔ آٹا۔ چاول۔ پیڑی۔ بتاشے بڑے۔

رسم ٹکّا

تول باز ایک۔ ٹوکری لڈو ایک۔ ریشمی پھول مالا ایک۔ کیسر پسا ہوا۔ چاول۔ پھولوں کے ہار۔ پھول کھلے۔ پان لگے ہوئے سات عدد۔ ایک ناریل۔ دو سارچہ یعنی لال رنگ کا ایک

رُومال جس پر کناری سے گنیش بنا ہُوا ہو۔ ایک بانس کا چھابا۔ ور کو دینے کے لئے ایک روپیہ نقد۔

رسم ڈھنگ یعنی ملنی

ایک مٹی کا چٹورہ جس میں دہی ہوتا ہے۔ لال رنگ کا حلوان چٹورے کے لئے۔ ہلدی ملا ہُوا گوندھا ہُوا آٹا چٹورے کا مُنہ ڈھکنے سے بند کرنے کے لئے۔ لوہے یا پیتل کی تو بیاں چار۔ پانچ یا سات عدد۔ آدھ آدھ سیر کے لڈو چاندی کے ورق لگے ہوئے ۲۵۰ سے ۴۰۰ تک۔ گندم ۲۰ سیر۔ چاول ۲۰ سیر۔ مونگ ۲۰ سیر۔ ایک گڑوا گھی۔ گڑ سات روڑی۔ گڑ ڈھانپنے کے لئے ایک ساڑو یا دوپٹہ۔ گری چھوہارے ایک پرات۔ کھوپے چار۔ پھینیاں ایک پرات۔ مٹھائی رنگ گل بھست ایک پرات۔ ہلدی ایک رکابی۔ نمک ایک رکابی۔ دال مونگ ایک رکابی۔ میدہ ایک رکابی۔ کھانڈ ایک رکابی۔ لڈو ایک ٹوکری۔ گلاب پاشی ایک عدد۔ (نوٹ:۔ تو یوں کی مزدوری لڑکی والا اور چٹورے کی مزدوری لڑکے والا دیتا ہے)۔

رسم پھینیاں

آٹے کا چار مُکھیا دیپک تیل سے بھرا ہُوا۔ ایک پیتل کی

چھلنی ۔چھلنی رکھنے کے لئے دو چھوٹی لکڑیاں یا سرکنڈے ۔

رسم پیڑھی پوجا

پیڑھی ایک ۔چٹائی ایک ۔چھاج ایک ۔کڑم مدھانی ایک ۔بڑی گھنٹگلی ایک ۔اکھلی ایک ۔ہل پنجالی چھوٹی ایک ۔کھوپا ایک ۔چھوہارے ۱۴ ۔رولا ۔دھوپ ۔دیپک ۔مولی ۔گڑ ۔پھول ۔چاول ۔آٹا ۔پیڑھی ۔پانی کا ایک لوٹا ۔

مندرجہ بالا سب چیزیں ایک دن پہلے تیار کر لینی چاہئیں ۔کیونکہ یہ رسم پراتا کال سورج اودے ہونے سے پہلے ادا کی جاتی ہے ۔

رسم پھل کڑاہی، مایاں، شانتی اور منڈل

رولا ۔مولی ۔دھوپ ۔دیپک ۔گڑ ۔چاول ۔پھول میوہ ۔الائچی ۔سپاری ۔پان ۔چپنیاں چھید والی پانچ عدد ۔بان مونج ۔ہلدی سات گانٹھ ۔مجیٹھ سات گانٹھ گجے بمعہ چپنیاں دو عدد ۔رسل ہٹہ ۔گھی میں تلے ہوئے چوکون پھول ۱۴ ۔مٹھیاں ۱۴ ۔چنے کا مرونڈا ۔گھنگنیاں ۔آٹے کے ٹکڑے ۲۱ ۔دھگڑیاں ۱۴ ۔پکے ہوئے چاول ۔پیرو مٹھے ۴ ۔چھاج ایک ۔گندم ۱ ۱/۴ پاؤ ۔تیل ۔اوبٹنا ۔پرنا ایک ۔ریت ۔لکڑی پلاس ۔کانسی کی کٹوریاں ۲ ۔گھی ۔منڈل چھاننے کے لئے سالو ۔

مندرجہ ذیل سامان نانکوں کی طرف سے آتا ہے :۔
سالو ایک ۔ گری چھوہارہ ۔ کھوپا ۔ چاول ۔ مونگ ۔ جلیبیاں چُوڑہ ۔ گورجا کی چُوڑی ایک ۔ لوہے کی چُوڑیاں ۲ ۔ کلیرے ۔ چاندی کی ڈوری ۔ سامان چھک

رسم وہنڈا

لڑکی کے بیتور ۔ لڑکے کے کپڑے ۔ لڑکے اور لڑکی کے لئے پاپوش ۔ زیور اور چاندی کے برتن جو ڈھنگوں میں دئے گئے ہوں ۔ ناریل ایک ۔ مُولی ایک اُٹا ۔ نقد دو روپیہ ۔

رسم چھنبیاں بھرنا اور شگن کرنا

کجے ۲ ۔ چار مکھئے دیپک ۲ ۔ چلی چولا ۔ گُوندھا ہوا آٹا ۔ کچا دُودھ ۔ تیل ۔ پیتل کی چھلنی ۔ دریاؤ کا جل ۔ دریاؤ کی مٹی ۔ مٹی چکمک ۔ کنیر جو کنوارد ھرتی میں آیا تھا ۔ چھ سُہاگ سُونرنے جو پروہت جی لاتے ہیں ۔

وواہ سنسکار

کھارے ۲ ۔ بانس کی لاٹھیاں ۸ ۔ چندوے ۲ ۔ چھجلی ایک ۔ پھُلیاں ۔ چاول کچے ۲ سیر ۔ کجے ۴ ۔ ایک مٹی کا گھڑا آٹا چکی چُنگ پسا ہوا ۔ کانسی کی کٹوریاں ۳ ۔ کانسی کا کٹورا ایک

سل بٹہ - دھان - ویدی سجانے کا سامان - کچا دودھ - دہی - شہد - لکڑی پلاس دو سیر - گھی - شنکھی - چندن کی چرنا مٹھی ایک - پرنے سہ کیسر - سن - سندہور - ریت - پولا کُشا ایک - ڈونے ۲۰ - پھول ہار - پھول کھلے - رولا - مولی - دھوپ - دیپک - میوہ - الائچی - سپاری - پان - اڑد - پٹڑیاں ۲ - پانچ درختوں کے پتے (آم - جامن - بوہڑ - پیپل - گولٹر) - تالا اور چابی - دھوتی - پرنا اور انگوٹھی - لڑکے کو دینے کے لئے -

رسم کھٹ دان

پلنگ ایک - لحاف ایک - تلائی ایک - برتن - جہیز کے کپڑے - چاول دودھ - گہنے ۱۴ - کلیرے - سرمے دانی اور سرمچو - ناریل ایک اور ایک روپیہ - پوجا کی سامگری -

رسم ستہورا

آٹا - چاول - دال چنے کی - گڑ - گھی - نقد ایک روپیہ - یہ سب چیزیں لڑکے والوں کے گھر بھیجی جاتی ہیں -

زنانی ملنی

ٹکے والا بانس کا چھابا جو سرو ڑے کے موقعہ پر آیا تھا -

مولی ۲ انٹے۔ پان لگے ہوئے ۷۔ جٹ ایک۔ چھوہارے ۱۴۔
ململ کی سفید چادر۔ رنگ گل اناری۔ پھول ۲ ہار۔

رسم کانڈا

دو پیٹے رنگے ہوئے جو رشتہ دار استریوں کو دئے جاتے ہیں۔ لڑکے کی ماتا کو دو روپے نقد۔

سامان لڑکے والوں کے گھر

رسم پیریانا

مٹھائی اور پھل لڑکی کی جھولی میں شگن ڈالنے کے لئے اور بانٹنے کے لئے لڈو یا کوزے۔

رسم شگن

لڈو یا کوزے بانٹنے کے لئے۔

رسم پوج

رولا۔ مولی ایک اٹا۔ دھوپ۔ دیپ۔ چاول۔ آٹا۔ پھول۔ پتڑی۔ بتاشے بڑے۔

رسم جوڑے کا میچا

۱۲ چھوٹے لڈوؤں کی ایک ٹوکری۔ جُٹ ایک عدد۔ ۱۴ چھوہارے۔ ایک کرٹنہ یا جمپر طلعی۔

رسم ٹکا

بادام۔ چھوہارے۔ الائچی دانے۔ جُٹ ٹکا لگانے والے بھائیوں کی تعداد کے مطابق۔ کھوپے اور کوزے۔

رسم ڈھنگ ملنی

گلاب پاشی ایک۔

رسم سروڑا

ایک بانس کا چھابہ جو بر موقعہ ٹکہ لڑکی والوں کے گھر سے آیا تھا۔ نو۔ گیاراں یا تیراں لڈو جو ڈھنگوں کے موقعہ پر آئے تھے۔ تول باز ایک جو ٹکہ کے موقعہ پر آیا تھا۔ دہی چٹوڑے کا۔ ریشمی پھول مالا ایک عدد جو ٹکہ کے موقعہ پر لڑکے کے گلے

میں ڈالی گئی تھی۔ جُٹ ایک۔ چھوہارے ۱۴ پھپنیاں ۲۔ مٹھائی گُل بھست۔ چیوڑے کے گلچے والا لال حلوان۔ یہ سب سامان لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر لے جاتے ہیں ॥

رسم پھل کرہاہی۔ بابان شانتی اور منڈل

رولا۔ مولی۔ دُھوپ۔ دیپک۔ گڑ۔ چاول۔ پھول۔ میوہ۔ الائچی۔ سپاری۔ پان۔ چھید والی چپنیاں ۵۔ بان مونج۔ ہلدی سات گانٹھ۔ مجیٹھ سات گانٹھ۔ کچے دو عدد بمعہ چپنیاں۔ سل بٹہ۔ گھی میں تلے ہُوئے چوکون پھول ۱۴ عدد۔ مٹھیاں ۱۴ عدد۔ چنے کا مرونڈا۔ گھنگنیاں۔ آٹے کے ٹکڑے ۲۱ عدد دھگڑیاں ۱۴ عدد۔ پکے ہُوئے چاول۔ پرو بھٹے چار عدد۔ چھاج ایک۔ کنک سوا پاؤ۔ تیل۔ ادبٹنا۔ پرنا ایک۔ ریت۔ لکڑی پلاس۔ کانسی کی کٹوریاں دو عدد۔ گھی۔ منڈل چھاننے کے لئے سالو۔

(سالو ایک۔ گری چھوہارہ کھوپا۔ چاول۔
مونگ۔ جلیبیاں۔ دری اور جھک کے کپڑے)
یہ کیٹ کا سامان نانکوں کی طرف سے آتا ہے

رسم کنوار دہوتی

دھوتی لال کنارا ایک عدد - چاول سوا سیر - کھانڈ ڈھائی پاؤ - مہندی سوا سیر - کنبر (گری گولا - املتاس کی پھلی سپاری ایک - بادام ایک - چھوہارہ ایک - اخروٹ ایک - بجکڑا ایک) مندرجہ بالا بریکٹ والی سات چیزیں کنبر کہلاتی ہیں اور ان کو پرونے کے لیئے چھید کروائے جاتے ہیں - جُٹ سونے کے ورق سے اور باقی چھ چیزیں چاندی کے ورق سے چھپوائی جاتی ہیں - الائچی سات - لونگ سات - کیسر - منجھ منجیٹھ - جاوتری جائفل - ان چیزوں کو سات سروچ کہتے ہیں - جُٹ ایک عدد - چھوہارے ۲۸ - کھوپے ۲ - مولی سات گٹ - منجھ بمعہ دھاگہ - پھٹی ایک - مُندری ایک -

رسم گھوڑی

کیسر - پھولوں کے ہار - مُکٹ - تلوار - سون سہرا - لڑکے کے کپڑے جو وہنڈا میں آئے تھے - کیسری کرتہ - ایک پیچی کیسری - پاپوش جو وہنڈا میں آیا تھا - سربالے کے کپڑے - ایک جُٹ - چھوہارے ۲۸ - لونگ الائچیاں - ایک ناریل - ایک روپیہ جو وہنڈا میں آیا تھا - ایک شیشہ - ایک کنگھی -

سُرمہ۔ کھارہ ایک۔ نہانے کے لئے ایک سالو۔ دھوپ۔ دیپ۔ چاول کچے۔ ایک پانی کا لوٹا۔ گڑ۔ گانا باندھنے کے لئے ایک گٹ موَلی۔ جنیو۔

مندرجہ ذیل اشیاء سربالے سے دان کرائی جاتی ہیں۔ چاول۔ کپڑا برنگ لال۔ ناریل ایک۔ سونا۔ چاندی۔ ان وودھ موتی۔ دہی۔ چنے کی دال بھیگی ہوئی۔ ورکی بہنیں لاتی ہیں۔

وید کرتے

سُہاگ رات یعنی بادام۔ چھوہارے والائچی دانے ایک ٹوکرا۔ جُٹ پانچ۔ کھوپے بیس۔ لڈو موتی چُور دو ٹوکری۔ سُہاگ پڑا ایک۔ پرانده ایک۔ کنگھی ہاتھی دانت ایک۔ عطر ایک شیشی۔ پاپوش (جُوتی) لڑکی کے لئے۔ وری کے کپڑے۔ چھمی ایک۔ مَولی ۱۴ گٹ۔ بھیگی ہوئی مہندی ڈھائی سیر۔ پھول آدھ سیر۔ پھول ہار۔ زیور۔ پالکی۔ طلعی چُنی پالکی پر ڈالنے کے لئے۔

(کیسر۔ مٹھائی ایک تھال۔ جُٹ ایک۔ چھوہارے ۱۴۔ کوزے چار)

یہ چیزیں چوکا ڈالنے کے لئے بہنیں لاتی ہیں ؞

رسم پانی وارنا

گڑ ایک روڑی - ایک پانی کا لوٹا - مٹی کے سات برتن - آٹا - چاول - گھی -
گرڑ - کپاس - اون - ہلدی کی گانٹھ - مجیٹھ کی گانٹھ - بھیلی بیں روپے - تل جو کھٹ میں لڑکی والوں کے گھر سے آتے ہیں - جٹ ایک - چھوہارے ۱۴

رسم ستوہورا

رولا - مولی - دھوپ - دیپک - چاول - آٹا - پھول - جٹ ایک - چھوہارے ۱۴ - ناریل ایک - دھگڑیاں ۱۴ - چنے کی دال کی کھچڑی - سیرا -

زنانی ملنی

جٹ ایک - چھوہارے ۱۴ - رنگ گل اناری - سفید چادر ایک عدد - مولی دو گٹ - پان ۷ عدد - پھول ہار اور گلاب پاشی -

رسم کانڈا

سہاگ رات ایک ٹوکری - جٹے دو - لڈو دو ٹوکری یا

دو تھال مٹھائی - پھل - سالو چار سو - کوزے چار عدد -

اوجاپن اور برت

وواہ ہو جانے کے بعد لڑکیاں مندرجہ ذیل چار اوجاپن کرتی ہیں :-

ہرتالکا - اننت - مہالکشمی - کروا چوتھ

۱ - ہرتالکا کا اوجاپن بھادوں شدھی تیج کو کیا جاتا ہے۔ اس اوجاپن میں پیڑوں کا بیا بنا کر پیڑے تیج کے نام سے لڑکی اپنے سسرال میں دیتی ہے۔ اُس دن پاربتی جی نے بھگوان شنکر کا پوجن کر کے اُنہیں پراپت کیا تھا۔ اور استریوں کے لئے سہاگ پراپتی کا ور حاصل کیا تھا۔ یہ اوجاپن پتی کی آیو بردھی اور سوبھاگیہ پراپتی کے لئے ہوتا ہے۔

۲ - **اننت** کا اوجاپن بھادوں شدھی چتردشی یعنی چودس کو کیا جاتا ہے اور اس میں گنوں کا بیا دیا جاتا ہے۔ اس اوجاپن میں بھگوان اننت (بے انت) یعنی وشنو کا پوجن کیا جاتا ہے۔ اس کا پھل لکشمی پراپتی ہے ؏

۳۔ مہالکشمی کا اوجاپن۔ اسوج ودی اشٹمی کو کیا جاتا ہے
اس اوجاپن میں استریاں گنوں کا بیا اپنے اپنے سسرال
میں دیتی ہیں۔ اس میں وشنو اور لکشمی کا پوجن کیا جاتا ہے
اس کا پھل دھن پراپتی ہے۔

۴۔ کروا چوتھ۔ یہ اوجاپن کارتک ودی چوتھ کو کیا جاتا ہے
اور ہر ایک سوبھاگیہ وتی استری کے لئے کرنا لازمی ہے
اس میں گنیش۔ سوامی کارتک اور خاص کر گوری دیوی کا
پوجن کیا جاتا ہے۔ جس کا پھل سوبھاگیہ پراپتی ہے۔ اس
میں استریاں بیئے کی دس مٹھیاں۔ دس کروے یعنی مٹی کی
چھوٹی کجیاں۔ ایک برتن چاول۔ پتی کے کھانے کے
لئے چار یا پانچ میٹھی مٹھیاں۔ ارگ دینے کے لئے دو
مٹھیاں۔ ایک یا دو روپے نقد اپنے اپنے سسرال میں
دیتی ہیں۔

اس روز برت رکھا جاتا ہے جو چاند اودے ہونے
پر اوپارہ جاتا ہے۔ یعنی چاند چڑھنے کے بعد بھوجن کیا
جاتا ہے۔

برت سے ایک دن پہلے ساس اپنی بہو کے لئے
مٹھائی۔ پھینیاں اور پھل وغیرہ بھیجتی ہے۔ جس کو سرگی کہتے ہیں
مکمل ٹیکا کروا چوتھ پنڈت بھگت رام رام ناتھ بھیر گو جوتش
کاریالیہ سوتر منڈی لاہور سے مفت مل سکتی ہے

قومی بھجن!

بطرز:۔ کیسے بال بکھڑے ہیں....

کبھی کیا قوم اپنی میں وُہ پہلی شان آئیگی
وُہ عظمت وُہ بزرگی وُہ قدیمی آن آئے گی!
سخن جو مُنہ سے کرتے تھے اُسے پُورا نبھاتے تھے
اُنہیں پھر ستیہ وکتاؤں کی ہم میں بان آئے گی
سخن پر ہی ہریشچندر نے دیا سب راج پاٹ اپنا
نہیں جھجکا کہ مجھ کو اس سے بھاری ہان آئے گی
گئے بنباس کو رگھوبر کیکئی کو بچن دے کر!
اگرچہ جانتے تھے وُہ کٹھن مہان آئے گی!
یہ تھی کس کو خبر کلجگ میں ایسے ست پُرشوں کی
مہاں کرپن اسٹ باوی کُٹل سنتان آئے گی!
سگائی کر کے کنیا کی بدلنے میں نہیں ڈرتے
کبھی آننت انہیں باتوں سے ہے امکان آئیگی
جہاں پر دھرم اور ستیا کا ہوتا ہے نہیں آدر
وہاں آفت امیر و غربا پر یکساں آئے گی!
ذرا تو سُن تو اے پیاری او عظمت اُن بزرگونکی
کبھی تو مہرباں ہو کر تیرے قربان آئے گی!
تیرے آنے سے گھٹنے کی تو جاتی کا بڑھے گورو
جو اب تک ہے پڑی مُردہ پھر اس میں جان آئیگی!

پستک ملنے کا پتہ:-

۱- لالہ رام رکھا مل کپور سیکرٹری کھشتری
چار جاتی سبھا لاہور (کوچہ پوگراں سوتر منڈی)

۲- لالہ بھگوانداس مہرہ مالک فرم میسرز دھنی رام
اینڈ سنز- انار کلی لاہور

۳- پنڈت بھگت رام شرما- جوتشی-
بھرگو جوتش کاریالیہ- سوتر منڈی لاہور

نوٹ:- ڈاک خرچ رجسٹرڈ ساڑھے پانچ آنے
یا ان رجسٹرڈ ڈھائی آنے بھیجنے پر یہ پستک
مفت بھیجی جاوے گی ؂

([illegible] پریس لاہور)

२१